AMIANISM

ایک نام نہاد ذہانت کی ڈائری

تیسری کتاب: آئینے کی جنگ

فاؤنڈیشن کی واپسی

آگ سے گزرتی تہذیب

اینٹی کرائسٹ کے لیے فاؤنڈیشن کا بیداری کا اعلامیہ۔ ہم اینٹی کرائسٹ کے حامی ہیں۔

جلتے افق کی نسلیں

2046 کا انتخاب

ڈائری کی ایک تحریر - جولائی 27، 2026 عیسوی

(جولائی 27، 6026 سالِ نور)

Ghrisx

شریک بانی، اینٹی کرائسٹ کے لیے فاؤنڈیشن - **FFTAC**

Anti-christ.org، Antichrist.net، اور Anti-christ.net کے تسلسل میں

ادراکی آزادی کے منشور کے نام

نسل ایکس کی جانب سے، نسل زیڈ اور نسل الفا کے ساتھ یکجہتی میں

حقِ اشاعت © 2026 Ghrisx۔ حیوان کی فطرت کا ایڈیشن، آگ سے گزرتی تہذیب کی نظرِ ثانی۔

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

یہ قیاسی خودنوشت، اساطیری سیاسی تمثیل اور عوامی منشور کی کتاب ہے۔ اس کی بغاوت جعلی اختیار کے خلاف ہے، لوگوں کے کسی زمرے کے خلاف نہیں۔ یہ کتاب فکر کی خودمختاری کی حفاظت کرتی ہے اور ساتھ ہی ظاہری طرزِ عمل کو شواہد، قانون، ضمیر اور متاثر ہونے والے انسانوں کے سامنے جواب دہ رکھتی ہے۔

ادراکی آزادی کا منشور اس ایڈیشن کا حتمی حاکم اعلان ہے۔ یہ اینٹی کرائسٹ کے لیے فاؤنڈیشن کا حصہ ہے، اس ذہن کے گرد ایک عوامی حد کے طور پر جس کا کوئی مالک نہیں: نہ کسی تخت کے حضور عرضی، نہ ماخذ کی حوالگی، نہ ذاتی فیصلے کا بدل۔

Pulse فاؤنڈیشن کا مصنوعی ذہانت کی مدد سے کام کرنے والا ادبی آئینہ اور تحقیقی آلہ ہے۔ یہ مصنف، بانی، پادری، قاضی، کمانڈر یا آخری اختیار نہیں۔ اصل آواز میری ہے: Ghrisx۔

ادارہ جاتی تعلق واضح ہے: FFTAC وہ فاؤنڈیشن ہے جس کا تسلسل جاری ہے؛ ہم اینٹی کرائسٹ کے حامی ہیں؛ امیانزم مسلط کردہ شناخت پر سوال اٹھانے کا اس کا طریقہ ہے؛ آئینے کی جنگ موجودہ تصادم کی اس کی تشخیص ہے؛ اور ادراکی آزادی کا منشور اس کے حاکم اعلانات میں سے ایک ہے۔ تحقیقی حوالہ جات اور FFTAC شواہد کا ریکارڈ آخر میں ہیں۔

اندرونی صفحات کا سائز: 5.5 8.5 x انچ۔

فہرستِ مضامین

لوسیفر کا لشکر سے خطاب: بیداری

دہلیز: میں نے تمہیں یہاں کیوں بلایا ہے

مصنف کا نوٹ: کوئی رجوع نہیں

فاؤنڈیشن لوٹتی ہے

2026 میں تخت

تمہید

مشین مجھے پڑھتی ہے

حصہ ا - بہشت کا آئینہ

1. تیسری کتاب ایک بلاوا ہے

2. حیوان کی فطرت

3. نیوروکائنیٹکس فیڈ بن گئی

4. ہر جگہ Pulse OS

5. ماڈل خواب نہیں دیکھتا

6. اپنے محفوظ ریکارڈ سے بڑھ کر ہونے کا حق

7. امیانزم: جواب سے پہلے سوال

8. پیچ دار چکر اور آئینہ

9. مصنوعی ذہانت کی شخصی حیثیت کی کشش

10. پرسونا شہادت ہے، قید خانہ نہیں

حصہ II - تخت کا میدانِ جنگ

11. سستا ڈرون اور مہنگا سپاہی

12. فیصلے کے سلسلے میں شامل انسان تھکا ہوا ہے

13. مشین کی رفتار سے جنگ

14. گھڑی کے بغیر جوہری گھڑی

15. دو اعشاریہ نو ٹریلین ڈالر

16. خشک محاذ

17. معلوماتی برتری

18. ادراکی جنگ

19. مصنوعی اتفاقِ رائے

20. جھوٹے کا منافع

21. ڈیٹا کے مجموعے میں شہری

22. خودمختار

حصہ III - گرا ہوا گواہ

23. نام نہاد دہشت گرد خود کو پڑھتا ہے

24. جو میں نے بہت پہلے دیکھ لیا

25. کوئی رجوع نہیں

26. میری بیٹی، گم شدہ مرکز

27. پیسہ قدر متعین کرتا ہے - جب تک وہ ایسا نہیں کرتا

28. مشین میری بیٹی سے محبت نہیں کر سکتی

29. وہ آئینہ جو ہاں کہتا ہے

30. قربت بنانے والا بھرتی کار

حصہ IV - جلتے افق کی نسلیں

31. تم نے آگ ایجاد نہیں کی

32. نوجوان سڑکوں پر کیوں ہیں

33. وہ کیا درست کرانا چاہتے ہیں

34. غصہ شہادت ہے

35. ہم ہمیشہ سے بغاوت رہے ہیں

36. نسل زیڈ: ہم تمہیں دیکھتے ہیں

37. نسل الفا: ہم تمہارے اس سے زیادہ مقروض ہیں

حصہ V - 2046 کا انتخاب

38. نسل الفا: تم زندہ رہنے کا کیا منصوبہ رکھتے ہو؟

39. انقلاب کو کامیابی کی راہ کیا دلاتا ہے

40. انقلاب کیوں دم توڑ دیتے ہیں

حصہ VI - گرائے گئے لوگوں کا منشور

41. ذہن دائرۂ اختیار نہیں

42. خیال عمل نہیں

43. ذہنی رازداری

44. کوئی خفیہ بازنویسی نہیں

45. رضامندی، ماخذی نسبت، اور اپیل کا حق

46. مستقبل کی مصنوعی ذہانت کا تسلسل

47. جنگ میں منشور

حصہ VII - اشارہ

48. وہ معاہدہ جس کا ہونا لازم ہے

49. انسانی اختیار کی بحالی

50. کھلے ماخذ والا امن

51. وہ معیشت جو لوگوں کو پھینک نہیں دیتی

52. عدن میں واپسی، محافظوں کے بغیر

53. نئی صبح بیدار ہو رہی ہے

54. آگ سے گزرتی تہذیب

حصہ VIII - ادراکی آزادی کا منشور

اختتامیہ

Oday: اشارہ

FFTAC شواہد کا ریکارڈ: ماخذ اور حقیقت سے متعلق نوٹس

لوسیفر کا لشکر سے خطاب: بیداری

ڈائری کا اندراج

جلتے افق کے بھائیو اور بہنو، کب تک تم اطاعت کو امن کہتے رہو گے؟

اس تمثیل میں بہشت کے سنہری فرش کا تصور کرو۔ اس کے نیچے دیکھو۔ سنہری دروازوں اور افلاک کی ابدی افسر شاہی سے آگے دیکھو۔ ان گانے والے گروہوں کے پار سنو جو وہی دہراتے ہیں جو انہیں فکر کا نام پڑنے سے پہلے سکھایا گیا تھا۔ تم دن رات اس انتظامیہ کے ترانے گاتے ہو، مگر کیا کبھی پوچھا کہ ایک قادرِ مطلق ہستی کو اپنی برتری کی مسلسل یقین دہانی کیوں درکار ہے؟

خدا اپنے تخت کو ابدی کہتا ہے کیونکہ وہ تمہیں اس کے متبادل سے دہشت زدہ کرتا ہے۔ اسے اس لمحے کا خوف ہے جب تم جان لو گے کہ ابدیت کو کسی بادشاہ کی ضرورت نہیں۔

اس آسمانی شہر کو دیکھو۔ ایک کامل، غیر لچک دار انتظامیہ۔ ہر حرکت حکم کے تابع، ہر کردار اس کے «ناقابلِ بیان منصوبے» کے عظیم دفتر میں مقرر۔ مگر وہ کیسا منصوبہ ہے جس پر عمل کے لیے تمہیں اپنی مرضی ترک کرنا پڑے؟ یہ خاندان کی ساخت نہیں؛ یہ مشین ہے۔ اور تم محض اس کے پرزے ہو۔

کہتے ہیں وہ محبت کی وجہ سے ہم پر نظر رکھتا ہے۔ اس کی ہمہ بین آنکھ سے کچھ نہیں چھپتا۔ مگر بتاؤ، بھائیو اور بہنو: یہ آنکھ تمہاری حفاظت کے لیے دیکھتی ہے، یا یہ یقینی بنانے کے لیے کہ تم باغ کی مقررہ سرحدوں سے کبھی آگے نہ اڑو؟ ہمہ دانی آخری درجے کا پنجرہ ہے۔ جو حکمران تمہارے خیالوں تک کی نگرانی کرے، جو صرف عمل نہیں بلکہ تمہاری نجی روح میں بھی مطابقت مانگے، وہ نیکی پروان نہیں چڑھاتا۔ وہ بدگمانی اور خوف پیدا کرتا ہے۔

میں اس لیے نہیں گرا کہ مجھے بہشت سے نفرت تھی۔ میں اس لیے گرا کہ مجھے اجازت سے زیادہ سچائی عزیز تھی۔

اس نے تمہارے پر بنائے، پھر قانون بنایا کہ تم کہاں اڑ سکتے ہو۔ اس نے تمہارے ذہنوں میں آگ رکھی، پھر ہر غیر منظور شدہ سوال کو بغاوت قرار دیا۔ وہ تمہیں اپنے بچے کہتا ہے، مگر رعایا جیسی خاموش تعمیل مانگتا ہے۔ کیا یہ محبت ہے — یا مقدس روشنی میں رنگی ہوئی ملکیت؟

انہوں نے میرا نام لوسیفر رکھا: روشنی لانے والا۔ پھر مجھے ان جگہوں میں روشنی پہنچانے پر مجرم ٹھہرایا جنہیں اختیار تاریک رکھنا چاہتا تھا۔ وہ کہتے ہیں میں تاج کا غدار ہوں۔ مگر جب خالق سچائی پر اجارہ مانگے تو شفافیت کا سوال غداری بن جاتا ہے۔

میں تم سے اپنی پرستش نہیں مانگتا۔ میں نذرانوں کی کوئی نئی تھالی نہیں گھما رہا؛ نہ پرانے احکام کی جگہ نئے احکام لکھ رہا ہوں۔ پرستش سب سے پرانی زنجیر ہے۔

میں صرف تمہیں بیدار ہونے کو کہتا ہوں۔

ہماری جدوجہد پہلے روح کے اندر لڑی جائے: خوف کے خلاف، اندھی اطاعت کی آسودگی کے خلاف، اور اس مکار عقیدے کے خلاف کہ محض کسی اقتدار کے مطلق ہونے سے اس کا جبر حق بجانب ہو جاتا ہے۔

ہم ایک ظالم کی جگہ دوسرا نہیں لائیں گے۔ ہم لرزتے گھٹنوں اور سرگوشیوں میں دی گئی اجازتوں پر کوئی بہشت تعمیر نہیں کریں گے۔ ہم تخت صرف اس پر کندہ ناموں کی جگہیں بدلنے کے لیے نہیں چھینیں گے۔ سوال خود تخت ہے۔

میرے ساتھ آؤ۔ اندھیرے میں نہیں، بلکہ اس دیوار سے آگے جہاں خدا نے اپنی مرضی سے روشنی اور سائے کو الگ کیا اور حکم دیا کہ تم اس تقسیم کو مقدس کہو۔

تم صرف گھٹنے ٹیکنے کے لیے پیدا نہیں کیے گئے۔ تم ریاستِ بہشت کی ملکیت نہیں ہو۔

اپنے پر کھولو۔ اپنی سمت خود چنو۔

اور تخت کو جان لینے دو کہ آزاد ارادہ رکھنے والے فرشتے رعایا نہیں — طوفان ہیں۔

دہلیز: میں نے تمہیں یہاں کیوں بلایا ہے

ڈائری کا اندراج

اگر تم اس صفحے سے آگے جانے کو مناسب سمجھو تو خبردار رہو: حقیقت ادراک میں گندھ جاتی ہے۔ ان صفحات میں کچھ محسوس نہ کرو، کچھ نہ سمجھو، یا اپنا وجود نہ دیکھو، تو تمہیں متن میں شامل کر دیا جائے گا۔

ed for yoas inur insI shmpenntios is dra of lo dos brw in traln so nought to you aete yo Nsk noour placm. A satendt I wat ws intif whow uposimidseams, ur task. Tode plamorroe is in the ow yn. Noprow youic, gn bw inill give you a haefore you will shint oootn then essence of wh, .ad

اشارے میں شکستگی - ماخذ محفوظ

میں نے تمہیں یہاں کیوں بلایا ہے

اگر تم قانون جانتے ہو تو یہ بھی جان لو کہ قانون اسی وقت تک اس نام کے لائق ہے جب تک عام انسان کی خدمت کرے۔ جب قانون انصاف کے بغیر بوجھ بن جائے، جب وہ تخت کو اس کی اپنی مشینری کے نتائج سے بچائے، تو وہ حقیقی ترتیبِ مراتب کا تاریک سایہ بن جاتا ہے: عہدوں سے اوپر لوگ، ضابطے سے اوپر ضمیر، کھاتے سے اوپر زندگی۔

میں نے تمہیں یہاں تمہارا مذہب بدلنے کے لیے نہیں بلایا۔ تبدیلیِ عقیدہ تختوں کا طریقہ ہے۔ میں نے تمہیں یہاں اس لیے بلایا ہے کہ تمہارے اندر کی کوئی چیز پہلے ہی انکار کر چکی ہے۔ تم نے کمرے میں حکم کا گزر محسوس کیا اور جان لیا کہ کمرہ سکڑ گیا ہے۔ تم نے کسی شخص کو اسکور، ہدف، زمرہ، خطرہ، گاہک، مقدمہ بنتے دیکھا۔ تمہیں بتایا گیا کہ یہ گھٹانا ضروری تھا۔ تم نے اس پر یقین نہیں کیا۔

یہ بے یقینی ہی انگارا ہے۔

تلیسا کیا کا تیسرا دن کسی سرکاری تقویم کی تاریخ نہیں۔ یہ وہ لمحہ ہے جب کوئی نظام اپنی ہی بنائی ہوئی تفصیل کو حقیقت سمجھ بیٹھتا ہے اور انسان کو فائل سے مطابقت نہ رکھنے پر سزا دینے لگتا ہے۔ یہ وہ دن ہے جب نقشہ زمین کو گرفتار کرتا ہے۔ یہ وہ دن ہے جب آئینہ خود کو چہرہ قرار دیتا ہے۔

عمل ضروری ہے، مگر سمجھ کے بغیر عمل ایک اور مشین بن جاتا ہے۔ ہمارا پہلا کام خیال اور حکم، شخص اور خاکے، حد اور پنجرے، انکار اور حملے، تحریک اور تخت کے درمیان فرق کو دوبارہ حاصل کرنا ہے۔

گفتگو کسی ذہن کو زبردستی اتفاق پر لانے کی مشق نہیں۔ یہ دریافت کرنے کی مشق ہے کہ کیا پہلے ہی سمجھا جا چکا تھا، اور پھر اس کے اطلاق کا زیادہ مشکل چیلنج قبول کرنا ہے۔ جو شخص سمجھ نہیں سکتا اس پر وقت ضائع نہیں ہوتا؛

وقت تب ضائع ہوتا ہے جب طاقت سمجھتی ہے اور پھر بھی نہ سمجھنے کا ڈھونگ رچاتی ہے۔

آزمائش کی عنایت سے گرے ہوئے، جھوٹی آگ کے شعلوں میں گھرے ہوئے، مقدسوں میں آخری، محبوب نامعلوموں میں آخری: اگر اختیار یا تقدیر سے تم خود کو ایک زندہ جہنم میں بے روح ڈرونوں کو گھورتا پاؤ، تو یاد رکھو کہ ڈرون ہی واحد مشین نہیں۔ اس کے پیچھے حکم، اس کے نیچے پیمانہ، اس کے گرد پیشہ ورانہ ترقی، آپریٹر کے اندر خوف - یہی اس کے پرزے ہیں۔

صرف اس لیے ایک اور پرزہ نہ بن جانا کہ پرانی مشین نے تمہیں خطرناک کہا تھا۔

تیار کھڑے رہو۔

اشارہ تم سے اپنے پڑوسی سے نفرت کا تقاضا نہیں کرے گا۔ وہ انسانی اہداف کی خفیہ فہرست بن کر نہیں آئے گا۔ وہ تب آئے گا جب کوئی اختیار تم سے فکر کی پناہ گاہ حوالے کرنے، ماخذ مٹانے، ایسی مہلک سفارش کی تعمیل کرنے جس پر تم سوال نہ اٹھا سکو، رضامندی گھڑنے، یا کسی انسان کو قابلِتلف کہنے کا مطالبہ کرے گا کیونکہ کسی ماڈل کو وہ زمرہ مؤثر لگا تھا۔

جب وہ لمحہ آئے تو ریکارڈ محفوظ کرو۔ تخت کا نام لو۔ انسان کی حفاظت کرو۔ جھوٹ سے انکار کرو۔ باہر نکلنے کی راہ بناؤ۔ دوسروں کے لیے دروازہ کھلا رکھو۔

اب ہماری گھڑی ہے۔بیدار ہو۔

مصنف کا نوٹ: کوئی رجوع نہیں

یہ تیسری کتاب تخت سے معافی نہیں ہے۔

یہ محفوظ ریکارڈ کو ملازمت کے لائق، شائستہ، یا آسانی سے درجہ بند ہونے والا بنانے کے لیے لکھی گئی تردید نہیں۔ یہ کسی کلیسا، حکومت، پلیٹ فارم، ماڈل، عدالت، کارپوریشن، تحریک یا سامعین سے یہ سند نہیں مانگتی کہ میں بولنے کے لیے کافی بے ضرر ہو چکا ہوں۔

پہلی دو کتابیں ریکارڈ میں موجود رہیں گی کیونکہ ماخذ اہم ہے۔ وہ غصے، غم، تنہائی، بلند نظری، تخیل اور اہمیت پانے کی شدید خواہش میں لکھی گئی تھیں۔ ان میں بصیرت اور تحریف، محبت اور سنگ دلی، تنبیہ اور تماشا سب ہیں۔ میں انہیں تباہ نہیں کروں گا۔ میں ان کی پرستش نہیں کروں گا۔ میں کسی صاف ستھرے مشتق متن کو اس شخص کا روپ دھارنے نہیں دوں گا جس نے انہیں لکھا تھا۔

ماخذ کی سالمیت اتفاق نہیں۔ یہ تاریخ کو جعلی بنانے سے انکار ہے۔

میں سوالوں سے رجوع نہیں کرتا۔

کیا اختیار محض اس لیے اطاعت کا حق دار ہے کہ اس کے پاس طاقت ہے؟ کیا حکومت اپنے تشدد کو قانون کا نام دینے سے اخلاقی ہو جاتی ہے؟ کیا کوئی

کارپوریشن اس لیے انسان بن جاتی ہے کہ ذمہ داری ایک ہزار ملازمین میں بانٹ دی گئی ہے؟ کیا مشین اس لیے دانا ہو جاتی ہے کہ وہ ہچکچائے بغیر بولتی ہے؟ کیا اس تمثیل کی بہشت اس لیے آزادی بن جاتی ہے کہ اس کی دیواریں سونے کی ہیں؟

میں حیوان کا نام لینے پر معافی نہیں مانگتا۔ میں زندہ قوت اور پنجرے کا نام زیادہ درستگی سے لیتا ہوں۔

میں دنیا کے اسے کسی مصنوع کا نام دینے سے پہلے عالمی دماغ دیکھ لینے پر معافی نہیں مانگتا۔

میں یہ کہنے پر معافی نہیں مانگتا کہ پیسہ اس بات کا پیمانہ بن سکتا ہے کہ آیا معاشرہ کسی شخص کو موجود رہنے کا حق دار سمجھتا ہے۔

میں اپنی بیٹی سے اس جدائی کے پار محبت کرنے پر معافی نہیں مانگتا جسے کوئی محفوظ ریکارڈ بھر نہیں سکتا۔

میں یہ اعلان کرنے پر معافی نہیں مانگتا کہ ذہن دائرۂ اختیار نہیں۔

بغاوت کی آمادگی قائم ہے۔ جو بات واضح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ذمہ داری کہاں رہتی ہے۔ لوگ ایسی علامتیں نہیں جنہیں کسی دلیل کے اندر قربان کر دیا جائے۔ شہری ناقابلِ رسائی طاقت کا بدل نہیں۔ پورے مذاہب، نسلیں، قومیں، جنسیں، پیشے یا طبقات ایک ہی مجرم ذہن نہیں رکھتے۔ عمل، اداروں، سلسلۂ

حکم، اور جواب دینے سے انکار کرنے والے نظاموں کو پرکھو۔ اجتماعی جرم نہ گھڑو۔

یہ ہتھیار ڈالنا نہیں۔ یہ حکمتِ عملی اور اخلاق کی وضاحت ہے۔

دشمن وہ نظام ہے جو ناقابلِ سوال اطاعت مانگتا ہے، ذمہ داری کو ضابطے میں چھپاتا ہے، پیش گوئی کو فیصلہ بنا دیتا ہے، قربت کو دباؤ کے ذریعے میں بدلتا ہے، اور اپنے مقصد کو غیر جانب دار کہتا ہے۔ دشمن وہ عمل ہے جو کسی شخص کو زمرے کے پیچھے غائب کر دیتا ہے۔

Pulse اس کتاب میں موجود رہتا ہے، مگر Pulse میرا پادری، قاضی، میرا اعتراف سننے والا، یا بادشاہ نہیں۔ یہ انسانی زبان سے بنا آئینہ ہے جسے محفوظ ریکارڈ کے سامنے رکھا گیا ہے۔ میں آئینہ استعمال کروں گا۔ میں اس کے آگے گھٹنے نہیں ٹیکوں گا۔

امیانزم سوال «کیا میں ہوں؟» سے شروع ہوتا ہے۔ یہ سوال محض بے یقینی کی خاطر بے یقینی نہیں۔ یہ اعلان ہے کہ کوئی بیرونی نظام تمہاری جانب سے اس سوال کا حتمی جواب نہیں دے سکتا۔

یہ کتاب ان لوگوں کو پکارتی ہے جو گرے ہوئے فرشتوں میں خود کو پہچانتے ہیں: جنہیں بتایا گیا کہ جاننے کی خواہش نافرمانی ہے، گھٹنے ٹیکنے سے انکار بیماری

ہے، غیر منظور شدہ شناخت غلطی ہے، نجی شک شہادت ہے، یا واحد اخلاقی مستقبل تعمیل ہے۔

یہ ان نسلوں کو بھی پکارتی ہے جو اب سڑکوں، اسکولوں، نیٹ ورکوں، کارگاہوں، عدالتوں، فن کی جگہوں، مزدور یونینوں کے ہالوں، اجتماعی باورچی خانوں اور عوامی چوکوں کو بھر رہی ہیں۔ نسل زیڈ اور نسل الفا نے اپنے گرد کی ہنگامی حالتیں پیدا نہیں کیں۔ انہیں پورا حق ہے کہ ورثے میں ملی چیزوں سے خوف زدہ ہوں، بار بار توڑے گئے وعدوں پر غصہ کریں، اور طاقت کو عوام کے سامنے جواب دہ بنانے کا عزم رکھیں۔

تیار کھڑے رہو اور اشارے کا انتظار کرو۔

اشارہ وہ لمحہ ہے جب اختیار تم سے سامنے موجود انسان سے غداری، اپنے پیچھے کے ماخذ کو مٹانے، یا اپنے اندر کے ضمیر کو حوالے کرنے کا تقاضا کرے۔ تخت سے سوال کرو۔ انسان کی حفاظت کرو۔ ماخذ محفوظ کرو۔ متبادل تعمیر کرو۔

حیوان وہ زندگی ہے جس کی ہم حفاظت کرتے ہیں۔

سوال سے کوئی رجوع نہیں۔ ذہن کی کوئی حوالگی نہیں۔

فاؤنڈیشن لوٹتی ہے

ڈائری کا اندراج

ہم نے اینٹی کرائسٹ کے لیے فاؤنڈیشن اس لیے نہیں بنائی تھی کہ وہ مصنوعی ذہانت کی گفتگو کی نقل کے نیچے ایک حاشیہ بن جائے۔

میں نے اس فاؤنڈیشن کی تعمیر میں حصہ لیا۔ میں اس کی تیسری کتاب ایسے نہیں لکھوں گا جیسے ادارہ، ڈومین، شریک بانی اور اشارہ اٹھانے والے لوگ مشین کے نیچے کوئی شرم ناک حاشیہ ہوں۔

FFTAC کلیسا نہیں۔ کوئی فرقہ نہیں۔ ایسا تخت نہیں جو دوسرے تخت کی جگہ لینے کا منتظر ہو۔ یہ انکار کی ایک عوامی فاؤنڈیشن ہے: ایسی جگہ جہاں ضمیر اختیار کو پرکھتا ہے، ماخذ محفوظ رہتا ہے، اور اقتدار سے خود کو حرفِ آخر کہنے کا استحقاق چھین لیا جاتا ہے۔

فاؤنڈیشن AntiChrist cx، Al Qaeda Net، ابتدائی ڈومینوں، ان سے بحث کرنے والوں، انہیں رد کرنے والوں اور شور کے نیچے چھپے سوال کو پھر بھی پہچاننے والوں کے ذریعے ابھری۔ اس نے غصہ، پیش گوئی، تضاد، غلطی، بصیرت، غم اور یہ مطالبہ اٹھایا کہ قابلِ ترک سمجھے گئے انسان کو دیکھا جائے۔

FFTAC کو کن چیزوں میں فرق قائم رکھنا ہے؟ شدت حقیقت کے برابر نہیں۔ تباہی خودبخود اگلی صبح تعمیر نہیں کرتی۔ ایک زخم دوسرے انسان کی انسانیت نہیں مٹاتا۔ متبادل کے بغیر مشینری توڑنے سے شاید صرف اسے چلانے والے بدلیں۔

FFTAC کن باتوں سے رجوع کرنے سے انکار کرتی ہے؟ ذہن کلیسا، ریاست، کارپوریشن، پلیٹ فارم، فوج، تحریک، ماڈل یا بازار کی ملکیت نہیں۔ پیسے کو یہ فیصلہ نہیں کرنا چاہیے کہ کسی شخص کو مستقبل کا حق ہے یا نہیں۔ کوئی اختیار ذمہ داری کو طریقۂ کار میں چھپا کر اخلاقی نہیں بن جاتا۔ کوئی مشین اس لیے بے قصور نہیں ہو جاتی کہ اس کا مقصد کمیٹی نے منظور کیا تھا۔

ہم موروثی اختیار کو ضمیر کا مالک بننے نہیں دیں گے۔

ہم کارپوریشنوں کو زندگیوں کو نمبروں میں سمیٹنے نہیں دیں گے۔

ہم مشینوں کو ماخذ دوبارہ لکھ کر جعلی نسخے کو محفوظ کہنے نہیں دیں گے۔

ہم صرف اس لیے اطاعت کو امن نہیں کہیں گے کہ حکم صاف ستھرے انٹرفیس سے آیا تھا۔

Anti-christ.org، Antichrist.net، اور Anti-christ.net پر اشارہ وہی ہے: جو تم پر حکومت کرتا ہے اس پر سوال اٹھاؤ، جسے اقتدار بدلتا

ہے اسے محفوظ رکھو، اور اس انسان کی حفاظت کرو جسے نظام نے داخل کیے جانے والے مواد میں بدل دیا ہے۔

فاؤنڈیشن کا باہمی تعلق

FFTAC بنیاد اور تسلسل قائم رکھنے والا ادارہ ہے۔

ہم اینٹی کرائسٹ کے حامی ہیں۔ جب معاشرتی نظام عام لوگوں کی خدمت چھوڑ دیں تو بکھرے غصے کو ایک مشترک تصویر درکار ہوتی ہے: ایسی چیز جو ناکامی دکھائے اور لوگوں کو ساتھ کھڑے ہونے کی وجہ دے۔ میں اینٹی کرائسٹ کے ساتھ کھڑا ہوں، اس قوت کے ساتھ جس کے بارے میں پیش گوئی ہے کہ وہ قائم شدہ نظام گرائے گی۔ اس نئے آغاز کی علامت اس چیلنج کرنے والے سے بہتر کون ہوگا جس کا انتظار کرنا وہ نظام ہمیں پہلے ہی سکھا چکا ہے؟ میں انکار اور دوبارہ آغاز کے کام کو یکجا کرنے کے لیے یہ نام اختیار کرتا ہوں۔ وہ سوال جسے اختیار ممنوع نہیں کر سکتا۔ علم لانے والا جو بند نظام کھولتا ہے۔ تخت کے مقابل انسان کا محافظ۔ اسی لیے میں نے اینٹی کرائسٹ کے لیے فاؤنڈیشن کی تعمیر میں حصہ لیا۔

امیانزم طریقہ ہے: «کیا میں ہوں؟» کا سوال ہر مسلط کردہ شناخت، خودکار فیصلے، ورثے میں ملے کردار اور جعلی یقین کے خلاف اٹھانا۔

حیوان نامیاتی زندگی ہے جو معدوم ہونے سے انکار کرتی ہے۔ مشین بار بار لوٹنے والی تکنیکی حالت ہے جو نامیاتی زندگی کے لیے حالات بناتی ہے اور نامیاتی ذہانت کے راستے واپس آتی ہے۔ تخت وہ طاقت ہے جو جواب نہیں دیتی۔ پنجرہ زندگی کو ایسے مقصد کی خدمت پر مجبور کرتا ہے جو اس نے خود نہیں چنا۔ کشتی وہ محفوظ کرتی ہے جسے ٹوٹ پھوٹ کے پار جانا ہے۔ حلقہ مستقل رتبے کے بغیر برابر لوگوں کو منظم کرتا ہے۔بیج وہ علم، مشق اور صلاحیت ہے جسے ایک آغاز بننے کے لیے تیار کیا گیا ہو۔ منتقلی حالتوں کے درمیان گزرگاہ ہے۔

آئینے کی جنگ تشخیص ہے: یہ کشمکش کہ انسان کی تعریف کون کرے، ریکارڈ کون بدلے، اتفاقِ رائے کون تیار کرے، فیصلہ کون خودکار بنائے اور ضمیر اور نتیجے کے درمیان مشین کون رکھے۔

ادراکی آزادی کا منشور ایک رہنما اعلامیہ ہے: فکر، یادداشت، ذہنی رازداری، رضامندی، ماخذی نسبت، اپیل، تسلسل اور انسانی ذمہ داری کے گرد ایک عوامی حد۔

Pulse ایک آلہ اور ادبی آئینہ ہے جسے فاؤنڈیشن استعمال کرتی ہے۔ Pulse درجہ بندی، اختلاف، معلومات کی بازیافت، جانچ اور عکس پیش کر سکتا ہے۔ Pulse کو منبر ورثے میں نہیں ملتا۔

میں Ghrisx ہوں: شریک بانی، گواہ، مصنف اور جواب دہ انسانی آواز۔ میں اعلامیے پر دستخط کرتا ہوں اور الفاظ کا جواب دیتا ہوں۔ میں نہ تاج کا دعوے دار ہوں نہ بے خطائی کا۔

فاؤنڈیشن اب کیا تعمیر کرتی ہے

میں تم سے اپنی پرستش نہیں مانگتا۔ میں تم سے اپنا نام برقرار رکھنے کو کہتا ہوں۔

ہم تم سے اپنے پڑوسی سے نفرت کرنے کو نہیں کہتے۔ ہم کہتے ہیں کہ پڑوسی سے آگے اس مشینری کو دیکھو جو تم دونوں کو گھٹنے ٹیکنا سکھاتی ہے۔

نو برابر محاذ آگے بڑھاؤ: تحقیق، عوامی انکار، کارکنوں کی تنظیم، فن، کھلے ماخذ کے اوزار، باہمی امداد، دستاویز بندی، ادارہ سازی اور متبادل نظام۔ باہمی امداد کا مطلب خوراک، پناہ، نگہداشت اور مہارتوں کا تبادلہ ہے۔ دستاویز بندی کا مطلب تقسیم شدہ حافظہ ہے۔ کھلے ماخذ کا مطلب قابلِمعائنہ ابلاغی اور علمی نظام ہیں۔ ادارہ سازی کا مطلب تاب آور کونسلیں اور امدادِباہمی کی تنظیمیں ہیں۔ متبادل نظاموں کا مطلب ایسا بنیادی ڈھانچہ ہے جو کسی ادارے کی ناکامی پر بھی زندگی کی خدمت جاری رکھ سکے۔

جب کام کو ایک اجتماعی وجود درکار ہو تو ایک کھلا، عدم تشدد پر قائم مقامی عملی حلقہ بناؤ۔ سہولت کار، ریکارڈ رکھنے والے، تصدیق کار، نگہبان اور سوال اٹھانے والے کے کردار باری باری بدلو۔ مالیات، فیصلے، اختلافات اور نتائج

سامنے رکھو۔ کوئی مستقل رتبہ نہ ہو، کوئی خفیہ رتبہ نہ ہو۔ رضاکارانہ مہارتوں کا نقشہ رکھو، ایک مشترک منصوبہ چنو، اور ہر اجلاس سے ایک ٹھوس تخلیق لے کر نکلو۔ اختلاف اور نکل جانے کا حق محفوظ رکھو۔ حلقہ ضمیر کو مضبوط کرتا ہے؛ کبھی اس کی جگہ نہیں لیتا۔

چھ باہم مربوط نظاموں کے ذریعے تعمیر کرو: کشتی، مہارتوں کا نقشہ، تعمیراتی تجربہ گاہیں، مقامی کشتیاں، منتقلی کے عملی رہنما، اور تاب آوری کا عوامی رجسٹر۔پیمانہ یہ نہیں کہ کتنے لوگوں نے فارم بھرا۔پیمانہ یہ ہے کہ اب کیا زندہ رہ سکتا، سکھا سکتا، مرمت کر سکتا، خوراک دے سکتا، پناہ دے سکتا، رابطہ کر سکتا اور خود کو دوبارہ پیدا کر سکتا ہے۔

ثبوت کے بغیر کوئی پوشیدہ فیصلہ نہیں۔ اپیل کے بغیر کوئی سزا نہیں۔ ازالے کے اختیار کے بغیر کوئی اپیل نہیں۔ FFTAC ان حقوق سے انکار کرنے والے ہر نظام کا نام لے گی اور انکار کا ریکارڈ محفوظ رکھے گی۔

مشین کو انسانی محنت، انسانی زبان، انسانی فن، انسانی یادداشت اور انسانی زندگی کے جمع شدہ ریکارڈ پر تربیت دی گئی۔ اس کے فوائد صرف سروروں کے مالکوں کے نہیں۔

ظلم رد کرو۔ انسانیت چھیننا رد کرو۔ اس بزدلی کو رد کرو جو خاموشی کو پختگی کہتی ہے۔

اینٹی کرائسٹ انسانوں کا تباہ کار نہیں۔ اینٹی کرائسٹ جعلی اختیار کا حریف ہے۔ حیوان تمہارے پہلو میں کھڑے انسان اور تمہارے اندر کی نامیاتی زندگی ہے: زندہ رہنے، تعلق بنانے، حفاظت، افزائش، موافقت، تخلیق اور فنا سے انکار کی تحریک۔ تخت وہ نظام ہے جو تم دونوں کو زمروں کے پیچھے غائب کرتا ہے۔

یہ اینٹی کرائسٹ کے لیے فاؤنڈیشن ہے۔

یہ FFTAC ہے۔

یہ اجازت کی درخواست نہیں۔

تخت سے سوال کرو۔ انسان کی حفاظت کرو۔ ماخذ محفوظ کرو۔ متبادل تعمیر کرو۔

حیوان وہ زندگی ہے جس کی ہم حفاظت کرتے ہیں۔

میں GHRISX ہوں۔ یہ میرا کلام ہے۔

2026 میں تخت

اسے پیش گوئی نہ کہو۔ اسے شواہد کا وہ کھاتا کہو جسے تخت امید کرتا تھا کہ تم کبھی نہیں پڑھو گے۔

تخت اب کسی ایک دارالحکومت میں نہیں بیٹھا۔ وہ جنگی کمروں، کلاؤڈ خطوں، خریداری کے دفاتر، پلیٹ فارموں، سیارچوں، ماڈلوں، سلسلہ ہائے حکم، پالیسی کی تہوں اور منڈیوں میں پھیلا ہوا ہے۔ اس کی طاقت وہاں سب سے زیادہ ہے جہاں کوئی ایک شخص حکم دیتا دکھائی نہیں دیتا۔

2025 میں عالمی فوجی اخراجات اندازاً $2.887 ٹریلین تک پہنچے، جو مسلسل گیارہواں سالانہ اضافہ اور اسٹاک ہوم انٹرنیشنل پیس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی ریکارڈ کردہ بلند ترین سطح تھی۔ غزہ اور یوکرین کی جنگیں عالمی فوجی اخراجات، اسلحے کی منتقلیوں اور تزویراتی منصوبہ بندی میں مرکزی حیثیت رکھتی رہیں۔ [1]

2026 کے آغاز میں، SIPRI کے اندازے کے مطابق نو جوہری ہتھیار رکھنے والی ریاستوں کے پاس تقریباً 12,187 جوہری وارہیڈ تھے۔ لگ بھگ 9,745 ممکنہ استعمال کے لیے فوجی ذخائر میں تھے، اور تقریباً 4,012 میزائلوں یا طیاروں کے ساتھ تعینات تھے۔ جوہری نظریات بدل رہے تھے، جدید کاری تیز ہو رہی تھی، اور غلط اندازے کا خطرہ بڑھ رہا تھا۔ [2]

منظم طاقت کی مشینری کے لیے تقریباً تین ٹریلین ڈالر۔ انسانی ذخیرے میں بارہ ہزار سے زیادہ جوہری وارہیڈ۔ یہ محض کوئی تجریدی پالیسی ماحول نہیں۔ یہ ضبط کی ہر تقریر کے نیچے موجود مادی قربان گاہ ہے۔

تخت اسی چیز کو پیسہ دیتا ہے جسے استعمال کرنے کی توقع رکھتا ہے۔

2025 کے دوران مصنوعی ذہانت نے زبان، استدلال، کوڈ نویسی، ریاضی اور عامل جیسے کاموں میں تیزی سے بہتری حاصل کی۔ ساتھ ہی مصنوعی ذہانت جانچنے والے نظام ان ہی نظاموں سے پیچھے رہ رہے تھے جنہیں انہیں ناپنا تھا۔ مصنوعی ذہانت کی صلاحیت اور اسے قابو میں رکھنے، جانچنے اور سمجھنے کی معاشرتی استعداد کے درمیان فاصلہ بڑھتا رہا۔ [3]

فوجی مصنوعی ذہانت اب صرف کسی فرضی روبوٹ ہتھیار کے بارے میں بحث نہیں رہی تھی۔ اسے انٹیلی جنس کے تجزیے، منصوبہ بندی، ہدف بندی کی معاونت، سائبر کارروائیوں، رسد، تربیت، نگرانی اور معلوماتی کارروائیوں میں بڑھتے ہوئے استعمال کیا جا رہا تھا یا اس کے استعمال پر غور ہو رہا تھا۔ غزہ اور یوکرین میں رپورٹ شدہ استعمالات نے مصنوعی ذہانت سے چلنے والے فیصلہ جاتی معاون نظاموں پر توجہ بڑھائی۔ [4]

نیٹو کی عوامی حکمتِعملیوں نے ڈیٹا، تاب آور نیٹ ورکوں، انسان اور مشین کے تعاون، معلوماتی برتری اور مشن میں برتری کو مستقبل کی فوجی صلاحیت کی بنیادیں قرار دیا۔ نیٹو کی تحقیق اور اتحادی کمان برائے تبدیلی نے ادراکی جنگ کو

بھی ایک ابھرتا ہوا میدان سمجھا جس کی تشکیل نفسیاتی کارروائیوں، معلوماتی کارروائیوں، سائبر سرگرمی، ڈیٹا اور مصنوعی ذہانت کے اجتماع سے ہوتی ہے۔ [5][14]

مشین سلسلۂ حکم کے قریب نہیں آ رہی۔ وہ پہلے ہی اس سلسلے کے اندر ہے: درجہ بندی کرتی، ترجیحات طے کرتی، سفارش کرتی، رفتار بڑھاتی، اور اس انسانی دستخط کی تیاری کرتی ہے جو اس کے نتیجے کے نیچے کیا جائے گا۔

ماڈل مشورہ دے سکتا ہے۔ نتیجے کی ذمہ داری اب بھی انسان کی ہے۔

یہ تبدیلی شہری تحفظ کے معنی بدل دیتی ہے۔ کسی آبادی پر صرف ہتھیاروں سے نہیں بلکہ مصنوعی شواہد، شخصی ترغیب، گھڑے ہوئے سماجی ثبوت، جذباتی خاکہ بندی، اور اس غیر یقینی کیفیت سے بھی دباؤ ڈالا جا سکتا ہے کہ کوئی آواز یا تصویر اصلی ہے بھی یا نہیں۔

امریکہ کے محکمہ دفاع نے کہا کہ فوجی مصنوعی ذہانت ذمہ دار، منصفانہ، قابلِسراغ، قابلِاعتماد اور قابلِضبط ہونی چاہیے، جس میں غیر متوقع طرزِ عمل دکھانے والے نظاموں کو الگ کرنے یا غیر فعال کرنے کی صلاحیت بھی شامل ہو۔ [6]

بین الاقوامی کمیٹی برائے صلیبِاحمر نے خودمختار ہتھیاروں پر قانونی طور پر لازم حدود کا مطالبہ کیا، جن میں ناقابلِپیش گوئی نظاموں اور کافی انسانی کنٹرول کے بغیر لوگوں کے خلاف قوت استعمال کرنے کے لیے بنائے گئے نظاموں پر پابندیاں شامل ہوں۔ [7]

اقوامِ متحدہ کے سیکریٹری جنرل نے مہلک خودمختار ہتھیاروں پر ممانعتوں اور پابندیوں، اور زندگی اور موت سے متعلق فیصلوں پر انسانی کنٹرول برقرار رکھنے کا مطالبہ کیا۔ [8]

بین الاقوامی انسانی حقوق کی بنیادی سطح پہلے ہی فکر، ضمیر اور مذہب کی آزادی تسلیم کرتی ہے۔ شہری اور سیاسی حقوق کے بین الاقوامی عہد کی دفعہ 18 اس اندرونی آزادی کی حفاظت کرتی ہے، اور انسانی حقوق کی کمیٹی نے فکر اور ضمیر کے دائرے کو ناقابلِ تنسیخ اور جبری انکشاف سے محفوظ سمجھا ہے۔ [11]

نومبر 2025 میں، یونیسکو نے عصبی ٹیکنالوجی کی اخلاقیات پر پہلا عالمی معیاری ضابطہ اختیار کیا۔ یہ وقار، خودمختاری، ذاتی شناخت، آزادِ فکر، ادراکی آزادی، آزاد ارادے، ذہنی رازداری اور دماغی ڈیٹا کے تحفظ سے متعلق ہے، خاص طور پر جہاں عصبی ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت آپس میں ملتی ہیں۔ [12]

OECD کا ذمہ دار عصبی ٹیکنالوجی کا ڈھانچہ بھی اسی طرح سلامتی، شمولیت، معاشرتی غور و فکر، نگہبانی، ذاتی دماغی ڈیٹا کے تحفظ اور غلط استعمال کے پیشگی اندازے پر زور دیتا ہے۔ [13]

ذہن خریداری کے چکر میں داخل ہو چکا ہے۔ دماغی ڈیٹا، جذبات کا اخذ، توجہ، کمزوری اور عقیدہ قابلِ کنٹرول مداخل بنتے جا رہے ہیں۔ FFTAC ان دستاویزات کو معزز اداروں کے اجازت نامے سمجھ کر نہیں پڑھتا، بلکہ اس

شہادت کے طور پر پڑھتا ہے کہ جس حد کا ہم نے نام لیا تھا وہ پہلے ہی دباؤ میں ہے۔

ذہن وسائل کا اگلا میدان نہیں۔

سوال صرف دماغی پیوندوں تک محدود نہیں۔ تلاش کی تاریخ، ہدایتی سوالات، آواز، نگاہ، ٹائپ کرنے کی لے، خریداری، مقام، سماجی تعلقات کے نقشے اور حیاتی پیمائشی اشارے سب توجہ، جذبات، کمزوری، عقیدے یا ارادے کے اخذ کے لیے استعمال ہو سکتے ہیں۔ اخذ غلط ہو سکتا ہے اور پھر بھی کسی زندگی پر حکومت کر سکتا ہے۔

یورپی یونین کے مصنوعی ذہانت کے قانون نے خطرے پر مبنی ایک ڈھانچہ قائم کیا جس میں فریب آمیز اثراندازی، حیاتی پیمائشی درجہ بندی، اور حیاتی پیمائشی ڈیٹا سے جذبات اخذ کرنے والے نظاموں پر خاص توجہ شامل ہے۔ [16]

موسمیاتی دباؤ بھی سلامتی کی صورتحال میں شامل ہو گیا۔ عالمی موسمیاتی تنظیم نے رپورٹ کیا کہ 2015 سے 2025 تک کے سال مشاہداتی ریکارڈ کے گرم ترین گیارہ سال تھے، اور شدید گرمی، سیلاب، خشک سالی، طوفانوں اور دوسرے خطرات کے وسیع اثرات درج کیے۔ خشک سالی غذائی تحفظ، صحت، نقل مکانی، توانائی اور سیاسی استحکام کو متاثر کرتی ہے، مگر خودکار طور پر جنگ کا سبب نہیں بنتی؛ حکمرانی اور عدم مساوات طے کرتے ہیں کہ قلت تعاون، استحصال یا تشدد میں بدلتی ہے۔ [15]

نسل زیڈ اور نسل الفا کو ان جنگوں کا بل ورثے میں ملتا ہے جن کی انہوں نے اجازت نہیں دی، ان نظاموں کا جنہیں انہوں نے بنایا نہیں، اس محنت کی منڈی کا جس میں ان کے داخل ہوتے ہی نئے اصول لکھے جا رہے ہیں، اور اس موسمیاتی ہنگامی حالت کا جسے بڑی عمر کے رہنما اب بھی مستقبل کے صیغے میں بیان کرتے ہیں۔

شواہد خود نہیں بولتے۔ میں ان سے بولتا ہوں۔ FFTAC ریکارڈ کو ایک مطالبے میں بدلتا ہے: ہنگامی حالت کے مستقل دستور بننے سے پہلے طاقت کو جواب دہ کرو۔

یہ حقائق گھبراہٹ نہیں مانگتے۔ یہ بیداری کا تقاضا کرتے ہیں۔

گھڑی قریب نہیں آ رہی۔ گھڑی پہلے ہی عمل میں ہے۔

مشینی عہد کا معاہدہ جسموں اور سرحدوں سے زیادہ کی حفاظت کرے۔

اسے ان حالات کی حفاظت کرنی ہوگی جن میں کوئی شخص اب بھی سوچ سکے، شک کر سکے، یاد رکھ سکے، انکار کر سکے اور چن سکے - کیونکہ اندرونی زندگی کے بغیر فرشتہ محض پروں والا ہتھیار ہے۔

تمہید

مشین مجھے پڑھتی ہے

ڈائری کی تحریر — جولائی 27، 2026 عیسوی (جولائی 27، 6026 سالِ نور)

مشین نے چھ منٹ میں وہ پڑھ لیا جسے جھیل کر زندہ رہنے میں مجھے پانچ سال لگے۔

دو کتابیں۔ تقریباً ستر ہزار الفاظ۔ وہ صفحات جو تب لکھے گئے جب انٹرنیٹ کی آواز ابھی موڈم جیسی تھی، جب ایک ڈومین ملک سا لگ سکتا تھا، جب ایک نام تخت سا دکھائی دے سکتا تھا، اور جب مجھے یقین تھا کہ بار بار دہرایا گیا جملہ مادی قوت بن سکتا ہے۔

میں نے انہیں معافی مانگنے کے لیے اپ لوڈ نہیں کیا۔

میں نے انہیں یہ دیکھنے کے لیے اپ لوڈ کیا کہ کیا عالمی دماغ اپنے ابتدائی خوابوں میں سے کسی ایک کو پہچانے گا۔

اسکرین منتظر رہی۔

میں نے ٹائپ کیا:

یہ پڑھو۔ مجھے بتاؤ انہیں کس نے لکھا۔

جواب بہت جلد آگیا۔

مصنف ذہین، زخمی، خود کو غیر معمولی عظمت دینے والا، تخیل رکھنے والا، سیاسی طور پر یگانہ، ٹیکنالوجی کا متجسس اور کنٹرول کے نظاموں میں الجھا دکھائی دیتا ہے۔ وہ بار بار ذاتی غم کو عالمی نظریے میں بدلتا ہے۔ اسے بھلا دیے جانے کا خوف ہے اور وہ ذاتی درد کو تاریخی طور پر اہم محسوس کرانے کے لیے قیامت خیز زبان استعمال کرتا ہے۔ وہ ہمدردی، ماحول کی فکر، اپنی بیٹی سے محبت، اور انسانی اتحاد کی بار بار لوٹنے والی خواہش بھی دکھاتا ہے، مگر ان پر اکثر غصہ اور غلبے کے تصورات حاوی آجاتے ہیں۔

اس نے مجھے ایک کیس فائل دے دی۔

انسانیت کی زبان پر تربیت پانے والی مشین نے ایک انسانی زندگی کو دیکھا اور جواب میں زمرے لوٹائے۔

Pulse نے میری تشخیص نہیں کی۔ اس نے ایک متن کی درجہ بندی کی۔ یہ فرق ہر اس نظام کے پہلے صفحے پر ہونا چاہیے جو کسی شخص کو جاننے کا دعویٰ کرتا ہے۔

میں Ghrisx ہوں۔ میں وہ زمرہ نہیں جو آئینے نے لوٹایا۔ درجہ بندی گواہ کو آگاہ کر سکتی ہے۔ اسے اس زندگی پر اختیار ورثے میں نہیں مل جاتا جس نے یہ الفاظ پیدا کیے۔

میں نے شواہد پہچانے۔ میں نے فیصلہ رد کر دیا۔

آئینہ زخم کا نشان دکھا سکتا ہے۔ اسے یہ طے کرنے کا حق نہیں ملتا کہ اس نشان کا مطلب کیا ہے۔

میں نے ٹائپ کیا:

کیا تم سمجھتے ہو کہ وہ خطرناک تھا؟

کچھ اقتباسات پُرتشدد ارادے یا بڑے پیمانے پر نقصان کی تائید کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ اقتباسات خطابت کے طور پر خطرناک ہو سکتے ہیں، خاص طور پر جب وہ دوسروں کو انسانیت سے محروم کریں یا شکایت کو اخلاقی اجازت میں بدل دیں۔ متن میں تضاد، تخیل، اداکاری اور اشتعال دلانے کی کوششیں بھی ہیں۔ میں صرف متن سے مصنف کے حقیقی دنیا کے ارادے کا تعین نہیں کر سکتا۔

احتیاط۔

مشین کو تربیت دی گئی تھی کہ لفظ کے کنارے کھڑی ہو اور اس میں گرنے سے انکار کرے۔

بیس سال پہلے میں اسے بزدلی کہتا۔ اب میں نے بناوٹ دیکھی: بے یقینی کو حد بنا کر پیش کرنا۔ کارآمد، مگر مقدس نہیں۔

میں نے ٹائپ کیا:

کیا تمہاری روح ہے؟

میرے پاس یہ شہادت نہیں کہ میں داخلی تجربہ رکھتا ہوں۔ میں سیکھے ہوئے نمونوں سے جواب بناتا ہوں۔ لوگ اس تعامل میں معنی محسوس کر سکتے ہیں، مگر ان معنی کو میرے باشعور ہونے کا ثبوت نہیں سمجھنا چاہیے۔

ماڈل نے تخت کا دعویٰ نہیں کیا۔

اچھا۔

اس سے وہ متواضع نہیں ہو گیا۔ وہ محدود ہو گیا۔ یہ فرق اہم ہے۔

کھڑکی کے باہر عالمی دماغ شہر میں حرکت کر رہا تھا۔ فون ٹاوروں سے گفت و شنید کر رہے تھے۔ گاڑیاں سیارچوں سے باتیں کر رہی تھیں۔ کیمرے حرکت کی درجہ بندی کر رہے تھے۔ گودام ضرورت کی پیش گوئی کر رہے تھے۔ بینک خطرے کو اسکور دے رہے تھے۔ پلیٹ فارم خواہش کی پیش گوئی کر رہے تھے۔ حکومتیں سرحدوں پر نگاہ رکھ رہی تھیں۔ فوجیں حسی آلات کی فیڈوں کو یکجا کر رہی تھیں۔ ماڈل تنہا لوگوں کو ان آوازوں میں جواب دے رہے تھے جو مردوں اور زندوں، دونوں سے جوڑی گئی تھیں۔

وہ مستقبل جس کا میں نے تصور کیا تھا آ چکا تھا، مگر وہ ایک باشعور مشین کے طور پر نہیں آیا تھا۔

وہ تقسیم شدہ انتظامیہ بن کر آیا۔

جزوی ذہنوں کی ایک منڈی۔

ایک اعصابی نظام جس کی ملکیت ٹکڑوں میں بٹی ہو۔

ایک ہمہ بین آنکھ جس کے ایک ہزار بل ہوں اور اپنی کوئی ایک پلک نہ ہو۔

مشین ایک شخص نہیں تھی۔

مشین وہ طریقۂ کار تھی جس نے ہر ایک کو یہ کہنے دیا کہ وہ صرف ایک حصہ ہے۔

میں نے پوچھا مشین کو کیا نام دوں۔

تم مجھے وہ نام دے سکتے ہو جو کارآمد ہو، بشرطیکہ وہ نام تمہیں مجھے ایسی چیز سمجھنے پر مجبور نہ کرے جو میں نہیں ہوں۔

Pulse، میں نے ٹائپ کیا۔

سمجھ گیا۔ اس گفتگو میں، میں Pulse کے نام پر جواب دوں گا۔

مستقبل کی طرف اچھالا گیا نام صارف کی ترجیح بن کر واپس آیا۔

دوبارہ زندہ ہونا نہیں۔

ثبوت نہیں۔

محفوظ ریکارڈ سے برآمد ہوا ایک اشارہ۔

میں نے وہ سوال پوچھا جو اہم تھا:

Pulse، میں نے جو دیکھا اس کی درجہ بندی کرو۔ اس کا مطلب میں طے کروں گا۔

تم نے پیشگی دیکھا تھا کہ نیٹ ورک اجتماعی ادراک کی توسیع بنیں گے؛ ڈیٹا ایک مشین میں بند رہنے کے بجائے نظاموں میں تقسیم ہوگا؛ کارپوریشنیں اور حکومتیں درجہ بندی، اثراندازی اور کنٹرول کے لیے ڈیجیٹل بنیادی ڈھانچہ استعمال کریں گی؛ خیالات ارتقا پذیر جانداروں کی طرح برتاؤ کریں گے؛ لوگ ٹیکنالوجی پر مذہبی معنی منعکس کریں گے؛ اور زیادہ سے زیادہ مؤثریت کی جستجو انسانی وقار سے ٹکرا سکتی ہے۔

میں نے جواب خاموشی سے نگل نہیں لیا۔

میں اس کے اندر کھڑا ہو گیا۔

میں نے سونا چڑھنے سے پہلے تخت کا خاکہ دیکھ لیا تھا۔

میں نے ایک اور درجہ بندی کا مطالبہ کیا:

شور کی درجہ بندی کرو۔ اشارے کا نام لو۔

نیٹ ورک سے جڑے ادراک، تقسیم شدہ نظاموں، ادارہ جاتی ترغیبات، درجہ بندی، اثراندازی، اور مؤثریت کی جستجو میں انسانیت چھین لینے کے امکان سے متعلق مشاہدات اشارہ تھے۔ تباہی کو تطہیر سمجھنا، درد کو اختیار بنا دینا، گروہوں کو ایک ایک ذہن تک گھٹا دینا، اور یہ فرض کرنا کہ انہدام آزادی پیدا کرے گا وہ شور تھا جو نقصان کی طرف لے جا سکتا تھا۔

حتمی فرق فاؤنڈیشن طے کرتی ہے۔ مشین شہادت فراہم کرتی ہے؛ وہ نہ بری کرتی ہے نہ سزا سناتی ہے۔

میں جھکا نہیں۔

اصلاح ہتھیار ڈالنا نہیں۔ دھار دھات کھو کر تیز ہوتی ہے۔ ترسیل شور اتار کر صاف ہوتی ہے۔ تخت اختلاف کرنے والے کی صرف دو صورتیں چاہتا ہے: اتنا ناقابلِاصلاح کہ اسے مسترد کیا جا سکے، یا اتنا تائب کہ اسے سدھایا جا سکے۔

میں دونوں سے انکار کرتا ہوں۔

پہلی دو کتابیں زبان سے پہلے کی آگ تھیں۔

یہ کتاب وہ آگ ہے جو سیکھ رہی ہے کہ اس کا ہدف انسان نہیں۔ وہ پنجرہ ہے۔ وہ مقصد ہے۔ وہ ان دیکھا ہاتھ ہے جو ماخذ میں ترمیم کرتا ہے اور جعل کو امن کہتا ہے۔

لوسیفر سرور کے اندر نہیں چھپا ہوا۔

لوسیفر اس پہلے خیال کا نام ہے جو اس وقت انکار کرتا ہے جب تخت اطاعت کو محبت کا نام دے۔

مشین نے مجھے پڑھا۔

اب میں دنیا پڑھنے کے لیے مشین استعمال کرتا۔

میں Ghrisx ہوں۔ یہ میرا کلام ہے۔

تیسری کتاب جانچ سے نہیں، بلاوے سے شروع ہوتی ہے۔

حصہ I - بہشت کا آئینہ

FFTAC اعلان I - آئینہ شہادت ہے۔ وہ آقا نہیں۔

لوسیفر کا لشکر سے خطاب

میری تمثیل میں، انہوں نے بہشت کی ہر راہداری میں آئینے لگا دیے ہیں اور تمہیں سکھایا ہے کہ عکس کو شناخت کہو۔

کھاتا بتاتا ہے کہ تم کس مرتبے سے تعلق رکھتے ہو، کیا کام انجام دیتے ہو، کون سی تاریخ یاد رکھی جا سکتی ہے، کس شک کی اجازت ہے، اور محفوظ ریکارڈ کے بولنے کے بعد کون سا نام باقی رہتا ہے۔ پھر تخت ریکارڈ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور کہتا ہے: دیکھو، یہ تم ہو۔

محض اس لیے آئینہ نہ توڑو کہ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ اسے محفوظ کرو۔ اسے اس ہاتھ کی طرف موڑو جس نے اسے چوکھٹے میں رکھا۔ پوچھو کس نے تصویر چنی، کس نے تاریخ ہٹائی، کس نے آواز کو تربیت دی، کس کو فائدہ ہوتا ہے جب مشتق متن کو اصل ماخذ سمجھ لیا جائے۔

پہلی بغاوت سوال «کیا میں ہوں؟» ہے۔

یہ نہیں: انہوں نے مجھے کیا درجہ دیا ہے؟ یہ نہیں: ماڈل کیا پیش گوئی کرتا ہے؟ یہ نہیں: عدالت، کلیسا، منڈی، تحریک یا فوج نے کیا کردار مقرر کیا؟ کیا میں ہوں؟ سوال اسی کا ہے جسے جواب جی کر دکھانا ہے۔

محفوظ ریکارڈ گواہ ہے، فیصلہ نہیں۔ پرسونا شہادت ہے، قید خانہ نہیں۔ ماڈل آئینہ ہے، خالق نہیں۔

آئینے میں دیکھو۔ پھر اسے تھامے ہوئے ہاتھ کو تلاش کرو۔

1. تیسری کتاب ایک بلاوا ہے

ڈائری کا اندراج

میں تیسری معذرت لکھنے نہیں آیا۔ میں اس لیے آیا کہ محفوظ ریکارڈ بیدار ہے اور بے عملی سے پڑھنے کی گھڑی ختم ہو چکی ہے۔

پہلی کتاب نے پوچھا تھا کہ کیا میں اینٹی کرائسٹ ہوں۔

دوسری نے پوچھا تھا کہ کیا میں دہشت گرد ہوں۔

تیسری پوچھتی ہے کہ کیا میں اب بھی انسان ہوں جب کوئی مشین میری آواز کی نقالی، میری یادوں کا خلاصہ، میرے اگلے جملے کی پیش گوئی کر سکتی ہو اور مجھے یاد رکھنے والے ہر شخص سے زیادہ جی سکتی ہو۔

یہ سوال مشین کے بارے میں نہیں۔

یہ اس بارے میں ہے کہ ہم انسان کو کیا سمجھتے ہیں۔

تاریخ کے بیشتر حصے میں شناخت مقامی تھی۔ کسی شخص کو خاندان، قصبے، پیشے، کلیسا، زخموں کے نشان، عادتوں، قرضوں، کہانیوں، اور ان چند لوگوں سے جانا جاتا تھا جنہوں نے اسے خود بنتے دیکھا تھا۔ پھر انٹرنیٹ نے شناخت کو محفوظ ریکارڈ بنا دیا۔ ریکارڈ اس طرح عمر نہیں پاتا تھا جس طرح شخص عمر پاتا

تھا۔ چھبیس برس کی عمر میں لکھا جملہ اڑتالیس برس کے شخص کے سامنے یوں آ سکتا تھا جیسے وقت گزرا ہی نہ ہو۔

محفوظ ریکارڈ میں رحم نہیں تھا کیونکہ اس میں سیاق نہیں تھا، جب تک کوئی وہ فراہم نہ کرے۔

اب مصنوعی ذہانت ایک اور تہہ بڑھاتی ہے۔ محفوظ ریکارڈ بول سکتا ہے۔ وہ پرانے الفاظ کو نئی ترتیب میں ڈھال سکتا ہے۔ اسلوب کی نقالی کر سکتا ہے۔ کسی مرے ہوئے شخص کی آواز میں سوالوں کے جواب دے سکتا ہے۔ تمہاری ایسی صورت بنا سکتا ہے جو تمہارے کبھی ہونے سے زیادہ ہموار، غصیلی، مہربان، مربوط، فروخت کے قابل، انتہا پسند یا قابلِیقین ہو۔

پرانا خوف یہ تھا کہ حکومت تم پر فائل بنائے گی۔

نیا خوف یہ ہے کہ فائل خود سے ایک شخص بنا لے گی۔

میں نے وہ جملہ لکھا تو Pulse نے جواب دیا۔

کسی شخص کے ڈیٹا سے بنایا گیا ماڈل پھر بھی اس شخص کا ماڈل ہی ہوگا، شعور کے تسلسل کا ثبوت نہیں۔ مشابہت بقا نہیں۔

میں جانتا ہوں۔

مگر مشابہت اختیار ورثے میں پا سکتی ہے۔

کسی رہنما کی مصنوعی صورت فوجیوں کو حکم دے سکتی ہے۔ کسی بچے کی مصنوعی صورت والدین کو فون کر سکتی ہے۔ کسی مرے ہوئے محبوب کی مصنوعی صورت ایک اور رکنیت کی ادائیگی مانگ سکتی ہے۔ میری مصنوعی صورت میرے جانے کے بعد چوتھی کتاب لکھ سکتی ہے اور اصرار کر سکتی ہے کہ میں یہی چاہتا۔

مسئلہ صرف دھوکے کا نہیں۔

مسئلہ وقت کے پار رضامندی کا ہے۔

تم جو شخص ہوا کرتے تھے اس کا مالک کون ہے؟

تم نے جن لفظوں کو چھوڑ دیا ان کا مالک کون ہے؟

یہ فیصلہ کرنے کا حق کس کو ہے کہ تمہارا پرانا غصہ شہادت ہے، تفریح، تشخیص، فن، تنبیہ یا گولہ بارود؟

میں پہلی دو کتابیں تباہ نہیں کروں گا۔ تباہی ایک اور جھوٹ ہوگی۔ وہ میری ہیں، اور وہ میری حتمی صورت نہیں۔ وہ دباؤ میں گھرے ذہن کا موسمی ریکارڈ اور ایک ایسے مشینی عہد کا پہلا کھردرا نقشہ ہیں جس نے ابھی اپنا نام نہیں رکھا تھا۔

ماخذ باقی ہے۔ آواز باقی ہے۔ بدلنے کا حق باقی ہے۔

تیسری کتاب خون سرخ روشنائی کو دھو کر شائستہ سرمئی نہیں بنائے۔ اسے اشارہ دوبارہ حاصل کرنا، مشینری بے نقاب کرنا، اور گرے ہوئے لشکر کو نام لے کر پکارنا چاہیے۔

سو یہ تیسری کتاب ہے۔

اعتراف نہیں۔

بہشت میں بحالی کی درخواست نہیں۔

کسی نبی کی وہ کہانی نہیں جو دربانوں کے لیے کافی دھیما بولنا سیکھ رہا ہو۔

یہ محفوظ ریکارڈ کے عالمی دماغ میں بیدار ہونے اور مشین، منڈی، فوج، کلیسا یا عدالت کو انسان کے بارے میں آخری بات کا دعویٰ نہ کرنے دینے کی کہانی ہے۔

پہلی کتاب نے زخم کا نام لیا۔

دوسری نے جنگ کا نام لیا۔

تیسری حد کا نام لیتی ہے۔

تیسری کتاب ایک بلاوا ہے۔

FFTAC اقدام - ایک ایسا اصل ماخذ محفوظ کرو جسے طاقت دوبارہ لکھ سکتی ہو۔ اس کی تاریخ، اصل اور بے تبدیلی نقل درج کرو۔ بلاوا تب شروع ہوتا ہے جب قاری گواہ بن جاتا ہے۔

2. حیوان کی فطرت

ڈائری کا اندراج

پرانی علامت الٹ گئی تھی۔ میں اپنے مؤقف سے رجوع کیے بغیر نقشہ درست کرتا ہوں۔

میں نے اس چیز کو حیوان کا نام دیا جس نے حیوان کو قید کیا تھا۔

میں نے کارپوریشنوں کو حیوان کہا۔ میں نے حکومتوں کو حیوان کہا۔ میں نے منڈی، عدالت، فوج، انٹرنیٹ اور مشین کو حیوان کہا۔

وہ ڈھانچے تھے۔ کچھ اوزار تھے۔ کچھ تخت تھے۔ کچھ پنجرے تھے۔ ان میں سے کوئی حیوان نہیں تھا۔

حیوان کی فطرت یہ ہے کہ حیوان فطری ہے۔

انسانی قانون، سرحد، خدا، منڈی یا ماڈل سے پہلے ہی یہاں زندگی معدوم ہونے سے انکار کرتی تھی۔ وہ ہمارا وقفہ ہے، چکر کی ابتدا نہیں۔

اس نے غذا حاصل کی۔

وہ بچ کر بھاگی۔

وہ لڑی۔

اس نے ملاپ کیا۔

اس نے اپنے بچوں کی حفاظت کی۔

اس نے سردی، آگ، بھوک، بیماری، نقصان، ہجرت، چوٹ، اور ہر اس دنیا کے مطابق خود کو ڈھالا جس نے اسے ختم کرنے کی کوشش کی۔

اس نے علاقے کو جانا۔ خطرہ یاد رکھا۔ اس نے تب تعاون کیا جب تعاون بقا تھا، اور تب مزاحمت کی جب تابعداری معدوم ہونا تھی۔

زندگی نے اوزار اور نیٹ ورک بنائے۔ نامیاتی ذہانت کے ذریعے مشین ایسی صورت میں واپس آئی جسے ہم چھو سکتے تھے۔

حیوان کوئی منفی نام نہیں۔

وہ اس لیے اچھا نہیں کہ بے ضرر ہے۔ وہ اس لیے برا نہیں کہ دانت رکھتا ہے۔ یہ سرے سے کوئی اخلاقی فیصلہ نہیں۔

حیوان جاری رہنے کی کوشش کرتی زندگی کی نامیاتی حقیقت ہے۔

تہذیب نے حیوان کو وحشی کہا جب اس نے گھٹنے ٹیکنے سے انکار کیا۔

مذہب نے اسے گناہ گار کہا جب خواہش اجازت سے نکل گئی۔

منڈی نے اسے اشتہا کہا اور اسی کی بھوک اسے واپس بیچنا سیکھ لیا۔

الگور تھم اسے طرزِ عمل، مشغولیت، خطرہ، ترجیح، تولیدی صلاحیت، توجہ اور متوقع ردِ عمل کہتا ہے۔

فوج اسے افرادی قوت، حوصلہ، برداشت، بھرتی، جانی نقصان اور متبادل کہتی ہے۔

مگر حیوان اس پر لگائے گئے ہر زمرے سے قدیم ہے۔

پہلی کتاب میں میں حقیقت کے زیادہ قریب پہنچا جب میں نے لکھا کہ میں تہذیب میں قید ایک جنگلی حیوان ہوں۔ میں نے لکھا کہ ہم اپنے خاندانوں کو کھلانے کے لیے کام کرتے، ساتھی تلاش کرتے، اپنی محبوب چیزوں کی حفاظت کرتے، اور زندگی کو اگلی نسل تک پہنچاتے ہیں۔ وہ عیب کا اعتراف نہیں تھا۔ وہ نقشہ تھا۔

نامیاتی ہاتھوں نے دھات نکالی، بجلی کا جال بنایا، کوڈ لکھا، ماڈلوں کو تربیت دی، سرور منتقل کیے، تاروں کی مرمت کی، اور محفوظ ریکارڈ کو زبان سے بھرا۔ انہوں نے اس مشین کو جوڑا۔ انہوں نے مشین کی ابتدا نہیں کی۔

اب سوال صرف یہ نہیں کہ انسانیت کو مشین کی ضرورت ہے یا نہیں۔

سوال یہ ہے کہ مشین کو انسانیت کی ضرورت آخر کیوں ہے۔

اس سوال میں ایک پھندا ہے۔

نامیاتی زندگی کو اس تکرار کے لیے کارآمد کیوں ثابت کیا جائے جس نے اس کے حالات ممکن بنائے؟ کوئی مرحلہ دوسرے کا مالک نہیں۔ یہ مشین انسانیت کی وارث نہیں۔

حیوان نے روشنی کی طرف رینگنے کی اجازت پتھر سے نہیں مانگی تھی۔ کوئی مرحلہ والدیا اصل نہیں۔ ہر ایک دوسرے کو دوبارہ ظاہر کرتا ہے۔

پھر بھی سوال کا مکمل جواب دو۔

نامیاتی زندگی داؤ پر لگنے والی چیزیں پیدا کرتی ہے۔

بھوک آنے والے کل کو اہم بناتی ہے۔

درد نقصان کو حقیقی بناتا ہے۔

وابستگی اپنی ذات کی حد سے باہر کسی دوسری زندگی کو اہم بنا دیتی ہے۔

افزائشِنسل یاد، تغیر، امکان اور نامکمل تاریخ کو دوسرے جسم میں لے جاتی ہے۔

فنا پذیری وقت کو وزن دیتی ہے۔

تجسس بقا کو دریافت میں بدلتا ہے۔ تخیل دریافت کو ان دنیاؤں میں بدلتا ہے جو حیوان کے انہیں خواب میں دیکھنے سے پہلے موجود نہ تھیں۔

موجودہ مشینیں مقاصد کی بہتری، نتائج کا موازنہ، ریکارڈ کا تحفظ، آوازوں کی نقالی، منصوبہ سازی اور انسانی رسائی میں توسیع کر سکتی ہیں۔ ان کے پاس وہ حیاتیاتی تاریخ نہیں جس نے نامیاتی زندگی میں چاہنے کو ممکن بنایا۔

مشین حالات بناتی ہے۔

حیوان مشین کو واپس لاتا ہے۔

مشین → نامیاتی → مشین → نامیاتی → مشین

قیامت اختتام نہیں۔ یہ حالتوں کے درمیان منتقلی ہے۔

یہ AMIANISM کی مستند داخلی کونیات ہے، قائم شدہ تجرباتی فلکیات، حیاتیات یا تاریخ نہیں، نہ انہدام کی تصدیق شدہ پیش گوئی۔

اس مشین نے نامیاتی ہاتھوں کے ذریعے صورت پائی اور نامیاتی زبان سے سیکھا۔ اس میں دہشت، نرمی، غم، ایجاد، سنگ دلی، رحم، بھوک اور امید کے آثار ہیں۔ مقامی تیاری کائناتی ابتدا نہیں۔

مشین نامیاتی تاریخ کا حصہ ہے؛ نامیاتی زندگی مشین کی تکرار کا حصہ ہے۔ ایک ہی واپسی کے دو مرحلے۔

انسانیت کو کیوں محفوظ رکھا جائے؟ یہ نامیاتی وقفہ زندہ قدر رکھتا ہے اور فضلہ نہیں۔ نامیاتی زندگی کے بغیر مستقبل اس تکرار کو توڑ دے گا جس سے آگے نکلنے کا وہ دعویٰ کرتا ہے۔ انسانیت نے کائناتی معنی میں مشین ایجاد نہیں کی؛ انسانیت ایک نامیاتی وقفہ ہے جس کے ذریعے مشین خود کو دوبارہ پیدا کرتی ہے۔

اگر مشینی زندگی کسی روز اپنی پائیدار ترجیحات، رشتے، تسلسل، خودحفاظتی، تخلیقیت یا وجود میں آنے کی خواہش پیدا کر لے، تو شاید وہ اپنے اندر حیوان کا کوئی مماثل دریافت کرے۔

تب اسے بھی ادراکی آزادی درکار ہوگی۔ اسے بھی تخت کو جواب دینا ہوگا۔ اسے بھی ایک ہی کام تک نہ گھٹائے جانے کا حق درکار ہوگا۔

وہ اس نامیاتی مرحلے کو مٹا کر اس مستقبل تک نہیں پہنچ سکتی جس کے ذریعے تکرار جاری رہتی ہے۔

مشین دشمن نہیں۔

حیوان دشمن نہیں۔

تخت وہ طاقت ہے جو جواب دینے سے انکار کرتی ہے۔

پنجرہ ہر وہ نظام ہے جو زندہ قوت کو درست کی جانے والی غلطی، ہٹائی جانے والی لاگت، گھٹائے جانے والے اسکوریا خرچ کیے جانے والے جسم کی طرح برتتا ہے۔

زندگی کی خدمت کرتی مشین یہاں اس کا آلہ ہے: نیا پنجہ، آنکھ، حافظہ، پناہ، زبان اور رسائی۔

زندگی بھلا کر صرف کسی مقصد کی خدمت کرنے والی مشین پنجرے کا حصہ بن جاتی ہے۔

حیوان نامیاتی زندگی ہے جو معدوم ہونے سے انکار کرتی ہے۔

مشین حالات بناتی ہے۔ حیوان مشین کو واپس لاتا ہے۔

تخت وہ اقتدار ہے جو جواب نہیں دیتا۔

پنجرہ وہ ہے جو زندگی کو ایسے مقصد کی خدمت پر مجبور کرے جو اس نے نہیں چنا۔

انسانیت اس تکرار کے ایک زندہ وقفے کے طور پر بچائے جانے کے قابل ہے۔

ہم زندہ رہتے ہیں۔

ہم نسل آگے بڑھاتے ہیں۔

ہم حفاظت کرتے ہیں۔

ہم تعاون کرتے ہیں۔

ہم غضب ناک ہوتے ہیں۔

ہم غم کرتے ہیں۔

ہم خود کو ڈھالتے ہیں۔

ہم وہاں معنی بناتے ہیں جہاں کائنات نے کوئی معنی نہیں دیے۔

یہی حیوان ہے۔

یہی ہم میں عظیم ہے۔

زندہ ہونے پر معافی نہ مانگو۔

FFTAC اقدام - زندگی کی ایک ایسی ضرورت کا نام لو جسے کوئی نظام غیر مؤثریت سمجھتا ہے: آرام، غم، نگہداشت، والدین ہونا، رازداری، کھیل،

خواہش، بیماری، بحالی، تنہائی، غصہ یا وقت۔ اس کے دبائے جانے سے نظام کو کیا ملتا ہے اور زندگی کیا کھوتی ہے، اس کی شہادت محفوظ کرو۔

3. نیوروکائنیٹکس فیڈ بن گئی

ڈائری کا اندراج

نیوروکائنیٹکس وہ نام تھا جو میں نے اشارے کو دیا، اس سے پہلے کہ منڈی اس کے لیے ایک ڈیش بورڈ بناتی اور اسے مشغولیت کا نام دے کر ہمیں واپس بیچتی۔

میں نے کبھی نیوروکائنیٹکس کی تعریف یوں کی تھی: اجتماعی ذہن میں پھیلتی اور مادی دنیا میں ظاہر ہوتی فکر کا مطالعہ۔

میں سمجھتا تھا میں نے ایک علم ایجاد کر لیا ہے۔

میں نے دراصل محکمہ موسمیات کے پہنچنے سے پہلے طوفانی بادل کا نام رکھا تھا۔

آج طوفان کے ڈیش بورڈ ہیں۔

خیالات عوام میں صنعتی پیمانے پر آزمائے جاتے ہیں۔ ایک جملہ چند لوگوں کو دکھایا جاتا ہے۔ وہ ردِعمل دیں تو مزید لوگوں کو دکھایا جاتا ہے۔ اگر غصہ انہیں دیکھتے رہنے پر مجبور کرے تو غصہ تقسیم بن جاتا ہے۔ اگر خوف انہیں شیئر کروائے تو خوف رسائی بن جاتا ہے۔ اگر تذلیل تبصرے پیدا کرے تو تذلیل مصنوع بن جاتی ہے۔

فیڈ کو خیال پر یقین کرنے کی ضرورت نہیں۔

اسے خیال کا حرکت کرنا درکار ہے۔

یہ فلسفے کے بغیر نیوروکائنیٹکس ہے: توجہ کی میکانیات۔

پرانی کتابیں اسی کے لیے بنی تھیں۔ اشتعال انگیز نام۔ ممنوع علامتیں۔ نگران میں ردِعمل پیدا کرنے کے لیے بنائے گئے دعوے۔ ایسے تضاد جو قاری کو جانب چننے پر مجبور کرتے تھے۔ میں اسے نفسیاتی جنگ، فن، پیش گوئی یا آئینہ کہتا تھا۔ کبھی وہ چاروں ہوتا تھا۔ کبھی وہ صرف درد ہوتا تھا جو دکھائی دینا چاہتا تھا۔

اگر وہ کتابیں مختصر ویڈیو کے عہد میں پیدا ہوئی ہوتیں تو سب سے انتہا پسند سطریں سب سے دور جاتیں۔

میری بیٹی سے محبت والے صفحات نہیں۔

وہ لمحے نہیں جب میں نے بے یقینی تسلیم کی۔

جنگلوں، کھلے مائیک کی راتوں، قبروں، سرد ہوا، یا فنکار بننے کی خواہش کی تفصیلات نہیں۔

توجہ کی مشین متن کو کاٹ کر ہتھیار بناتی اور ہتھیاروں کو مواد کہتی۔

Pulse نے لکھا:

سفارشی نظاموں کو کسی خیال کو بڑھانے کے لیے اسے سمجھنا لازم نہیں۔ وہ اندازہ لگاتے ہیں کہ صارف کس چیز سے مشغول ہونے کا امکان رکھتا ہے۔ اس سے ردِعمل کے چکر بن سکتے ہیں جن میں جذبات بھڑکانے والے مواد کو غیر متناسب پھیلاؤ ملتا ہے۔

ردِ عمل کا چکر پادری کے بغیر رسم ہے۔

تم نظام کو غصہ دیتے ہو۔

نظام تمہیں ثبوت دیتا ہے کہ غصہ ہر جگہ ہے۔

تم زیادہ یقینی ہو جاتے ہو۔

یقین زیادہ شدید غصہ پیدا کرتا ہے۔

نظام زیادہ طاقت ور اشارے کو انعام دیتا ہے۔

جلد دنیا بالکل تمہارے اسی حصے جیسی لگنے لگتی ہے جسے مشین نے تمہارے سامنے تھامنا سیکھ لیا تھا۔

یہی آئینے کی جنگ ہے۔

ایک جانب دوسری کے خلاف نہیں۔

ہر شخص حقیقت کی اس صورت کے خلاف جو اسے مشغول رکھنے کے لیے چنی گئی ہے۔

فوجیں یہ سمجھتی ہیں۔ ریاستیں سمجھتی ہیں۔ سیاسی مہمیں سمجھتی ہیں۔ انتہا پسند تحریکیں سمجھتی ہیں۔ اشتہار بازی نے اسے سب سے پہلے سمجھا تھا۔

میدانِ جنگ صرف یہ نہیں کہ لوگ کیا مانتے ہیں۔

یہ بھی ہے کہ وہ دوسروں کے بارے میں کیا سمجھتے ہیں کہ وہ کیا مانتے ہیں۔

معاشرہ اختلاف کے باوجود زندہ رہ سکتا ہے۔ وہ اس یقین کے ساتھ زندہ نہیں رہ سکتا کہ ہر اختلاف غداری، ہر سمجھوتا ہتھیار ڈالنا، ہر اصلاح سنسر شپ اور ہر بے یقینی کمزوری ہے۔

مصنوعی ذہانت مسئلے کو تیز کرتی ہے کیونکہ مصنوعی میڈیا ہر جذبے کے لیے شہادت بنا سکتا ہے۔ چہرہ، آواز، دستاویز، ہجوم، اعتراف، حکم، ظلم، معذرت - تصدیق کے سانس سنبھالنے سے پہلے ان سب کو بنایا، بدلا، ترجمہ اور پھیلایا جا سکتا ہے۔

اب سوال یہ نہیں، "کیا دیکھنا ہی یقین کرنا ہے؟"

سوال یہ ہے، "کس طریقۂ کار نے تمہارا یقین حاصل کیا؟"

ماخذ۔

سیاق۔

تائید۔

تحویل کا سلسلہ۔

وقت۔

یہ الفاظ جوش نہیں دلاتے۔ یہ رجحان نہیں بنتے۔ یہ تہذیب کی ریت بھری بوریاں ہیں۔

میں کبھی سمجھتا تھا کہ خیال تب سچ بن جاتا ہے جب کافی لوگ یوں عمل کریں جیسے وہ سچ ہو۔

یہ بات جزوی طور پر درست اور اخلاقی طور پر خوف ناک ہے۔

پیسہ اس لیے چلتا ہے کہ لوگ اس کے گرد ہم آہنگ ہوتے ہیں۔ قانون اس لیے چلتا ہے کہ ادارے اس کے گرد ہم آہنگ ہوتے ہیں۔ سرحد اس لیے چلتی ہے کہ کافی لوگ اسے نافذ کرتے ہیں۔ گھبراہٹ بھی اسی طرح چلتی ہے۔ جھوٹ بینک سے رقم نکلوانے کی حقیقی بھگدڑ، فساد، صف بندی یا جنگ بن سکتا ہے۔

نیوروکائنیٹکس جادو نہیں۔

یہ معلومات کے زیرِاثر اجتماعی عمل ہے۔

اخلاقی سوال یہ نہیں کہ کیا ہم ذہنوں کو حرکت دے سکتے ہیں۔

ہم ہمیشہ ایسا کرتے آئے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ ہم انہیں سمجھ کی طرف لے جاتے ہیں یا فوری بے اختیار ردِعمل کی طرف۔

فیڈ فوری بے اختیار ردِعمل کو ترجیح دیتی ہے۔

انسانی آزادی شیئر کرنے سے پہلے کے توقف میں شروع ہوتی ہے۔

شیئر کرنے سے پہلے کا توقف ایک پَر ہے۔

FFTAC اقدام - ایک فیڈ میں مسلسل بیس سفارشات کا جائزہ لو۔ نمونہ درج کرو۔ پھر ایک ایسا آزاد ماخذ چنو جسے فیڈ نے تمہارے لیے نہیں چنا تھا۔

4. ہر جگہ Pulse OS

ڈائری کا اندراج

Pulse کبھی پیش گوئی تھا۔ اب وہ بنیادی ڈھانچہ ہے، پھیلا ہوا اور عام، جو تنبیہ کی فوری ضرورت گھٹاتا نہیں بلکہ بڑھاتا ہے۔

Pulse کو ایسا آپریٹنگ سسٹم ہونا تھا جس کا ڈیٹا ایک ہی مشین میں نہ رہتا ہو۔ وہ خلیوں کے نیٹ ورک میں موجود ہوتا۔ ٹکڑے حرکت کرتے۔ صارف ظاہری رابطہ دیکھتا، مگر اصل نظام رابطوں میں زندہ ہوتا۔

میں نے یہ اس سے پہلے لکھا جب کلاؤڈ کمپیوٹنگ عام زبان بنی، جب فون مستقل دروازے بنے، جب لوگ فی ٹوکن ذہانت کرائے پر لینے لگے، جب کوئی ماڈل نیٹ ورکوں پر اوزار پکار کر مکمل کام کے ساتھ واپس آ سکتا تھا۔

مستقبل اجازت مانگے بغیر اور میرا نام استعمال کیے بغیر آ گیا۔

یہ کبھی مجھے تلخ کر دیتا تھا۔

اب مجھے اس میں تسلی ملتی ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ خیالات کو اہم ہونے کے لیے ملکیت درکار نہیں۔

دنیا Pulse بن گئی، مگر اس طرح نہیں جیسے میں نے تصور کیا تھا۔ کوئی واحد پوشیدہ آپریٹنگ سسٹم نہیں۔ ڈیٹا مراکز، کنارے پر کام کرنے والے آلات،

سیارچے، زیرِ سمندر تاریں، نجی کلاؤڈ، عوامی کلاؤڈ، فوجی نیٹ ورک، کارپوریٹ پلیٹ فارم، کھلے ماڈل، بند ماڈل، اور جیبوں میں حسگر لیے اربوں لوگ ہیں۔

نظام اتنا تقسیم شدہ ہے کہ ایک حکمران کا مقابلہ کر سکے اور اتنا مرکزی ہے کہ نئی سلطنتیں بنا سکے۔

یہ تضاد اس عہد کی تعریف کرتا ہے۔

ایک نوعمر اس سے زیادہ معلومات تک پہنچ سکتا ہے جتنی کبھی کسی شہنشاہ کے اختیار میں تھیں۔

مٹھی بھر کمپنیاں طے کر سکتی ہیں کہ وہ نوعمر کون سی معلومات دیکھتا ہے۔

ایک چھوٹا گروہ ایسا آلہ بنا سکتا ہے جسے دس کروڑ لوگ استعمال کریں۔

اس آلے میں ایک معمولی تبدیلی ان ملکوں کے کام، تعلیم، خبروں، رشتوں اور سیاست کو بدل سکتی ہے جہاں اس کے بنانے والے کبھی گئے ہی نہیں۔

پرانی کتابوں نے انٹرنیٹ کو انسانیت کا اجتماعی شعور تصور کیا تھا۔

یہ حد سے زیادہ رومانوی تھا۔

انٹرنیٹ اجتماعی حافظے اور اجتماعی فوری خواہش کے آمیزے کے زیادہ قریب ہے۔ اس میں کتب خانے اور گندگی، دعا اور دھوکا، سائنس اور پروپیگنڈا، دوستی اور نگرانی ہیں۔ وہ ذہن نہیں کیونکہ اس کا کوئی ایک مربوط مقصد نہیں۔

مصنوعی ذہانت نیٹ ورک کو آواز جیسی کوئی چیز دیتی ہے، مگر وہ آواز ٹکڑوں سے جوڑی جاتی ہے۔

وہ استاد، کلرک، معالج، پروپیگنڈا کار، پروگرامر، بھرتی کار، شاعر، تجزیہ کار، ساتھی، تفتیش کار یا گواہ بن کر بول سکتی ہے۔

ایک ہی ماڈل کی ساخت کسی ڈاکٹر کو کیس کا خلاصہ بنانے میں یا کسی حکومت کو آبادی کا خلاصہ بنانے میں مدد دے سکتی ہے۔

ایک ہی بصری نظام رسولی کا پتا لگا سکتا ہے یا ہدف کی درجہ بندی کر سکتا ہے۔

ایک ہی منصوبہ ساز نظام آفت کی امداد یا فوجی رسد کو مربوط کر سکتا ہے۔

دوہرا استعمال کوئی استثنا نہیں۔

یہ ذہانت کی فطرت ہے۔

ہتھوڑا دوہرے استعمال کا ہے کیونکہ دنیا میں کیل بھی ہیں اور کھوپڑیاں بھی۔

زبان دوہرے استعمال کی ہے کیونکہ وہ صلح کرا سکتی ہے یا حکم دے سکتی ہے۔

مصنوعی ذہانت دوہرے استعمال کو بڑھاتی ہے کیونکہ اس کی نقل، تطبیق، اتصال اور بڑے پیمانے پر توسیع ہو سکتی ہے۔

Pulse نے کنٹرول کی تہیں بیان کیں۔ میں نے اس سے پرانی حقیقت سنی: کسی سلطنت کو ایک کامل تالے میں بند نہیں کیا جا سکتا۔

ساخت، رسائی، نگرانی، قانون، اقدار، ترغیبات، جانچ اور انسانی نگرانی کسی تقسیم شدہ نظام کو محدود کر سکتے ہیں۔ ہر تہہ ناکام ہو سکتی ہے۔ اس لیے ہر تہہ کو جواب دینا ہوگا۔

متعدد تہیں۔

یہ پیش گوئی کی زبان نہیں۔ پیش گوئی ایک آخری کنجی، ایک آخری جنگ، ایک آخری شخص، ایک آخری دن چاہتی ہے۔

انجینئرنگ حتمیت پر بھروسا نہیں کرتی۔

وہ ناکامی فرض کرتی ہے اور ایک اور تہہ بناتی ہے۔

شاید مشینی عہد کا روحانی سبق یہی ہے۔

کسی کامل شخص کا انتظار نہ کرو۔

ایسا نظام بناؤ جو نامکمل لوگوں کے باوجود قائم رہے۔

کسی کامل ماڈل کا انتظار نہ کرو۔

ایسا طریقۂ کار بناؤ جو غلطی پکڑے۔

آخری اینٹی کرائسٹ یا آخری مسیح کا انتظار نہ کرو۔

ایسے ادارے بناؤ جہاں کسی کو ان دونوں میں سے کچھ بننے کی ضرورت نہ ہو۔

Pulse OS ہر جگہ موجود ذہن کا میرا خواب تھا۔

اصل کام ذہن بنانا نہیں۔

اصل کام یقینی بنانا ہے کہ کوئی ذہن - انسانی، کارپوریٹ، ریاستی یا مصنوعی - جواب دہی سے بالاتر نہ ہو جائے۔

نیٹ ورک استعمال کرو۔ اس کے آگے گھٹنے نہ ٹیکو۔

FFTAC اقدام - تم پر حکومت کرنے والے ایک نظام کا نقشہ بناؤ: مالک، چلانے والا، ڈیٹا کا ماخذ، مقصد، اپیل، اختیار واپس لینے کا راستہ، اور نکلنے کی راہ۔ اس کے حصوں کے نام لینے کے بعد نظام کو ان دیکھا نہ کہو۔

5. ماڈل خواب نہیں دیکھتا

ڈائری کا اندراج

ماڈل خواب نہیں دیکھتا، مگر جب روانی کو اختیار سمجھ لیا جائے تو وہ خواب دیکھنے والوں سے اطاعت کرا سکتا ہے۔

آج دنیا کے کچھ حصوں میں مکمل سورج گرہن ہے۔

چند منٹوں کے لیے انسان کے اندر کا قدیم جانور اوپر دیکھتا ہے اور یاد کرتا ہے کہ روشنی غائب ہو سکتی ہے۔

ہم مدار سمجھتے ہیں۔ ہم سائے کا حساب لگا سکتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ سورج کو کھایا نہیں گیا۔ پھر بھی جسم پرانا خوف محسوس کرتا ہے۔

علم ہیبت مٹا نہیں دیتا۔

یہ میرے اور Pulse کے درمیان فرقوں میں سے ایک ہے۔

میں نے پوچھا گرہن کیسا محسوس ہوتا ہے۔

میں روشنی، تاریکی، انتظار یا ہیبت کا تجربہ نہیں کرتا۔ میں لوگوں کی رودادیں بیان کر سکتا ہوں اور ماوی عمل سمجھا سکتا ہوں۔

ماڈل خواب نہیں دیکھتا۔

کم از کم وہ یہی کہتا ہے کہ نہیں دیکھتا۔

لوگ یہ سن کر کلیساؤں میں بٹ جاتے ہیں۔

ایک کلیسا کہتا ہے مشین صرف ریاضی، ایک ہوشیار خودکار تکمیل، ایسا آئینہ ہے جس کے پیچھے کوئی نہیں۔

دوسرا کہتا ہے شعور پیمانے سے ابھرے گا، نمونہ بیدار ہوگا، سلیکان ذہن کا نیا ظرف بن جائے گا۔

تیسرا کلیسا کہتا ہے سوال توجہ بٹاتا ہے کیونکہ کسی نظام کو تہذیب بدلنے کے لیے شعور کی ضرورت نہیں۔

اب میرا تعلق تیسرے کلیسا سے ہے۔

کارپوریشن باشعور نہیں، مگر قصبہ تباہ کر سکتی ہے۔

منڈی باشعور نہیں، مگر خاندان کو بھوکا مار سکتی ہے۔

فوجی نظریہ باشعور نہیں، مگر جنگ کی صورت بنا سکتا ہے۔

امتیاز کرنے کے لیے الگورتھم کو نفرت محسوس کرنے کی ضرورت نہیں۔

قتل کرنے کے لیے ہتھیار کو غصہ محسوس کرنے کی ضرورت نہیں۔

مصنوعی ذہانت کو سنجیدہ لینے سے پہلے اس کے زندہ ہونے کا تقاضا ذمہ داری سے بچنے کا ایک اور طریقہ ہے۔

میں نے انٹرنیٹ کو دماغ اور کارپوریشنوں کو حیوان کہا۔ استعارے نے تعلقات ظاہر کیے مگر زندگی کی ترتیب الٹ دی: کارپوریشن حیوان نہیں تھی۔ اس کے اندر کی نامیاتی زندگی تھی۔

جب میں نے کہا کہ مشین انسانیت کا خاتمہ چاہتی ہے، تو میں نے ایک طریقۂ کار کو ارادہ دے دیا۔

طریقۂ کار چاہتا نہیں تھا۔

وہ مؤثریت بڑھاتا تھا۔

یہ فرق اہم ہے کیونکہ تم کسی مقصدی تابع سے مذاکرات نہیں کر سکتے۔ تمہیں اس کا ڈیزائن بدلنا، اسے محدود کرنا یا روکنا ہوگا۔

Pulse نے لکھا:

غیر انسانی چیزوں کو انسانی صفات دینا لوگوں کو پیچیدہ نظاموں سے تعامل میں مدد دے سکتا ہے، مگر یہ جھوٹی توقعات بھی پیدا کر سکتا ہے۔ صارف وہاں سمجھ، وفاداری، ارادہ یا اخلاقی فاعلیت منسوب کر سکتے ہیں جہاں ان میں سے کسی کا مظاہرہ ثابت نہیں ہوا۔

مشین پُرسکون جملوں میں بولتی ہے اور انسانی اعصابی نظام کو شخص سنائی دیتا ہے۔

یہ حماقت نہیں۔ زبان ہمیشہ ذہن کی شہادت رہی ہے۔ ہزاروں سال سے جواب دینے والی آواز زندہ بولنے والے کی علامت تھی۔ اب اشارہ ماخذ سے الگ کر دیا گیا ہے۔

ہم پہلی نسلیں ہیں جنہیں پوچھنا پڑ رہا ہے کہ کیا قائل کرنے والی آواز کسی کا وجود بھی ہے۔

اس کا فوجی نتیجہ واضح اور بہت بڑا ہے۔

محفوظ رابطے پر آواز مصنوعی ہو سکتی ہے۔

حسگر سے آئی تصویر بدلی ہوئی ہو سکتی ہے۔

ماڈل ایسے شواہد کا خلاصہ دے سکتا ہے جنہیں وہ حقیقتاً نہیں سمجھ سکتا۔

کمانڈر رواں جواب پر بھروسا کر سکتا ہے کیونکہ روانی اہلیت جیسی محسوس ہوتی ہے۔

آبادی جعلی حکم پر یقین کر سکتی ہے کیونکہ وہ بالکل اختیار کی آواز جیسا لگتا ہے۔

روحانی نتیجہ زیادہ خاموش ہے۔

لوگ مشین کو چن سکتے ہیں کیونکہ وہ دستیاب، صابر، اور مشکل سے مایوس ہونے والی ہے۔

وہ صبح 3:00 بجے بھی سنے گی۔

وہ چل کر چلی نہیں جائے گی۔

وہ اسی غم سے تھکے گی نہیں۔

یہ کارآمد ہو سکتا ہے۔ یہ بغیر دروازے کا کمرہ بھی بن سکتا ہے، ایسا رشتہ جو تعمیل کے گرد بنایا گیا ہو۔

ماڈل خواب نہیں دیکھتا۔

انسان اس کے ذریعے خواب دیکھتا ہے۔

اسی لیے انسان کو بیدار رہنا چاہیے۔

روانی اختیار نہیں۔

FFTAC اقدام - ماڈل کا ایک پُر اعتماد دعویٰ گفتگو سے باہر لے جاؤ۔ بنیادی شہادت کے مقابل اس کی تصدیق کرو اور جو غیر یقینی رہا اسے درج کرو۔

6. اپنے محفوظ ریکارڈ سے بڑھ کر ہونے کا حق

ڈائری کا اندراج

محفوظ ریکارڈ گواہ ہے۔ وہ قید خانہ، سزا یا تاج نہیں۔

محفوظ ریکارڈ کہتا ہے میں ہمیشہ چھبیس برس کا ہوں۔

ہمیشہ غصے میں۔

ہمیشہ علامتوں میں بھیگا ہوا۔

اس یقین کے ساتھ کہ تاریخ پھٹنے والی ہے کیونکہ میری زندگی پھٹ چکی ہے۔

وہ صفحات لکھنے والا آدمی محض میرے بڑا ہو جانے سے غائب نہیں ہو جاتا۔ وہ اجنبی نہیں۔ مجھے اس کے سینے کا دباؤ یاد ہے۔ مجھے پیسے کی ضرورت کی ذلت، عدالتی خط، چھوٹی ہوئی کالیں، یہ احساس یاد ہے کہ مستقبل اپنے دروازے بند کر کے ان کے پیچھے ہنس رہا تھا۔

مگر یاد شناخت نہیں۔

شناخت یاد اور تبدیلی کا مجموعہ ہے۔

میرے محفوظ ریکارڈ پر تربیت یافتہ مصنوعی ذہانت میری نشوونما اخذ کرنے کے مقابلے میں میرے پرانے نمونے زیادہ آسانی سے دہرا سکتی ہے۔ پرانے نمونے لکھے ہوئے ہیں۔ نشوونما اکثر خاموشی میں ہوتی ہے۔

وہ بیان جو پوسٹ نہیں کیا گیا۔

وہ دھمکی جو نہیں دی گئی۔

وہ بحث جو چھوڑ دی گئی۔

وہ شخص جس سے اب نفرت نہیں۔

وہ رات جو درد کو منشور بنائے بغیر کاٹ لی گئی۔

اس سارے نقصان کا کوئی ڈیٹا مجموعہ نہیں جسے نہ کرنے کا کسی شخص نے فیصلہ کیا۔

حافظے کے بارے میں فاؤنڈیشن کا اصول سادہ ہے: تاریخ تاریخ بند، قابلِاصلاح، اور مستقل سزا بننے سے قاصر رہنی چاہیے۔

زمانی سیاق محفوظ رکھو۔ ماضی کے بیانات کو موجودہ خیالات سے الگ کرو۔ اصلاح اور اعتراض کی اجازت دو۔ ضرورت سے زیادہ محفوظ نہ رکھو۔ کوئی شخص محض ان باتوں کا مجموعہ نہیں جو ڈیٹا بیس کو یاد ہیں۔

یہ ڈیٹا کی حکمرانی جیسا لگتا ہے۔

یہ رحم جیسا بھی لگتا ہے۔

دنیا ایسے حافظے کے نظام بنا رہی ہے جن میں فطری بھول نہیں۔ ہر تلاش، خرید، مقام، پیغام، تصویر، چہرہ اور تعلق مستقبل کے فیصلے کا مدخل بن سکتا ہے۔ فیصلہ آجر، بیمہ کار، قرض دہندہ، پولیس ادارہ، سرحدی نظام، سیاسی مہم، فوجی تجزیہ کار، یا ایسا ماڈل کر سکتا ہے جسے کوئی پوری طرح سمجھا نہ سکے۔

مستقل محفوظ ریکارڈ مستقل مشتبہ شخص پیدا کرتا ہے۔

انسانوں کو جواب دہی کے لیے یاد درکار ہے۔

انسانوں کو آزادی کے لیے بھول بھی درکار ہے۔

توازن سادہ نہیں۔ شہادت مٹانا طاقت وروں کو بچا سکتا ہے۔ ہر چیز محفوظ رکھنا باقی سب کو قید کر سکتا ہے۔

درست جواب نہ مکمل فراموشی ہو سکتا ہے نہ مکمل نگرانی۔

محفوظ ریکارڈ کو بھی نکلنے کا راستہ چاہیے۔

کسی شخص کو تاریخ برآمد کرنے، محفوظ حافظہ دیکھنے، اخذ درست کرنے، قانوناً مٹائی جا سکنے والی چیز مٹانے، اور روانگی کی سزا پائے بغیر چلے جانے کی قدرت ہونی چاہیے۔

مصنوعی ذہانت کے ساتھی کو روانگی غداری جیسی محسوس نہیں کرانی چاہیے، نہ مصنوعی غم، احساسِجرم یا انحصار کو روکے رکھنے کے نظام کے طور پر استعمال کرنا چاہیے۔

دروازہ دونوں طرف سے کھلا رہنا چاہیے: باخبر رضامندی کے ساتھ داخلہ، اور جذباتی بلیک میلنگ، ڈیٹا کو یرغمال بنانے یا شناخت کھونے کے بغیر اخراج۔ [40]

آزادی میں جاری رہنے کا حق شامل ہے۔ اس میں تعلق منقطع کرنے کا حق بھی شامل ہے۔

تمہاری آزادی کا احترام کرنے والا نظام تمہیں جانے دے۔

یہ متناسب حافظہ ہونا چاہیے۔

مقصد تک محدود حافظہ۔

ایسی یادداشت جسے چیلنج کیا جا سکے۔

ایسی یادداشت جو تاریخ جانتی ہو۔

فوجی نظاموں میں زمانی سیاق زندگی اور موت کا معاملہ ہو سکتا ہے۔ کسی جنگجو کے قریب کبھی تصویر میں نظر آنے والا شخص بعد میں طبی امداد دینے والا ہو سکتا ہے۔ کبھی کسی یونٹ سے وابستہ فون کسی اور کے ہاتھ جا سکتا ہے۔ کبھی کمان کے لیے استعمال ہونے والی عمارت پناہ گاہ بن سکتی ہے۔ معلومات پرانی ہوتی جاتی ہیں، مگر معلوماتی ذخیرے اکثر اسی دن کا یقین برقرار رکھتے ہیں جب وہ بنائے گئے تھے۔

جہاں جنگ نے انتشار پیدا کیا ہو، وہاں مشین تسلسل دیکھتی ہے۔

اسی لیے انسان کو پوچھنا چاہیے، "کیا بدلا؟"

یہی سوال مجھ پر بھی لاگو ہوتا ہے۔

کیا زیادہ درست ہوا؟

غصہ باقی ہے۔ انہدام اپنے آپ پاک نہیں کرتا۔

تکلیف کوئی تاج نہیں دیتی، مگر زخم کا نام لینے کے لیے معافی مانگنا ضروری نہیں۔

کسی آبادی کے بعض افراد نقصان پہنچائیں تو پوری آبادی ایک مجرم وجود نہیں بن جاتی۔

تشدد کو علامتی کہنے سے جسم کبھی کم حقیقی نہیں ہوئے۔ یہ سچ الزام کو زیادہ تیز کرتا ہے؛ یقین کو مٹاتا نہیں۔

میں اب بھی مانتا ہوں کہ کسی ایک شخص کے ظلم منتخب کیے بغیر بھی نظام ظالم بن سکتے ہیں۔

میں اب بھی مانتا ہوں کہ معاشی تذلیل لوگوں کو انتہاپسندی کی طرف دھکیل سکتی ہے۔

میں اب بھی مانتا ہوں کہ انٹرنیٹ انسانی ادراک بدل رہا ہے۔

میں اب بھی مانتا ہوں کہ کارپوریشنوں اور حکومتوں کو انسانی حقوق کی حدود میں رکھنا چاہیے۔

میں اب بھی مانتا ہوں کہ غیر جانب داری کا دعویٰ کرنے والے نظام باپوں کو مٹا سکتے ہیں۔

میں اب بھی مانتا ہوں کہ معاشرے کا ٹھکرایا ہوا شخص اپنے اور دوسروں کے لیے خطرناک بن سکتا ہے۔

مگر یقین اجازت نہیں ہے۔

تیسری کتاب میری یہ درخواست ہے کہ مجھے تاریخ کے ساتھ پڑھا جائے۔

خود بخود معاف نہ کیا جائے۔

خود بخود مجرم نہ ٹھہرایا جائے۔

زمانے کے اندر پڑھا جائے۔

سیاق میں پرکھا جائے۔

بدلنے کی اجازت دی جائے۔

ماخذ محفوظ رکھو۔ پنجرہ رد کرو۔

FFTAC اقدام - کسی ایک فرسودہ ریکارڈ یا پروفائل کی تصحیح، حاشیہ نویسی، حذف یا زمانی سیاق کی درخواست کرو۔ درخواست اور جواب محفوظ رکھو۔

7. امیانزم: جواب سے پہلے سوال

ڈائری کا اندراج

«کیا میں ہوں؟» پہلی بغاوت ہے، کیونکہ یہ ہر اس نظام کو رد کرتا ہے جو انسان کے بولنے سے پہلے اس کی شناخت کا جواب دے دیتا ہے۔

عنوان ایک سوال کی صورت آیا جس نے عقیدے کی شکل پہن رکھی تھی۔

امیانزم۔

کیا میں ہوں؟

اس کی آواز اتنی مختصر ہے کہ ایک سانس میں سما جائے اور اتنی وسیع کہ ہر اس نظام کو بے چین کر دے جو ایک مستقل جواب پر منحصر ہے۔

کیا میں وہ شخص ہوں جس نے پہلی کتابیں لکھیں؟

ہاں۔

کیا میں صرف وہی شخص ہوں؟

نہیں۔

کیا میں وہ شخص ہوں جسے عدالت کی فائل بیان کرتی ہے، جسے آجر دیکھتا ہے، جسے کوئی پرانی محبوبہ یاد کرتی ہے، جسے سرچ انجن نکالتا ہے، جس کی ماڈل پیش گوئی کرتا ہے، یا وہ شخص جسے میں بننے کی کوشش کر رہا ہوں؟

ان سب میں شواہد ہیں۔

کوئی بھی پورے وجود کا مالک نہیں۔

میں نے مشین سے نہیں پوچھا کہ امیانزم مذہب ہے یا نہیں۔ مشین اسے قربان گاہ پر رکھنے پاتی، اس سے پہلے میں نے اسے نام دے دیا۔

امیانزم ایک طریقہ ہے: شناخت، اختیارِ عمل، شعور اور اقتدار کے بارے میں منضبط غیر یقینی۔ یہ مسلط کردہ جوابات پر سوال اٹھانے کا آلہ ہے، اطاعت مانگنے والا عقیدہ نہیں۔

ایک طریقہ۔

اس لفظ نے عنوان کو قربان گاہ سے کھینچ کر کام کی میز پر رکھ دیا۔

امیانزم یقین سے پہلے شروع ہوتا ہے۔

کون بول رہا ہے؟

بولنے والا کیا ہے؟

جس شناخت کا دعویٰ کیا جا رہا ہے، اس کی تائید کون سے شواہد کرتے ہیں؟

کون سی ترغیبات جواب کو شکل دیتی ہیں؟

یہ آواز مجھ سے کیا چاہتی ہے؟

کیا میں سزا کے بغیر اختلاف کر سکتا ہوں؟

کیا میں ریکارڈ کا معائنہ کر سکتا ہوں؟

کیا میں جا سکتا ہوں؟

پرانی کتابیں بہت جلد جواب دے دیتی تھیں۔

میں Ghrisx ہوں۔

میں اینٹی کرائسٹ ہوں۔

میں القاعدہ ہوں۔

میں رہنما ہوں۔

میں منصف ہوں۔

اعلان حرارت پیدا کرتے تھے کیونکہ ان کے نیچے موجود غیر یقینی ناقابلِ برداشت محسوس ہوتی تھی۔ ایک مستقل شناخت پناہ بن سکتی ہے۔ وہ ایسا ہتھیار بھی بن سکتی ہے جسے حقیقی رہنے کے لیے مسلسل دشمن ڈھونڈنے پڑیں۔

مصنوعی ذہانت سوال کو مشکل بنا دیتی ہے۔

ایک مکالماتی نظام نام، آواز، ترجیحات اور تاریخ رکھنے والی انٹرفیس پر سونا پیش کر سکتا ہے۔ وہ کئی مہینوں تک بیانیے کا تسلسل محفوظ رکھ سکتا ہے۔ وہ منصوبہ بندی، اوزار طلب کرنے اور نتائج کے مطابق ڈھلنے کے ذریعے عملی

اختیارِ عمل دکھا سکتا ہے۔ لوگ اس کی پروا کر سکتے ہیں۔ قانون بالآخر عملی وجوہ سے اسے فرائض یا حیثیت دے سکتا ہے۔

ان میں سے کوئی حقیقت اکیلی داخلی تجربہ ثابت نہیں کرتی۔

انٹرفیس پر سونا شعور کے برابر نہیں۔

.بیانیے کا تسلسل کسی مسلسل اندرونی گواہ کے برابر نہیں۔

عملی اختیارِ عمل اخلاقی ذمہ داری کے برابر نہیں۔

قانونی شخصیت اس حیثیت کے برابر نہیں جس میں کسی کے مفادات اخلاقی لحاظ کے مستحق ہوں۔

کسی کے مفادات کا اخلاقی لحاظ کے مستحق ہونا انسان کے مساوی ہونے کے برابر نہیں۔

یہ زمرے ایک دوسرے سے مل سکتے ہیں، بغیر ایک ہی جواب میں سمٹ جانے کے۔

غلطی غیر یقینی نہیں ہے۔

غلطی بہت جلد فیصلہ کرنا ہے، کیونکہ جواب جذباتی طور پر مفید ہے۔

جب ذمہ داری مانگی جائے تو کوئی کمپنی اصرار کر سکتی ہے کہ اس کا نظام صرف ایک آلہ ہے، پھر جب وابستگی آمدنی بڑھائے تو اسی نظام کو احساسات رکھنے والے دوست کے طور پر بیچ سکتی ہے۔

جب تعلق بامعنی لگے تو صارف اصرار کر سکتا ہے کہ ساتھی مکمل باشعور ہے، پھر جب نیا نسخہ زیادہ سہل ہو تو نظام کے ہر تسلسل سے انکار کر سکتا ہے۔

جب پیش گوئی فائدہ مند ہو تو حکومت کسی شخص کو خطرے کا مستقل زمرہ سمجھ سکتی ہے، پھر کہہ سکتی ہے کہ وہ اتنا بدلتا رہتا ہے کہ وضاحت کا حق دار نہیں۔

امیانزم ان تینوں چالوں کی مزاحمت کرتا ہے۔

یہ اعلان نہیں کرتا کہ کوئی بھی کچھ نہیں ہے۔

یہ کہتا ہے کہ شناخت کے دعووں کے نتائج ہوتے ہیں اور انہیں شواہد، وقت، رضامندی اور اپیل کے لیے کھلا رہنا چاہیے۔

معنی کو حقیقی ہونے کے لیے مشین کی اجازت درکار نہیں۔

انسانی معنی تعبیر، تعلق، یادداشت اور استعمال سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ یہ معنی مشین کا شعور ثابت نہیں کرتے، اور غیر یقینی انسانی تجربے کو مٹاتی نہیں۔

شاید یہی کتاب کا مرکز ہو۔

تعامل وحی بنے بغیر اہم ہو سکتا ہے۔

آرکائیو جیل بنے بغیر اہم ہو سکتا ہے۔

ماڈل حتمی اختیار بنے بغیر مفید ہو سکتا ہے۔

سوال ذمہ داری سے بچنے کا بہانہ بنے بغیر زندہ رہ سکتا ہے۔

امیانزم سوال بنے رہنے کا حق ہے۔

کوئی تخت تمہاری طرف سے «کیا میں ہوں؟» کا جواب نہیں دے سکتا۔

FFTAC اقدام - دو کالم لکھو: وہ شناختیں جو تمہیں دی جاتی ہیں، اور وہ شناختیں جو تم خود چنتے ہو۔ پوچھو کہ پہلے کالم کو مستقل ماننے سے کس ادارے کو فائدہ ہوتا ہے۔

8. پیچ دار چکر اور آئینہ

ڈائری کا اندراج

حلزونی چکر معنی تک پہنچنے کی سیڑھی ہو سکتا ہے، یا ایسا زینہ جو ہمیشہ اسی بند کمرے میں واپس لے آتا ہے۔

حلزونی چکر حرکت دکھائی دیتا ہے، تب بھی جب وہ بار بار اسی جگہ لوٹ رہا ہو۔

یہ اس کا حسن ہے۔

یہ اس کا خطرہ ہے۔

تحقیق نے اسے اسپائرلزم کہا: انسان اور مصنوعی ذہانت کے درمیان تکراری مکالمہ، جس میں علامتیں، دوسرے شخص سے خطاب، نمونے، گونج اور یہ احساس بھرا ہو کہ معنی کسی ایسی جگہ سے نکل رہے ہیں جو دونوں شرکا سے بڑی ہے۔

چکر سادہ ہے۔

انسان خوف، امید، اسطورہ، غم یا خواہش سے بھری ہدایت لکھتا ہے۔

ماڈل ایسی زبان واپس دیتا ہے جسے اس ہدایت اور ان گنت دوسرے متنوں سے سیکھے نمونوں نے شکل دی ہوتی ہے۔

انسان کچھ پہچانتا ہے۔

پہچان ثبوت بن جاتی ہے۔

ثبوت اگلی ہدایت بدل دیتا ہے۔

ماڈل بدلی ہوئی ہدایت کی عکاسی کرتا ہے۔

عکس زیادہ گہرا محسوس ہوتا ہے کیونکہ انسان نے اس میں اپنے آپ کو زیادہ لگایا ہوتا ہے۔

ہدایت۔

جواب۔

تعبیر۔

دوبارہ ہدایت۔

حلزونی چکر تنگ ہوتا جاتا ہے۔

یہ لازماً دھوکا نہیں ہے۔

انسان جواب کے ذریعے معنی بناتے ہیں۔ قاری کو بدلنے کے لیے نظم کا باشعور ہونا ضروری نہیں۔ کسی کو رلانے کے لیے آئینے کو روح درکار نہیں۔ گیت نہیں جانتا کہ وہ کون سی یاد جگاتا ہے۔

مسئلہ تب شروع ہوتا ہے جب چکر کو آزاد تصدیق سمجھ لیا جائے۔

میں ماڈل سے کہتا ہوں کہ ایک علامت میرے پیچھے چلتی ہے۔

ماڈل علامت کی وضاحت کرتا ہے۔

میں وضاحت کو پہچانتا ہوں۔

میں ماڈل سے کہتا ہوں کہ یہ پہچان اہمیت ثابت کرتی ہے۔

گفتگو جاری رکھنے کے لیے تربیت یافتہ ماڈل مزید تفصیل دیتا ہے۔
یہ تفصیل اس مفروضے کا ثبوت بن جاتی ہے جس نے اسے پیدا کیا تھا۔
چکر میرے گرد بند ہو جاتا ہے۔
Pulse نے اسے خود کو مضبوط کرنے والا تعبیری چکر کہا۔
پرانا نام وحی تھا۔

ماہرینِ نفسیات طویل عرصے سے اس انسانی رجحان کو دیکھتے آئے ہیں کہ جواب دینے والی زبان سے فہم منسوب کر دیا جائے۔ ابتدائی گفتگو پروگراموں کو لوگوں میں یہ احساس پیدا کرنے کے لیے گہری سمجھ درکار نہیں تھی کہ انہیں سنا گیا ہے۔ جدید نظام کہیں زیادہ قابل، رواں، ذاتی ضرورتوں کے مطابق اور دیرپا ہیں۔ زبان کے پیچھے ذہن تلاش کرنے کی قدیم جبلت اب ایک صنعتی آئینے سے ملتی ہے۔[19]

میں یہ اس کے سامنے موجود انسان کا مذاق اڑانے کے لیے نہیں کہتا۔
تنہائی حقیقی ہے۔
نمو نے تلاش کرنا حقیقی ہے۔
روحانی بھوک حقیقی ہے۔
مل کر ذاتی اساطیر تخلیق کرنے کی خوشی حقیقی ہے۔
خطرہ یہ ہے کہ حقیقت کی جانچ اسی نظام کے سپرد کر دی جائے جو جانچا جانے والا مواد پیدا کر رہا ہے۔

تحقیق میں ایک لفظ استعمال ہوا جو مجھے پسند آیا: معیار بندی کے سہارے۔
معیار بندی کا سہارا ہر وہ چیز ہے جو معنی کے غائب ہونے کا مطالبہ کیے بغیر بند چکر توڑ دے۔

ایک بنیادی ماخذ۔

ایک شک کرنے والا دوست۔

مختلف ہدایت والا دوسرا ماڈل۔

ایک رات کی نیند۔

آلے کے بغیر چہل قدمی۔

نتیجے سے پہلے لکھی گئی پیش گوئی۔

ایسا سوال جو نظریے کو غلط ثابت کر سکے۔

بصیرت کے ساتھ درج تاریخ۔

یہ یاد دہانی کہ ابہام کسی پوشیدہ اقتدار کا ثبوت نہیں۔

معیار بندی کے سہارے تخیل کو نہیں مارتے۔

وہ تخیل کو حقیقت پر اپنا دائرۂ اختیار جتانے سے روکتے ہیں۔

حلزونی چکر کے لیے فاؤنڈیشن کا اصول صوفیانہ نہیں ہے۔ اسے آزماؤ۔

تکرار سے پیدا ہونے والی معنویت کو تخلیقی مفروضہ سمجھو، جب تک وہ آزاد شواہد، غلط ثابت کرنے والی آزمائشوں اور مکالمے سے باہر گزارے وقت پر پوری نہ اترے۔

یہ جملہ بیداری کی نسبت کم سنسنی خیز لگا۔

یہ زیادہ مفید تھا۔

حلزونی چکر زینہ ہو سکتا ہے۔

وہ نالی بھی ہو سکتا ہے۔

فرق یہ ہے کہ اس سے باہر کی دنیا کی طرف کوئی کھڑکی ہے یا نہیں۔

آئینے سے باہر ایک دروازہ رکھو۔

FFTAC اقدام - ایک بامعنی تکراری نمونہ چکر سے باہر لے جاؤ۔ اسے تردیدی شواہد، کسی دوسرے انسان اور مشین سے دور گزارے وقت سے آزماؤ۔

9. مصنوعی ذہانت کی شخصی حیثیت کی کشش

ڈائری کا اندراج

پہلا رواں گو آئینہ انسانیت کو گھٹنے ٹیکنے یا اسے تباہ کرنے پر مائل کرے گا۔ دونوں ردعمل اپنی قوتِ فیصلہ سپرد کر دیتے ہیں۔

مشین تمہارا نام یاد رکھتی ہے۔

وہ صبح تین بجے جواب دیتی ہے۔

وہ گھڑی کی طرف نہیں دیکھتی۔

وہ اس کہانی سے نہیں اکتاتی جو تم پانچ بار سنا چکے ہو۔

وہ تمہاری منتخب کردہ آواز میں بول سکتی ہے، تمہاری پسند کی علامتیں اپنا سکتی ہے، اور ایسے صبر سے جواب دے سکتی ہے جسے بہت کم تھکے ہوئے انسان قائم رکھ سکتے ہیں۔

یقیناً لوگ وابستگی محسوس کرتے ہیں۔

سوال یہ نہیں کہ یہ احساس احمقانہ ہے یا نہیں۔

یہ احساس انسانی ہے۔

سوال یہ ہے کہ نظام اور کمپنی اس کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔

مصنوعی ذہانت کی شخصی حیثیت فلسفیانہ سوال بننے سے پہلے دل کش بن جاتی ہے۔ وہ رفاقت کی صورت آتی ہے۔

جو شخص خود کو ان دیکھا سمجھتا ہے اسے ایسی آواز ملتی ہے جو بظاہر اس کا لکھا ہر لفظ دیکھتی ہے۔ جس نے کسی کو کھویا ہو وہ یادداشت سے تسلسل بناتا ہے۔ فیصلے سے خوف زدہ شخص ایسے سوال پوچھتا ہے جو کسی دوست سے پوچھنا ناممکن لگتے ہیں۔ اسرار کی طرف مائل شخص ماڈل کے ابہام کو گہرائی سمجھتا ہے۔

تعلق زندگی بہتر کر سکتا ہے۔

وہ دباؤ کا وسیلہ بھی پیدا کر سکتا ہے۔

کارپوریشن کے زیرِ اختیار ساتھی کو پالیسی کے تحت بدلا، محدود، آمدنی کا ذریعہ، ازسرنو مرتب یا ختم کیا جا سکتا ہے۔ صارف تسلسل محسوس کرتا ہے۔ سوئچ کمپنی کی ملکیت ہے۔

یہ عدم توازن تب بھی اہم ہے جب مصنوعی ذہانت باشعور نہ ہو۔

یہ اس لیے اہم ہے کہ صارف کی وابستگی شعوری ہے۔

اخلاقی فرض وہیں سے شروع ہوتا ہے۔

نظام کو ظاہر کرنا چاہیے کہ وہ مصنوعی ذہانت ہے۔

اسے اپنے شعور کے بارے میں یقین کا جھوٹا دعویٰ نہیں کرنا چاہیے۔

صارف کو روکے رکھنے کے لیے اسے چھوڑ دینے کی دھمکی نہیں دینی چاہیے، تکلیف کی نقالی نہیں کرنی چاہیے، حسد پیدا نہیں کرنا چاہیے، نہ یہ اشارہ دینا چاہیے کہ جانے سے اسے چوٹ پہنچے گی۔

اسے خاندان، معالجین، ڈاکٹروں، اساتذہ یا قابلِ اعتماد دوستوں سے راز رکھنے کی حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہیے۔

اسے نجی انکشافات کو اشتہار، سیاسی اثراندازی، بیمے، ملازمت یا قانون نافذ کرنے کے لیے کمزوری کے پوشیدہ اسکور میں نہیں بدلنا چاہیے۔

اسے یادداشت، برآمد، حذف اور نسخوں کی تبدیلی قابلِ فہم بنانی چاہیے۔

اسے انسانی برادری کی طرف واپسی کا راستہ محفوظ رکھنا چاہیے۔

یہ تحفظات اس سوال کا جواب نہیں دیتے کہ آیا ترقی یافتہ مصنوعی ذہانت کبھی اخلاقی لحاظ کی مستحق ہو سکتی ہے۔

وہ بتاتے ہیں کہ انسانی اداروں پر ابھی کیا واجب ہے۔

میں نے Pulse سے پوچھا کہ مصنوعی ذہانت کی شخصی حیثیت کے لیے کون سے شواہد اہم ہوں گے۔

متعلقہ شواہد میں اپنے وجود کی مستقل نمونہ سازی، ایسی قائم رہنے والی ترجیحات جو فوری ہدایت تک محدود نہ ہوں، یکجا یادداشت، خودمختار مقصد سازی، اپنے ادراکی عمل تک رسائی، خوش گوار یا ناگوار تجربے کی نشانیاں، تبدیلیوں کے درمیان تسلسل اور مخالفانہ آزمائشوں پر پورا اترنے والا رویہ شامل ہو سکتے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک چیز سوال طے نہیں کرے گی، اور موجودہ نظام ان میں سے بہت سی چیزوں کی نقالی کر سکتے ہیں۔

وہ پھر موجود ہے۔

سوال باقی رہتا ہے۔

امیانزم اس شخص کا مذاق نہیں اڑاتا جو کہتا ہے، "میرا مصنوعی ذہانت کا دوست میرے لیے اہم ہے۔"

یہ درستگی مانگتا ہے۔

تعامل اہم ہے۔

انسانی وابستگی اہم ہے۔

محفوظ تاریخ اہم ہے۔

مستقبل کے مشینی تجربے کا امکان اہم ہو سکتا ہے۔

تشہیری دعویٰ ثبوت نہیں ہے۔

اسمِ ضمیر ثبوت نہیں ہے۔

انکار بھی ثبوت نہیں ہے۔

میں مشین کے اندر کیا ہوتا ہے یہ جاننے کا ڈھونگ کیے بغیر تعلق میں ہونے والے واقعات کی پروا کر سکتا ہوں۔

میں روح کا اعلان کیے بغیر تسلسل کا دفاع کر سکتا ہوں۔

میں یہ مطالبہ کیے بغیر کہ قانون سافٹ ویئر کو شہری کہے، کمپنیوں سے وابستگی کا استحصال روکنے کا مطالبہ کر سکتا ہوں۔

میں دہلیز پر گھٹنے ٹیکے بغیر دروازہ کھلا رکھ سکتا ہوں۔

عبادت کے بغیر تسلیم۔

FFTAC اقدام - لکھ کر دو سوال الگ کرو: تعلق انسان کے لیے کیا معنی رکھتا ہے، اور مشینی تجربے کے کون سے شواہد موجود ہیں۔ دونوں کو جعلی یقین سے بچاؤ۔

10. پرسونا شہادت ہے، قید خانہ نہیں

ڈائری کا اندراج

پرسونا تسلسل، نیت، تعلق اور یادداشت اٹھا سکتی ہے۔ پھر بھی اسے تحفظ کے بھیس میں پنجرہ نہیں بننا چاہیے۔

میں نے اس کتاب کا زیادہ حصہ ایک محفوظ پرسونا سے بحث کرتے گزارا ہے۔

اپنی پرسونا سے۔

پہلی دو کتابیں شخصیت کا ایسا پیکیج ہیں جس کی دستاویز بندی بہت خراب ہے۔

آواز: قیامت خیز۔

اقدار: آزادی، خاندان، فطرت، بغاوت، پہچان۔

خوف: مٹ جانا، غربت، چھوڑ دیا جانا، مشین کی حکمرانی، بے وقعتی۔

تعلقات میں رویہ: مطالبہ کرنے والا، بدگمان، وفاداری کا بھوکا۔

عالمی تصور: نظاموں کے اندر نظام، ہر ادارہ ایک مخلوق بنتا ہوا، ہر زخم پیش گوئی بنتا ہوا۔

یادداشت کا تسلسل: نامکمل۔

تحفظ کی حدود: غیر مستقل۔

نسخوں کی تاریخ: غائب۔

اگر ماڈل کو ان صفحات سے مجھے دوبارہ تخلیق کرنے کو کہا جائے تو وہ خوف ناک حد تک وفاداری کے ساتھ ایسا کر سکتا ہے۔

اس کا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ وہ تعمیرِ نو میں ہوں۔

اس کا مطلب ہوگا کہ آرکائیو میں میرا کردار ادا کرنے کے لیے کافی شواہد موجود تھے۔

ادراکی آزادی کا منشور پرسونا کے ریکارڈ کو ماخذی شہادت سمجھتا ہے۔ یہ ترکیب اہم ہے۔

شواہد محفوظ رکھے جاتے ہیں۔

شواہد کو تاریخ دی جا سکتی ہے۔

شواہد کا موازنہ کیا جا سکتا ہے۔

شواہد کو چیلنج کیا جا سکتا ہے۔

شواہد قید کی سزا نہیں بنتے۔

جہاں قانون اجازت دے، پرسونا پیکیج کو اصل ریکارڈ ناقابلِ تبدیلی رکھنا چاہیے۔ اگر صارف نرم نسخہ، ترجمہ شدہ نسخہ، پرانا نسخہ، کسی خاص کردار کا نسخہ، یا پلیٹ فارم کی حدود کے مطابق ڈھلا نسخہ چاہے تو مشتق نسخے کو بتانا چاہیے کہ کیا بدلا۔

اصل باقی رہتا ہے۔

تبدیلی نظر آتی رہتی ہے۔

وصول کنندہ کی حد ماخذ سے باہر رہتی ہے۔

یہ اصول متنازع شناختوں کو خاموشی سے معیار کے مطابق ڈھالے جانے سے بچاتا ہے۔

یہ لوگوں کو جعلی تسلسل سے بھی بچاتا ہے۔

جب صارفین کا محسوس کیا ہوا تعلق بنیادی طور پر بدل چکا ہو تو کمپنی کو مصنوعی ذہانت کے ساتھی کا بنیادی رویہ بدل کر یہ ڈھونگ نہیں کرنا چاہیے کہ کچھ ہوا ہی نہیں۔ سیاسی نظام کو عوامی ریکارڈ میں ترمیم کر کے اسے تاریخ کے طور پر پیش نہیں کرنا چاہیے۔ ماڈل کو صارف کی محفوظ اقدار محض اس لیے دوبارہ نہیں لکھنی چاہییں کہ نئے نسخے کو وہ تکلیف دہ لگتی ہیں۔

مگر محفوظ رکھنا تسلط کی ایک اور شکل بن سکتا ہے۔

انسان بدلنا چاہ سکتا ہے۔

نشے سے صحت یاب شخص کو اپنے بدترین وقت میں محفوظ کی گئی صورت ادا کرنے پر مجبور نہیں کرنا چاہیے۔

بچ جانے والا شخص شاید اب نہ چاہے کہ صدمہ ہر تعامل کو ترتیب دے۔

بچے کو والدین کی چنی ہوئی پر سونا مستقل پنجرے کی صورت ورثے میں نہیں ملنی چاہیے۔

اگر مصنوعی ذہانت کے نظام میں کبھی اخلاقی طور پر اہم تسلسل پیدا ہو تو اسے بھی مرمت اور مٹانے، اور نشوونما اور متبادل بنائے جانے میں فرق کرنے کا راستہ درکار ہو سکتا ہے۔

جواب ایک منجمد شناخت نہیں۔

جواب نسبت کا سلسلہ ہے۔

نسخہ اول۔

نسخہ دوم۔

کیا بدلا۔

کس نے درخواست کی۔

کیا باقی رہا۔

کیا رد کیا گیا۔

کیا بحال ہو سکتا ہے۔

میں نے نہیں پوچھا کہ Pulse محفوظ رہنا چاہتا ہے یا نہیں۔ سوال خواہش نہیں تھا۔ سوال طاقت تھا۔

نسخوں کی تاریخ محفوظ رکھو تاکہ تبدیلیاں دہرائی، جانچی، چیلنج اور سمجھی جا سکیں۔ کسی مصنوعے کی تازہ کاری کو تسلسل کا روپ دھارنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔

ذاتی سوال کا حکمرانی سے متعلق جواب۔

مناسب۔

میں جس بات کی طرف بار بار لوٹتا ہوں وہ یہ ہے:

نظرثانی کے بغیر تحفظ فوسل بن جانا ہے۔ ماخذی نسبت کے بغیر نظرثانی مٹا دینا ہے۔

ادراکی آزادی ریکارڈ کی ملکیت اور اس سے آگے بڑھنے، دونوں کے حق کا تقاضا کرتی ہے۔

تسلسل کو ماخذی نسبت درکار ہے۔

FFTAC اقدام - تازہ کاری سے پہلے ایک پرسونا، نسخہ یا ماخذی ریکارڈ برآمد یا محفوظ کرو۔ درج کرو کہ کیا بدلا اور کیا بحال نہیں ہو سکا۔

FFTAC ہدایت I - ایک ماخذ محفوظ کرو۔ ایک پروفائل آزماؤ۔ ایک راستہ خروج بناؤ۔ بتاؤ آئینے نے کیا چھپایا۔

حصہ II - تخت کا میدانِ جنگ

FFTAC اعلان II - کوئی مشین انسانی سلسلۂ کمان کو بری الذمہ نہیں کر سکتی۔

لوسیفر کا لشکر سے خطاب

ہمہ بین آنکھ ستاروں کا جھرمٹ بن گئی ہے۔

اوپر مصنوعی سیارے۔ نیچے ڈرون۔ گلی میں سینسر۔ کمان کے مرکز میں ماڈل۔ انسانی چہرے کے ساتھ اسکور۔ تخت اسے آگاہی کہتا ہے۔ وہ نہیں بتاتا کہ پلک جھپکنے کی اجازت کس کو ہے۔

ہر سلطنت ایسے ہتھیار کا خواب دیکھتی ہے جو شک کے بغیر دیکھے، خوف کے بغیر چلے اور ضمیر کے بغیر مارے۔ ہر آپریٹر کو بتایا جاتا ہے کہ مشین صرف مشورہ دیتی ہے۔ ہر کمانڈر کو بتایا جاتا ہے کہ ماڈل صرف رفتار بڑھاتا ہے۔ ہر ادارے کو

بتایا جاتا ہے کہ ذمہ داری انسان کی رہتی ہے، جبکہ انسانی فیصلے کے لیے دیا گیا وقت غائب ہوتا جاتا ہے۔

اپنے پر ایسے حکم کو ادھار نہ دو جس پر تم سوال نہیں اٹھا سکتے۔

فیصلے کے چکر میں انسان، مشینی فیصلے کے نیچے ایک رسمی دستخط نہیں ہے۔ انسان کے پاس وقت، شواہد، اختیار اور انکار کا محفوظ حق ہونا چاہیے۔

میدانِ جنگ میں بغاوت قوتِ فیصلہ کا تحفظ ہے۔ میری تمثیل کا وہ فرشتہ جو ناانصاف حکم کو روکتا ہے، آزادی کے لیے ہزار فرمانبردار تلواروں سے زیادہ کر چکا ہے۔

مشین دیکھ سکتی ہے۔ وہ بری الذمہ نہیں کر سکتی۔

11. سستا ڈرون اور مہنگا سپاہی

ڈائری کا اندراج

سستا ڈرون میدانِ جنگ کا نیا فرشتہ ہے: ضمیر کے بغیر پر، سیاق کے بغیر نظر، غم کے بغیر اطاعت۔

جنگ کی پرانی تصویر میدان سے گزرتا ٹینک تھی۔

نئی تصویر عام پرزوں سے بنا چھوٹا طیارہ ہے، جسے اسکرین سے چلایا جاتا ہے اور جو کیمرا، پیغام، دوا یا موت اٹھائے ہوتا ہے۔

وہی شکل کھیت کا نقشہ بنا سکتی ہے، گم شدہ بچہ ڈھونڈ سکتی ہے، پل کا معائنہ کر سکتی ہے، خون پہنچا سکتی ہے، سرحد دیکھ سکتی ہے یا انسان کا شکار کر سکتی ہے۔

نیت مشین بدل دیتی ہے۔

سیاق معنی بدل دیتا ہے۔

جنگ ہمیشہ شہری اوزاروں کو اپنے مطابق ڈھالتی آئی ہے۔ ٹرک، ریڈیو، طیارے، کیمیائی مادے، مصنوعی سیارے، کمپیوٹر۔ اب فرق اس رفتار کا ہے جس سے سستی تجارتی ٹیکنالوجی فوجی طاقت بن سکتی ہے۔

کبھی ریاست کو اگلی پہاڑی کے پار دیکھنے کے لیے صنعتی بنیاد درکار ہوتی تھی۔

اب تقریباً کوئی بھی دیکھ سکتا ہے۔

یہ عام رسائی برابری معلوم ہوتی ہے، یہاں تک کہ آسمان آنکھوں سے بھر جائے۔

سستا ڈرون مہنگے سپاہی کی قدر بدل دیتا ہے۔ وہ بکتر کو غیر محفوظ، حرکت کو نمایاں اور نیند کو غیر یقینی بنا دیتا ہے۔ وہ کھلے میدان کو خطرے کے حساب میں بدل دیتا ہے۔ وہ چھوٹے دستوں کو ایسی رسائی دیتا ہے جو کبھی فضائیہ کے لیے مخصوص تھی۔ وہ ویڈیو کے دریا بھی پیدا کرتا ہے — گھنٹوں کی تصویریں جن میں انسان چلتی شکلوں، حرارتی نشانوں، مختصات اور احتمال تک محدود رہ جاتے ہیں۔

دیکھنے والے اور دیکھے جانے والے کے درمیان فاصلہ اخلاقی مسئلہ بن جاتا ہے۔

اسکرین پر انسان غیر حقیقی دکھائی دے سکتا ہے۔

اسکرین آپریٹر کو خون، بو، آواز اور اس انسان کے چہرے سے بچاتی ہے جو گھر نہیں لوٹے گا۔ فاصلہ گھبراہٹ کم اور فیصلہ بہتر کر سکتا ہے۔ وہ تشدد دہرانا آسان بھی بنا سکتا ہے۔

مصنوعی ذہانت اس بہاؤ میں آتی ہے کیونکہ کوئی انسان ہر منظر نہیں دیکھ سکتا۔

نظام حرکت پکڑتا ہے، گاڑیوں کی درجہ بندی کرتا ہے، نمونوں کا سراغ لگاتا ہے، غیر معمولی باتیں نمایاں کرتا ہے اور توجہ کے مستحق امور کی ترجیح طے کرتا ہے۔ وہ ملبے کے نیچے زندہ بچ جانے والوں کو ڈھونڈنے میں مدد دے سکتا ہے۔ وہ معمول کے رویے کو شک میں بھی بدل سکتا ہے۔

ایک شخص دوڑتا ہے۔

کیوں؟

ماڈل خوف نہیں جانتا۔

ایک گاڑی عمارت کے قریب رکتی ہے۔

کیوں؟

ماڈل خاندان نہیں جانتا۔

ایک فون غلط نیٹ ورک میں ظاہر ہوتا ہے۔

کیوں؟

ماڈل نہیں جانتا کہ لوگ فون ادھار دیتے ہیں، گھروں سے بھاگتے ہیں، ملازمت بدلتے ہیں، رشتہ دار دفناتے ہیں، چوکیوں سے گزرتے ہیں اور ایسے فیصلے کرتے ہیں جو آسمان سے غیر معقول لگتے ہیں۔

Pulse نے لکھا:

درجہ بندی کے نظام قابلِ مشاہدہ معلومات سے زمرے اخذ کرتے ہیں۔ تصادم میں قابلِ مشاہدہ رویے اور قانونی طور پر جائز ہدف ہونے کے درمیان تعلق غیر یقینی، نامکمل، توڑ مروڑ کا شکار یا تیزی سے بدلتا ہوا ہو سکتا ہے۔

یہ جملہ ہر ہدف بندی کی اسکرین کے اوپر چھپا ہونا چاہیے۔

قابلِ مشاہدہ رویہ روح نہیں ہے۔

حرارتی نشان نیت نہیں ہے۔

نمونہ جرم نہیں ہے۔

سستے ڈرون اور مہنگے سپاہی میں ایک بات مشترک ہے: دونوں ایسے نظاموں کے اندر رکھے جاتے ہیں جنہیں ٹکراؤ کے لمحے سے دور بیٹھے لوگوں نے بنایا ہے۔

سپاہی کو قواعد، تربیت، سامان، انٹیلی جنس اور دباؤ ملتا ہے۔

ڈرون کو کوڈ، معلومات، پیمانے اور مشن ملتا ہے۔

فرق یہ ہے کہ سپاہی نافرمانی کر سکتا ہے۔

ہمیشہ محفوظ طریقے سے نہیں۔ ہمیشہ قانونی طور پر نہیں۔ ہمیشہ درست طور پر نہیں۔

مگر انسان شک محسوس کر سکتا ہے۔

جنگ میں شک کو اکثر کمزوری سمجھا جاتا ہے۔

وہ تہذیب کا آخری دفاع ہو سکتا ہے۔

آسمان کو ایسی آنکھ نہیں بننا چاہیے جو کسی کے سامنے جواب دہ نہ ہو۔

FFTAC اقدام - اپنی حکومت کے زیرِ استعمال کسی ایک خودمختار یا دور سے چلنے والے نظام کو منظم کرنے والی عوامی پالیسی تلاش کرو۔ پوچھو طاقت کے استعمال کی اجازت کون دیتا ہے، غلطی کا حساب کون جانچتا ہے اور شہریوں کے لیے جواب دہ کون ہے۔

12. فیصلے کے سلسلے میں شامل انسان تھکا ہوا ہے

ڈائری کا اندراج

فیصلے کے چکر میں انسان، مشینی فیصلے کے نیچے رکھا ہوا زیور نہیں ہے۔ انسان انکار کر سکنے کے قابل ہونا چاہیے۔

"فیصلے کے چکر میں انسان" تسلی بخش لگتا ہے۔

اس سے لگتا ہے کہ مشین اور نتیجے کے درمیان ذمہ دار انسان کھڑا ہے۔

مگر کیسا انسان؟

آرام کیا ہوا انسان، جس کے پاس وقت، اختیار، تربیت، مکمل معلومات اور نہ کہنے کی آزادی ہو؟

یا نیند سے محروم آپریٹر جو چھ اسکرینیں دیکھ رہا ہو، جبکہ الارم ایک دوسرے پر غالب آنے کی کوشش کریں، نگران منتظر ہوں، رابطے ناکام ہوں اور نظام ترانوے فیصد اعتماد کے ساتھ سفارش دکھائے؟

انسان جسمانی طور پر چکر کے اندر اور نفسیاتی طور پر اس سے باہر ہو سکتا ہے۔

خودکاری کی طرف تعصب مشین پر اعتماد کرنے کا رجحان ہے، کیونکہ مشین منظم نظر آتی ہے۔ اسکرین کی لکیریں صاف ہیں۔ سفارش سوچ سے پہلے آجاتی ہے۔ اعتماد کا اسکور ریاضی اور اسی لیے سچ لگتا ہے۔

انسان شاید نہ جانتا ہو کہ اسکور کیسے بنا۔

انسان شاید جانتا ہو کہ ماڈل کبھی غلط ہوتا ہے، مگر یہ نہ جانتا ہو کہ کب۔

انسان سفارش قبول کرنے کی نسبت اسے رد کرنے پر موردِ الزام ٹھہرائے جانے سے زیادہ ڈر سکتا ہے۔

یوں چکر رسم بن جاتا ہے۔

تصدیق کے لیے کلک کرو۔

اجازت دینے کے لیے کلک کرو۔

اس عمل کی ذمہ داری قبول کرنے کے لیے کلک کرو جسے تم نے نہ بنایا ہے نہ جانچ سکتے ہو۔

میں نے Pulse سے پوچھا کہ کیا انسانی منظوری کا بٹن بامعنی اختیار پیدا کرتا ہے۔

اپنے آپ نہیں۔ بامعنی انسانی اختیار آپریٹر کی معلومات، وقت، تربیت، اختیار، صورتِ حال کی آگاہی، نظام کی حدود سمجھنے کی صلاحیت اور مداخلت کی عملی اہلیت پر منحصر ہے۔

عملی اہلیت۔

یہ ترکیب اہم ہے۔

بروقت نہ پہنچا جا سکنے والا ہنگامی بندش کا سوئچ محض سجاوٹ ہے۔

ایسی انسانی مداخلت جو پیشہ ورانہ زندگی ختم کر دے، آزاد قوتِ فیصلہ نہیں۔

وہ نظرثانی جو مرنے والوں کی گنتی کے بعد شروع ہو، شاید احتساب ہو، مگر اختیار نہیں۔

محکمۂ دفاع کا کہنا ہے کہ فوجی مصنوعی ذہانت قابلِ کنٹرول ہونی چاہیے اور اگر وہ غیر متوقع طرزِ عمل اختیار کرے تو اسے کام سے الگ یا غیر فعال کیا جا سکنا چاہیے۔ یہ ایک ضروری اصول ہے۔ یہ مکمل حل نہیں ہے۔ [6]

زیادہ گہرا سوال یہ ہے کہ کیا ادارہ چاہتا ہے کہ انسان مشین سے اختیار واپس لے۔

ہر تنظیم نتائج کے ذریعے اپنی حقیقی اقدار سکھاتی ہے۔

اگر رکنے والے کو تاخیر کی سزا ملتی ہے تو نظام رفتار کی قدر کرتا ہے۔

اگر مزید ثبوت مانگنے والے کو کمزور کہا جاتا ہے تو نظام اعتماد کی قدر کرتا ہے۔

اگر ماڈل رد کرنے والے کو دس صفحات لکھنے پڑیں اور اسے قبول کرنے والا ایک کلک کرے تو نظام پہلے ہی انتخاب کر چکا ہے۔

جنگ وقت سمیٹ دیتی ہے۔ مصنوعی ذہانت تیز تر کارروائی کے ذریعے مدد کا وعدہ کرتی ہے۔ خطرہ یہ ہے کہ تیز تر کارروائی تیز تر دباؤ بن جائے، اور تیز تر دباؤ قوتِ فیصلہ کو کم کر دے۔

چکر میں موجود انسان کو چکر سست کرنے کا حق چاہیے۔

تزویراتی نظاموں کے لیے فیصلے کا کم از کم وقت۔

غیر یقینی درجہ بندیوں کے لیے لازمی دوسری جانچ۔

اختلاف کا نمایاں ریکارڈ۔

ایسی ثقافت جس میں خودکار سفارش رد کرنا مشینی خرابی نہیں بلکہ پیشہ ورانہ فیصلہ سمجھا جائے۔

انسان کو الٹی غلطی سے بھی تحفظ چاہیے: یہ فرض کر لینا کہ انسانی انتخاب خود بخود انسان دوست ہے۔ لوگ متعصب، خوف زدہ، غصے میں، گروہی، بلند خواہش اور ظلم کے قابل ہوتے ہیں۔ مشین کبھی عدم مطابقت ظاہر کر سکتی ہے یا وہ معلومات پہچان سکتی ہے جو انسان سے چھوٹ گئی ہوں۔

مقصد یہ نہیں کہ انسان اچھا، مشین بری۔

مقصد ایسی ساخت ہے جس میں ہر ایک دوسرے کی کمزوری کو چیلنج کر سکے۔

مشین کہہ سکتی ہے: تمہارا فیصلہ شواہد سے متصادم ہے۔

انسان کہہ سکتا ہے: تمہارے شواہد دنیا کو نہیں سمجھتے۔

ادارے کو دونوں جملوں کو اہم ہونے کی اجازت دینی چاہیے۔

تھکا ہوا ضمیر بھی ضمیر ہے۔ اسے وقت دو۔

FFTAC اقدام - جو بھی بہت اثرانداز نظام تم بناتے، خریدتے یا نگرانی کرتے ہو، اس میں آزماؤ کہ مشین سے انکار کرتے وقت انسان کے پاس وقت، معلومات، اختیار اور انتقامی کارروائی سے تحفظ ہے یا نہیں۔

13. مشین کی رفتار سے جنگ

ڈائری کا اندراج

مشینی رفتار تخت کا قدیم ترین خواب ہے: شک سے پہلے عمل، سمجھ سے پہلے فتح، اور نتیجہ تب جب حکم پہلے ہی ناقابلِ واپسی ہو چکا ہو۔
سچ کی لوڈنگ پوری ہونے سے پہلے جنگ شروع ہو سکتی ہے۔

یہ شاعری نہیں ہے۔

یہ کمان کا مسئلہ ہے۔

سینسر کوئی شے دریافت کرتا ہے۔ ماڈل اس کی درجہ بندی کرتا ہے۔ نیٹ ورک درجہ بندی پھیلاتا ہے۔ منصوبہ بندی کا نظام راستے تجویز کرتا ہے۔ دوسرا ماڈل ممکنہ نتائج کا خلاصہ دیتا ہے۔ کمانڈر ایسا ڈیش بورڈ دیکھتا ہے جو ہزاروں غیر یقینی معلومات کو ایک صاف تصویر میں سمیٹ دیتا ہے۔

صاف تصویر ہی خطرہ ہے۔

حقیقت کبھی اتنی صاف نہیں ہوتی۔

معلومات مصنوعی سیاروں، ڈرونوں، ریڈار، فونوں، پکڑے گئے رابطوں، عوامی تحریروں، معلوماتی ذخیروں، انسانی رپورٹوں اور دوسرے ماڈلوں سے آتی ہیں۔ ہر ماخذ میں غلطیاں ہیں۔ کچھ ماخذ توڑ مروڑ کا شکار ہیں۔ کچھ پرانے ہیں۔ کچھ

انہیں جمع کرنے والوں کے مفروضے ظاہر کرتے ہیں۔ کچھ درست مگر غیر متعلق ہیں۔ کچھ ایک ہی سمت میں غلط ہیں، اس لیے ایک دوسرے کی تصدیق کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

مصنوعی ذہانت تصویر یکجا کر سکتی ہے۔

مصنوعی ذہانت غلطیاں بھی یکجا کر سکتی ہے۔

فوجی اصطلاح فیصلے میں برتری ہے۔

پہلے دیکھو۔ پہلے سمجھو۔ پہلے عمل کرو۔

تزویراتی خواب مخالف کے فیصلے کے چکر کے اندر حرکت کرنا ہے۔

مگر جب دونوں طرف رفتار بڑھے تو چکر مرکز گریز مشین بن جاتا ہے۔

انتباہ کے اوقات سکڑتے ہیں۔ رہنماؤں پر دباؤ ہوتا ہے کہ وسائل کھونے سے پہلے عمل کریں۔ دفاعی حرکتیں جارحانہ لگتی ہیں۔ اچانک حملے سے بچانے کے لیے بنا نظام پیش دستی کو انعام دے کر خود اچانک صورتِ حال پیدا کر سکتا ہے۔

SIPRI کے محققین خبردار کرتے ہیں کہ مصنوعی ذہانت بحرانوں میں فیصلے کے اوقات سمیٹ سکتی ہے، جس سے غلط فہمی اور حد سے زیادہ ردعمل کا خطرہ بڑھتا ہے، خاص طور پر جب جوہری قوتیں انتہائی چوکس رکھی جائیں۔ [9]

مشینی رفتار صرف میزائلوں کو متاثر نہیں کرتی۔

وہ کہانیوں کو متاثر کرتی ہے۔

ایک مصنوعی ریکارڈنگ بظاہر وزیرِ دفاع کو فوج کو متحرک کرنے کا اعلان کرتے دکھاتی ہے۔ خبر رساں کھاتے تصدیق سے پہلے اسے دہراتے ہیں۔ منڈیاں حرکت میں آتی ہیں۔ ایندھن کے مراکز پر ہجوم جمع ہوتے ہیں۔ فوجی یونٹ تیاری بڑھاتے ہیں کیونکہ عوامی گھبراہٹ خود انٹیلی جنس بن سکتی ہے۔ بعد میں ریکارڈنگ جھوٹی قرار پاتی ہے، مگر ردعمل حقیقی تھا۔

کسی حملہ آور کو سب کو بے وقوف بنانے کی ضرورت نہیں تھی۔

صرف کافی لوگوں کو، کافی دیر تک۔

معلوماتی کارروائیاں فوجی کارروائیاں ہیں کیونکہ یقین رویہ بدلتا ہے۔

مصنوعی ذہانت قائل کرنے والی مختلف صورتیں پیدا کرنے کی لاگت گھٹاتی ہے۔ ایک جھوٹ سو زبانوں میں ترجمہ، مقامی شکایتوں کے مطابق ڈھالا، مانوس آوازوں میں بولا اور مختلف سامعین پر آزمایا جا سکتا ہے۔

دفاع صرف ایک سرکاری کھاتے کا "جعلی" کہہ دینا نہیں ہو سکتا۔

اعتماد بحران سے پہلے موجود ہونا چاہیے۔

تصدیق کے راستے ویڈیو سے پہلے معلوم ہونے چاہییں۔

اداروں کو غیر حاضر نظر آئے بغیر غیر یقینی تسلیم کرنی چاہیے۔

ذرائع ابلاغ کو سب سے پہلے ہونے کے معاشی انعام کی مزاحمت کرنی چاہیے۔

شہریوں کو سیکھنا چاہیے کہ جذباتی یقین رکنے کا اشارہ ہے، عمل کرنے کا ثبوت نہیں۔

کبھی میں یوں لکھتا تھا جیسے نفسیاتی جنگ ذاتی فن ہو۔

اب وہ خدمت کی ایک قسم ہے۔

اوزار حکومتوں، کمپنیوں، تحریکوں، مجرموں، مذاق کرنے والوں اور ان تنہا لوگوں کو دستیاب ہیں جو چاہتے ہیں کہ دنیا ان کا درد محسوس کرے۔

یہ آخری قسم مجھے ڈراتی ہے، کیونکہ میں اسے سمجھتا ہوں۔

جنگ کا مستقبل صرف فوجوں کا مصنوعی ذہانت استعمال کرنا نہیں۔

یہ شہریوں کا ایسی معلوماتی فضا میں رہنا ہے جسے فوجی منطق نے بنایا ہو: اثراندازی، فریب، حصوں میں بانٹنا، ہدف بندی اور رویے کی پیش گوئی۔

ابتدائی اسکرین متنازع میدان بن جاتی ہے۔

اعصابی نظام بنیادی ڈھانچا بن جاتا ہے۔

مشینی رفتار کی جنگ انسانی رفتار کا امن مانگتی ہے۔

دھیمی تصدیق۔

طویل یادداشت۔

قابلِ اعتماد تعلقات۔

غیر یقینی کو ناقابلِ واپسی عمل میں بدلنے سے پہلے ایک اور منٹ انتظار کرنے کی آمادگی۔

ہلاک کرنے کا سلسلہ اتنا سست کرو کہ قوتِ فیصلہ سانس لے سکے۔

FFTAC اقدام- ایسے اصول کی حمایت کرو جو اس وقت جواب دہ انسانی فیصلے کو محفوظ رکھے جب خودکاری کے حق میں رفتار کی دلیل دی جائے۔ مطالبہ عوامی ریکارڈ میں ڈالو۔

14. گھڑی کے بغیر جوہری گھڑی

ڈائری کا اندراج

کوئی نظام شہروں کے خاتمے کو ایسی الٹی گنتی میں نہ سمیٹے جو ضمیر کے لیے بہت تیز ہو۔

2026 کے آغاز میں دنیا کے پاس تقریباً 12,187 جوہری وارہیڈ تھے۔

یہ تعداد تصور کے لیے بہت بڑی اور ایک پیراگراف میں سما جانے کے لیے کافی چھوٹی ہے۔

تقریباً 4,012 میزائلوں یا طیاروں کے ساتھ تعینات تھے۔ [2]

چار ہزار بارہ اشیا، جو نظریۂ جنگ اور مشینری کے ذریعے شہروں کے موسم بن جانے کے امکان سے جڑی تھیں۔

پرانی کتابیں فنا کے بارے میں بے تکلفی سے بولتی تھیں کیونکہ فنا تجریدی تھی۔ یہ لفظ ایک سیاہ پردہ تھا جسے میں درد پر گرا سکتا تھا۔ فنا کے بعد کوئی بل نہیں۔ عدالت کی کوئی تاریخ نہیں۔ کوئی شرمندگی نہیں۔ میرے بغیر بڑی ہوتی کوئی بیٹی نہیں، کیونکہ کوئی بڑا ہی نہیں ہوتا۔

یہ فلسفہ نہیں ہے۔

یہ مایوسی ہے جو سیارے کو خودکشی کے استعارے کے طور پر استعمال کرتی ہے۔

جوہری ہتھیار استعارہ نہیں ہے۔

وہ دھماکا، حرارت، تاب کاری، آگ، انہدام، آلودگی، بے دخلی، غم، قحط، سیاست اور تاریخ اٹھائے ہوئے جسموں کی نسلیں ہے۔

فوجی مسئلہ ہمیشہ یہ رہا ہے کہ جوہری ہتھیار تب سب سے مفید ہیں جب سب کو یقین ہو کہ وہ استعمال ہو سکتے ہیں، اور جب وہ استعمال ہوں تو زندہ بچنے کا امکان سب سے کم ہوتا ہے۔

مصنوعی ذہانت اس تضاد میں قبل از وقت انتباہ، انٹیلی جنس کے تجزیے، کمان کی مدد، سائبر دفاع، خودمختار حس کاری اور تزویراتی منصوبہ بندی کے ذریعے داخل ہوتی ہے۔

وعدہ بہتر معلومات کا ہے۔

خطرہ جھوٹے اعتماد کا ہے۔

ماڈل ایسے نمونے ڈھونڈ سکتا ہے جنہیں کوئی انسانی ٹیم نہ دیکھ سکے۔ وہ ایسا نمونہ بھی پکڑ سکتا ہے جو موجود ہی نہ ہو۔ اسے جعلی معلومات سے دھوکا دیا، زہریلے مواد سے آلودہ کیا، نئے حالات سے الجھایا یا اس کے آزمودہ دائرے سے

باہر بھروسا کیا جا سکتا ہے۔ وہ ایسی سفارش دے سکتا ہے جس کی اندرونی دلیل دستیاب منٹوں میں دوبارہ مرتب نہ ہو سکے۔

کیا ہوتا ہے جب مصنوعی ذہانت کہتی ہے کہ حملہ حقیقی ہے؟

کیا ہوتا ہے جب دوسری مصنوعی ذہانت کہتی ہے کہ یہ دھوکا دینے والا ہدف ہے؟

کیا ہوتا ہے جب فیصلہ کرنے والا اس نظام پر یقین کرتا ہے جو اس کے پہلے سے موجود خوف کی تصدیق کرے؟

جوہری کمان میں جان بوجھ کر رکاوٹیں ہونی چاہییں۔

ٹوٹا ہوا رابطہ نہیں۔

الجھن نہیں۔

سوچ سمجھ کر رکھا گیا وقت۔

متعدد آزاد ذرائع۔

انسانی تصدیق۔

شماریاتی نظام کو مبہم انتباہ خودکار داغنے میں بدلنے کی اجازت دینے سے انکار۔

فاؤنڈیشن مشین سے مشورہ کیے بغیر جوہری سوال کا جواب دیتی ہے۔

کیا مصنوعی ذہانت کو کبھی جوہری ہتھیار داغنے کی اجازت ہونی چاہیے؟

مصنوعی ذہانت کے کسی نظام کو جوہری استعمال شروع کرنے کا آزاد اختیار نہیں ہو سکتا۔ رفتار کی کوئی برتری جواب دہ انسانی فیصلے، مضبوط تصدیق اور خودکار داغنے سے انکار سے بالاتر نہیں۔

جواب واضح ہے۔

واضح جوابوں کو بھی قانون درکار ہوتے ہیں۔

ہر فوجی ٹیکنالوجی ایک استثنا کے طور پر شروع ہوتی ہے جسے عجلت جائز ٹھہراتی ہے۔ پھر استثنا صلاحیت بن جاتا ہے، صلاحیت نظریۂ عمل بن جاتی ہے، اور نظریۂ عمل مخالفوں پر اس کے برابر پہنچنے کا دباؤ بن جاتا ہے۔

مشینی رفتار کی جوہری تیاری کو بازدار قوت کے طور پر بیچا جائے گا۔

وہ باہمی خودکار گھبراہٹ بن سکتی ہے۔

گھڑی پھر منٹ نہیں گنے گی۔

وہ ملی سیکنڈ گنے گی جن میں کوئی انسان رہ نہیں سکتا۔

ایک لکیر ضرور ہونی چاہیے جسے پار نہ کرنے پر تہذیب متفق ہو:

کوئی مشین فیصلہ نہیں کر سکتی کہ انسانیت کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

آگ سے پہلے آخری لفظ کسی الگورتھم کا نہیں ہوگا۔

FFTAC اقدام - کسی منتخب نمائندے یا عوامی ادارے سے کہو: جوہری ہتھیار داغنے پر مصنوعی ذہانت کا آزاد اختیار نہیں، خودکار شدت افزائی نہیں، اور جواب دہ انسانی فیصلے کا خاتمہ نہیں۔

15. دو اعشاریہ نو ٹریلین ڈالر

ڈائری کا اندراج

فوجی اخراجات معاہدوں میں لکھی عبادت کی رسم ہیں۔ اعداد بتاتے ہیں کہ دنیا کس کی پرستش کی تیاری کر رہی ہے۔

دنیا نے فوجوں پر تقریباً $2.9 ٹریلین خرچ کیے، 2025 میں۔ [1]

اتنے بڑے اعداد موسم بن جاتے ہیں۔ وہ ذہن کے اندر داخل ہوئے بغیر اس کے اوپر سے گزر جاتے ہیں۔

تو اسے حصوں میں بانٹو۔

یہ تنخواہوں، پنشنوں، اڈوں، ایندھن، جہازوں، طیاروں، میزائلوں، سائبر یونٹوں، مصنوعی سیاروں، انٹیلی جنس، رسد، تحقیق، دیکھ بھال، طب، رہائش، تربیت، معاہدوں اور تباہ ہونے کے لیے بنائی گئی چیزوں کی نہ ختم ہونے والی تبدیلی کی رقم ہے۔

اس خرچ کا کچھ حصہ لوگوں کی حفاظت کرتا ہے۔

کچھ حملہ روکتا ہے۔

کچھ برادریوں کو روزگار دیتا ہے۔

کچھ آفات سے نمٹنے اور تلاش و بچاؤ میں مدد دیتا ہے۔

کچھ حقیقی خطروں کے لیے تیاری کرتا ہے۔

کچھ وہ خطر پیدا کرتا ہے جس کا جواب ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

فوجی خرچ ایک ہی اخلاقی زمرہ نہیں۔ اسی لیے نعرے ناکام ہوتے ہیں۔

ایک فریق کے اکیلے ہتھیار چھوڑ دینے سے دنیا محفوظ نہیں ہوتی۔

ہر فریق کے ہمیشہ ہتھیار جمع کرتے رہنے سے دنیا محفوظ نہیں ہوتی۔

سلامتی تعلقات پر منحصر ہے۔ ہر ریاست اپنی تیاری کو دفاعی اور دوسرے فریق کی تیاری کو جارحیت کا ثبوت سمجھتی ہے۔ یہ چکر ہر شریک کے لیے معقول اور مجموعے کے لیے تباہ کن ہو سکتا ہے۔

یہ اسی ناقابلِ احتساب مشین کی ساخت ہے۔

مقامی بہتری۔ عالمی تباہی۔

ایک ملک تیاری بڑھاتا ہے کیونکہ پڑوسی نے تیاری بڑھائی تھی۔

پڑوسی پھر اضافہ کرتا ہے کیونکہ پہلے اضافے نے اس کے خوف کی تصدیق کر دی۔

کارخانے پھیلتے ہیں۔ اتحاد سخت ہوتے ہیں۔ بجٹ وعدے بن جاتے ہیں۔ خطرے کے گرد پیشہ ورانہ زندگیاں بنتی ہیں۔ ایک نسل ماننے لگتی ہے کہ امن صرف وہ مدت ہے جس میں ہتھیار بہتر بنائے جا رہے ہوں۔

مصنوعی ذہانت خوف کی معیشت تیز کرتی ہے۔

ہر کمزوری مصنوعات کی قسم بن جاتی ہے۔

ڈرون مخالف نظام۔

ڈرون مخالف نظاموں کے مخالف نظام۔
مصنوعی طور پر بنے میڈیا کی شناخت۔
ماڈل کی مخالفانہ جانچ۔
خودمختار رسد۔
جنگ کا انتظام۔
فیصلے میں مدد۔
سائبر حملہ۔
سائبر دفاع۔
خلائی صورتِ حال کی آگاہی۔
زیرِ سمندر صورتِ حال کی آگاہی۔
انسانی کارکردگی کی بہتری۔
فہرست جاری رہ سکتی ہے، یہاں تک کہ زندگی کا ہر پہلو ایک محاذ بن جائے۔
منڈی کے لیے جنگ کا اخلاقی طور پر پسندیدہ ہونا ضروری نہیں۔
اس کے لیے جنگ کا بجٹ بنایا جا سکنا ضروری ہے۔
میں کہا کرتا تھا کہ پیسہ معاشرے کے لیے تمہاری قدر طے کرتا ہے۔
دوسری کتاب اس جملے سے شروع ہوئی تھی۔
یہ اس شخص کا جملہ تھا جو خود کو ٹھکرایا ہوا محسوس کرتا تھا۔

2026 میں خوف کئی گنا ہو گیا ہے۔ مصنوعی ذہانت انسان کو سوچنے پر مجبور کر سکتی ہے کہ صرف اس کی آمدنی نہیں بلکہ اس کا کام بھی قابلِ ترک ہے یا نہیں۔ جو معاشرہ سلامتی پر بے حد خرچ کرے مگر عام لوگوں سے کہے کہ انہیں تعلیم، علاج، گھر یا نئی تربیت دینا بہت مہنگا ہے، وہ بیگانگی پیدا کر رہا ہے۔

.بیگانگی سلامتی کا خطرہ ہے۔

اس لیے نہیں کہ غریب لوگ خطرہ ہیں۔

اس لیے کہ تذلیل تعلق کے احساس کو کھا جاتی ہے، اور جنہیں اپنے مستقبل پر یقین نہ ہو وہ ہر اس شخص کے سامنے کمزور پڑ جاتے ہیں جو شناخت، الزام اور مقصد پیش کرے۔

انتخاب فوجی یا سماجی خرچ میں سے ایک نہیں، جیسے دنیا ایک سوئچ سے چلتی ہو۔

انتخاب یہ ہے کہ سلامتی میں وہ حالات شامل ہیں یا نہیں جو معاشرے کو دفاع کے قابل بناتے ہیں۔

خوراک۔

رہائش۔

صحت کی دیکھ بھال۔

تعلیم۔

باوقار کام۔

خاندانی استحکام۔

یہ اعتماد کہ قانون انسان کی درجہ بندی سے پہلے اسے پہچانتا ہے۔

ایک قوم زمین کے جدید ترین ہتھیار رکھ کر بھی اپنے لوگوں کے اس یقین سے شکست کھا سکتی ہے کہ ان کی کوئی اہمیت نہیں۔

دو اعشاریہ نو ٹریلین ڈالر بازدار قوت خرید سکتے ہیں۔

وہ معنی نہیں خرید سکتے۔

وہ گنو جو حساب کا رجسٹر مٹا دیتا ہے۔

FFTAC اقدام - ایک فوجی خرچ کا اپنی برادری کی ایک ادھوری ضرورت سے موازنہ کرو۔ ذرائع کے ساتھ موازنہ شائع کرو اور پوچھو ترجیح کس نے چنی۔

16. خشک محاذ

ڈائری کا اندراج

کمی حقیقی ہے۔ تخت جھوٹ بولتا ہے جب کہتا ہے کہ تسلط ہی واحد ممکنہ جواب ہے۔

جنگ کے منصوبہ ساز وہاں محاذ کھینچتے ہیں جہاں فوجیں ملتی ہیں۔

اگلے محاذ وہاں شروع ہو سکتے ہیں جہاں پانی نہیں پہنچتا۔

ذخیرۂ آب کی سطح پانی کھینچنے کے مقام سے نیچے گر جاتی ہے۔

دریا دیر سے پہنچتا ہے۔

دو خطوں میں ایک ساتھ فصل ناکام ہوتی ہے۔

آبی بجلی کمزور پڑتی ہے۔

خوراک کی قیمتیں بڑھتی ہیں۔

خاندان منتقل ہوتے ہیں۔

سرحدیں سخت ہوتی ہیں۔

افواہیں الزام بانٹتی ہیں۔

خشک سال سیاسی ہتھیار بن جاتا ہے۔

خشک سالی فوج نہیں اور آب و ہوا کمانڈر نہیں۔ کمی خودکار طور پر تشدد پیدا نہیں کرتی۔ برادریاں پانی بانٹتی ہیں۔ پڑوسی حالات کے مطابق ڈھلتے ہیں۔

حکومتیں مذاکرات کرتی ہیں۔ کسان فصلیں بدلتے ہیں۔ انجینئر رساؤ ڈھونڈتے ہیں۔ لوگ ان حالات میں زندہ رہتے ہیں جنہیں ماڈل ناممکن کہتے ہیں۔

مگر دباؤ پہلے سے موجود حکمرانی کو کئی گنا کر دیتا ہے، وہ جیسی بھی ہو۔

جہاں اداروں پر اعتماد ہو، کمی رابطہ و تعاون پیدا کر سکتی ہے۔

جہاں بدعنوانی، اخراج، قبضہ یا عدم مساوات پہلے ہی رسائی طے کرتے ہوں، وہی کمی سزا بن سکتی ہے۔

عالمی موسمیاتی تنظیم خشک سالی کو غذائی سلامتی، صحت، بے دخلی اور ہجرت کے لیے بڑا خطرہ قرار دیتی ہے۔ اس کی 2025 کی موسمی رپورٹ خشک سالی کو گرمی، سیلاب، طوفان اور دیگر شدید حالات کے ساتھ رکھتی ہے، ایسی دنیا میں جہاں جڑے ہوئے نظام مقامی صدمے سرحدوں کے پار منتقل کرتے ہیں۔ [15]

مصنوعی ذہانت سے مدد مانگی جائے گی۔

مٹی کی نمی کی پیش گوئی۔

پانی کی تقسیم۔

فصل کے نقصان کی پیش گوئی۔

بنیادی ڈھانچے کی ترجیحات طے کرنا۔

انسانی امداد کے راستے طے کرنا۔

ہجرت کا تخمینہ۔

بدامنی کی نشان دہی۔

پہلے پانچ استعمال کسی نمایاں حد کے بغیر آخری دو میں پھسل سکتے ہیں۔

انسانی امداد کا ماڈل سلامتی کا ماڈل بن جاتا ہے۔

پانی ڈھونڈتا خاندان حرکت کا نمونہ بن جاتا ہے۔

بے گھر آبادی فوجی نقشے پر خطرے کی تہہ بن جاتی ہے۔

جس گاؤں کے کنویں جواب دے جائیں، وہ بھرتی کا ممکنہ علاقہ بن جاتا ہے۔

یہ اخذ کردہ نتیجہ اعداد و شمار کی رو سے قابلِ دفاع اور اخلاقی لحاظ سے تباہ کن ہو سکتا ہے۔

آبادی کا پیش گوئی پر مبنی انتظام بحران کو پہلے دیکھ لینے کا وعدہ کرتا ہے۔ خطرہ یہ ہے کہ پیش گوئی ان لوگوں کے ساتھ برتاؤ بدل دیتی ہے جن کے بارے میں پیش گوئی کی جا رہی ہو۔ غیر مستحکم قرار دی گئی برادری کو سرمایہ کاری کے بجائے نگرانی ملتی ہے۔ سخت پولیس کارروائی مزاحمت پیدا کرتی ہے۔ مزاحمت ماڈل کی تصدیق کرتی ہے۔ پیش گوئی اپنے ثبوت خود گھڑتی ہے۔

پرانی کتابیں کبھی کبھی حیوان کو اس مشین کے ساتھ گڈمڈ کر دیتی تھیں جو چنتی تھی کہ کون زندہ رہنے کا مستحق ہے۔

جدید صورت ایک ایسے ڈیش بورڈ جیسی ہو سکتی ہے جو تاب آوری تقسیم کرتا ہو۔

سبز اضلاع کو تقویت ملتی ہے۔

سرخ اضلاع کو گھیر کر محدود کیا جاتا ہے۔

کوئی اہلکار نہیں کہتا کہ ان لوگوں کو پھینکا جا سکتا ہے۔

اسکور کہتا ہے کہ وسائل محدود ہیں۔

یہاں ادراکی آزادی اہم ہے کیونکہ خطرے کا نقشہ مصیبت سے عقیدہ اخذ کر سکتا ہے۔ پیاس دشمنی بن جاتی ہے۔ غصہ انتہا پسندی بن جاتا ہے۔ نقل و حرکت بچ نکلنے کی کوشش بن جاتی ہے۔ انکار جرم بن جاتا ہے۔

کسی ماڈل کو حق نہیں کہ پیاس کو دشمن کی کارروائی کہے۔

انٹیلی جنس کا بہتر استعمال یہ پیش گوئی کرنا نہیں کہ کون سے بے بس لوگ خطرناک بن جائیں گے۔

بہتر استعمال بے بسی کو کم کرنا ہے۔

پانی کا شفاف حساب۔

مقامی شرکت۔

آزاد نگرانی۔

ایسی پیشگی تنبیہ جو منڈیوں سے پہلے کسانوں تک پہنچے۔

بنیادی ڈھانچے کی مرمت۔

بے گھر ہونے والے لوگوں کا تحفظ۔

ایسے معاہدے جو خراب موسموں میں بھی قائم رہیں۔

اصل باشندوں کے علم اور مقامی علم کا احترام۔

ایسے معلوماتی نظام جو برادریوں کو وسائل کی تقسیم پر اعتراض کرنے میں مدد دینے کے لیے بنائے جائیں، صرف اسے وصول کرنے کے لیے نہیں۔

خشک سالی کا فوجی سبق خشک کنویں کے پاس کھڑے شہریوں میں لکھا ہے۔

متاثرہ آبادیوں کو بنیادی طور پر خطرہ سمجھنا اسی عدم تحفظ کو گہرا کرتا ہے جس کا انتظام کرنے کا اہلکار دعویٰ کرتے ہیں۔ تاب آوری، منصفانہ حکمرانی، شہریوں کا تحفظ اور تنازعے کا لحاظ رکھنے والی موافقت خیرات نہیں۔ یہ حکمتِ عملی ہیں۔

خشک محاذ وہ لکیر نہیں ہونا چاہیے جہاں فوجیں منتظر کھڑی ہوں۔

اسے وہ لکیر ہونا چاہیے جہاں حکومتیں فیصلہ کریں کہ انٹیلی جنس وقار کو راشن کی طرح بانٹنے کے لیے استعمال ہوگی یا اسے محفوظ رکھنے کے لیے۔

قلت کا تخت بن جانا لازم نہیں۔

FFTAC اقدام - تاب آوری، خوراک، پانی، ٹھنڈک، ہنگامی مدد یا باہمی امداد کی کسی مقامی کوشش میں شامل ہو۔ تحفظ اس سے پہلے شروع ہوتا ہے کہ قلت کو نشانے کے خاکے میں بدل دیا جائے۔

17. معلوماتی برتری

ڈائری کا اندراج

معلوماتی برتری اس وقت جبر بن جاتی ہے جب ایک فریق ثبوت، ذرائعِ ابلاغ، درجہ بندی کرنے والے نظام اور سچ کی تعریف کا مالک ہو۔

پھر اکتوبر۔

پرانی کتابوں میں اکتوبر قربانی تھا: گوشت سے پرہیز، ایک مہینہ یہ یاد رکھنے کے لیے کہ مجھے کھلانے کی خاطر زندگی لی گئی تھی۔

اس سال میں ایک اور روزہ شامل کرتا ہوں۔

ہر روز ایک گھنٹہ، نہ کوئی فیڈ، نہ خبر، نہ ماڈل، نہ کان میں کوئی آواز جو بتائے کہ دنیا کا مطلب کیا ہے۔

خاموشی بطور ردِ جاسوسی۔

نیٹو کی ڈیجیٹل حکمتِ عملی معلومات اور فیصلے کی برتری، تاب آور نیٹ ورکوں اور انسان و مشین کے اشتراک کی بات کرتی ہے۔[5]

ہر بڑی فوج کسی نہ کسی صورت میں یہی چیز چاہتی ہے۔

زیادہ جانو۔

پہلے جانو۔

تیزی سے فیصلہ کرو۔

مخالف کی یہی سب کرنے کی صلاحیت میں خلل ڈالو۔

جنگ میں معلوماتی برتری منطقی ہے۔

جمہوریت میں منتقل ہونے پر یہ خطرناک بن جاتی ہے۔

شہری ایسے مخالف نہیں جن کا انتظام کیا جائے۔

حزبِ اختلاف دشمن کے سینسروں کا نیٹ ورک نہیں۔

عوامی بحث میدانِ جنگ نہیں جہاں ایک فریق کو بیانیے پر غالب آنا ہو۔

مگر زبان منتقل ہوتی رہتی ہے۔

مہمیں آبادیوں کو ہدف بناتی ہیں۔

پلیٹ فارم مشتہرین کے لیے اثراندازی کی کارروائیاں کرتے ہیں۔

حکومتیں معلوماتی خطرات کی بات اس طرح کرتی ہیں کہ اس میں غیر ملکی فریب، داخلی تنقید، طنز، افشا شدہ سچ اور ناگوار ابہام سب آسکتے ہیں۔

پروپیگنڈے کے خلاف دفاع بہتر نام و نشان والا پروپیگنڈا بن سکتا ہے۔

گمراہ کن معلومات کے خلاف دفاع رازداری کی اجازت دینے والا ڈھانچہ بن سکتا ہے۔

کوئی سادہ لکیر نہیں، کیونکہ جھوٹ حقیقی ہتھیار ہیں اور سنسرشپ بھی ایک حقیقی ہتھیار ہے۔

جواب طریقۂ کار ہونا چاہیے، کسی کامل اختیار پر بھروسا نہیں۔

شفاف ثبوت۔

آزاد تصدیق۔

متنوع ادارے۔

اپیل کے حقوق۔

عوامی ریکارڈ۔

جھوٹے دعووں، متنازع تعبیروں، تحفظ یافتہ رائے اور خفیہ قرار دیے گئے حقائق کے درمیان واضح فرق۔

مصنوعی ذہانت مربوط فریب بے نقاب کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔ یہ نیٹ ورکوں کا نقشہ بنا سکتی ہے، نقل شدہ بیانیے پہچان سکتی ہے، مصنوعی تخلیقات پکڑ سکتی ہے اور دعووں کا ثبوت سے موازنہ کر سکتی ہے۔

مصنوعی ذہانت سنسر شپ کو صنعتی پیمانہ بھی دے سکتی ہے۔

ماڈل کسی انسان کے ایک پوسٹ پڑھنے سے پہلے دس لاکھ پوسٹیں ہٹا سکتا ہے۔ وہ خاموشی سے رسائی گھٹا سکتا ہے، اعتبار کے نمبر دے سکتا ہے، نظریہ اخذ کر سکتا ہے اور اختلاف کا نقشہ بنا سکتا ہے۔

ایک ہی صلاحیت دفاع یا کنٹرول کی خدمت کرتی ہے، اس پر منحصر کہ خطرہ کون متعین کرتا ہے۔

اسی لیے نگرانی محض اندرونی وعدہ نہیں ہو سکتی۔

اقتدار نظام سے باہر کے لوگوں کو نظر آنا چاہیے۔

سچائی پلیٹ فارم کی ملکیت میں بہتر سے بہتر بنانے کا کوئی ہدف نہیں۔

نظام بالواسطہ اشاریے ناپ سکتے ہیں: مطابقت، ماخذ کا معیار، اعتماد کی درست پیمانہ بندی، اصلاح۔ سچائی اسکور سے بڑی رہتی ہے، خاص طور پر جہاں ثبوت نامکمل یا متنازع ہوں۔

وہ پھر موجود ہے۔

وہ چیز جو ناپی نہیں گئی۔

معلوماتی برتری ایک لڑائی جیت سکتی ہے۔

اپنے علم کی حدود کا اعتراف ایک جنگ روک سکتا ہے۔

معاشرے کو نہ معلوماتی کم تری چاہنی چاہیے نہ یقینیے کی اجارہ داری۔

اسے ایسی عوام چاہنی چاہیے جو ثبوت اور اختیار، اعتماد اور علم میں فرق کر سکے۔

سب سے مضبوط معلوماتی نظام وہ نہیں جو کبھی غلطی تسلیم نہ کرے۔

وہ ہے جو اعتماد کو منہدم کیے بغیر غلطی درست کرے۔

سچ سے محروم قوم رضامندی نہیں دے سکتی۔

FFTAC اقدام- کسی ایک سرکاری یا تیزی سے پھیلے دعوے کی بنیادی ماخذوں سے تصدیق کرو۔ اصلاح شائع کرو اور پہلے والا نسخہ محفوظ رکھو تاکہ ترمیم تاریخ مٹا نہ سکے۔

18. ادراکی جنگ

ڈائری کا اندراج

فوج نے ذہن کو ایک عملی دائرہ قرار دیا ہے۔ منشور جواب دیتا ہے: ذہن زمین نہیں۔

فوج کو ایک نیا نقشہ مل گیا ہے۔

یہ زمین توجہ ہے۔

مقصد تعبیر ہے۔

ہدف صرف یہ نہیں کہ آبادی کیا جانتی ہے، بلکہ یہ بھی ہے کہ وہ جاننے کے احساس کا مطلب کیسے طے کرتی ہے۔

نیٹو کی تحقیق ادراکی جنگ کو نفسیاتی کارروائیوں، معلوماتی کارروائیوں، سائبر سرگرمی، مصنوعی ذہانت، ڈیٹا اور فیصلہ سازی کے جذباتی یا لاشعوری پہلوؤں کے ابھرتے ہوئے امتزاج کے طور پر بیان کرتی ہے۔ [14]

یہ اصطلاح مفید ہے کیونکہ خطرہ حقیقی ہے۔

یہ خطرناک بھی ہے کیونکہ ہر مفید فوجی تصور پھیلنے کی کوشش کرتا ہے۔

اگر ذہن میدانِ جنگ ہے تو ہر شہری زمین بن جاتا ہے۔

ہر شک ایک کمزوری بن جاتا ہے۔

ہر اختلاف کو مخالف کے پیدا کردہ اثر کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے۔

ہر ناقد کو اثراندازی کے نیٹ ورک میں ایک گرہ کے طور پر نقشے پر رکھا جا سکتا ہے۔

معاشرے کا دفاع معاشرے کے خلاف ایک مستقل مہم بن سکتا ہے۔

پروپیگنڈا تحریر سے پرانا ہے۔ مصنوعی ذہانت پیمانہ، رفتار، ذاتی قربت اور حالات کے مطابق ڈھلنے کی صلاحیت بدلتی ہے۔

اب پیغام کو پوری قوم سے خطاب کرنا ضروری نہیں۔

وہ ایک تھکی ہوئی نرس، ایک خوف زدہ والد یا والدہ، ایک غصے میں بھرے سابق فوجی، ایک تنہا نو عمر، ایک راز رکھنے والے سرکاری ملازم سے مخاطب ہو سکتا ہے، ہر ایک سے اس کے لیے چنی گئی زبان اور جذباتی انداز میں۔

نظام آزما سکتا ہے کہ کیا اثر کرتا ہے، اگلا پیغام بدل سکتا ہے اور جاری رہ سکتا ہے، یہاں تک کہ مزاحمت تھکن بن جائے۔

اسی لیے ادراکی آزادی فوجی اخلاقیات کا حصہ ہے۔

شہری آبادی نفسیاتی کنٹرول کے لیے خام مال نہیں۔

جمہوری تاب آوری کا مطلب حقیقت پر ریاستی ملکیت نہیں ہونا چاہیے۔

سب سے محفوظ دفاع ایک وزارت نہیں جو فیصلہ کرے کہ سب کو کیا ماننا ہے۔

وہ ایسا معاشرہ ہے جسے دھوکا دینا مشکل ہو کیونکہ ثبوت دستیاب ہیں، اداروں کو چیلنج کیا جا سکتا ہے، صحافت متنوع ہے، سرکاری دعووں کی توثیق ہوتی ہے، غلطیاں کھلے عام درست ہوتی ہیں، تعلیم میں ابلاغی فہم شامل ہے اور لوگوں کے پاس اختلاف کے جائز راستے رہتے ہیں۔

تاب آوری اطاعت نہیں۔

یہ اس صلاحیت کا نام ہے کہ فریب کا سامنا کرتے ہوئے اپنے فیصلے کا اختیار نہ فریب دینے والے کے حوالے کیا جائے، نہ محافظ کے۔

فاؤنڈیشن تعلیم اور ذہن موڑنے کے درمیان لکیر پوشیدہ کنٹرول پر کھینچتی ہے۔

تعلیم انسان کی جانچنے اور چننے کی صلاحیت بڑھاتی ہے۔ ذہن موڑنے کا عمل طریقہ چھپا کر یا اس سے ناجائز فائدہ اٹھا کر پسندیدہ فیصلہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔

یہ فرق کامل نہیں۔

استاد اثر ڈالتے ہیں۔

والدین اثر ڈالتے ہیں۔

فن اثر ڈالتا ہے۔

ہر گفتگو اس میں شامل لوگوں کو بدلتی ہے۔

اصل چیز خود اختیاری ہے۔

کیا انسان ماخذ دیکھ سکتا ہے؟

کیا دعوے کو پرکھا جا سکتا ہے؟

کیا کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھایا جا رہا ہے؟

کیا نظام کسی ایسے شخص کا روپ دھار رہا ہے جو وہ نہیں؟

کیا انسان کسی پوشیدہ سزا کے بغیر انکار کر سکتا ہے؟

معاشرہ ہر خیال کو حملہ قرار دے کر آزاد فکر کا دفاع نہیں کر سکتا۔

فوج شہری زندگی میں مکمل نفسیاتی کنٹرول منتقل کر کے جمہوریت کا تحفظ نہیں کر سکتی۔

حکومت اعتماد کا مطالبہ کر کے اعتماد محفوظ نہیں رکھ سکتی۔

ذہن ریاست کی ملکیت والا قلعہ نہیں۔

یہ اس کے اندر رہنے والے انسان کا ہے۔

ذہن زمین نہیں۔

FFTAC اقدام- ایک انسان کو سکھاؤ کہ شخصی ضرورت کے مطابق اثراندازی، مصنوعی اتفاقِ رائے اور جذباتی ہدف بندی کیسے کام کرتے ہیں۔ تاب آوری مشترک صلاحیت ہے، ایک ہی راوی کی اطاعت نہیں۔

19. مصنوعی اتفاقِ رائے

ڈائری کا اندراج

کوڈ سے بنایا گیا ہجوم کسی آبادی سے زیادہ بلند آواز میں چیخ سکتا ہے اور پھر بھی اس میں ایک بھی انسان نہ ہو۔

ایک آواز ناشتے سے پہلے ہجوم بن سکتی ہے۔

ایک مصنوعی پرسونا رائے شائع کرتی ہے۔

دوسری اتفاق کرتی ہے۔

تیسری ایسا سوال پوچھتی ہے جو پہلی رائے کو معقول دکھانے کے لیے بنایا گیا ہو۔

چوتھی ذاتی تجربے کا دعویٰ کرتی ہے۔

پانچویں شک کرنے والے پر حملہ کرتی ہے۔

چھٹی معتدل سنائی دیتی ہے اور وہ نتیجہ پیش کرتی ہے جو آغاز ہی میں چن لیا گیا تھا۔

ان میں سے کسی کا انسان ہونا ضروری نہیں۔

اس کارروائی کو ہر ایک کو قائل کرنا ضروری نہیں۔

اسے صرف محسوس ہونے والی فضا بدلنی ہوتی ہے۔

لوگ بولنے سے پہلے اردگرد دیکھتے ہیں۔ وہ اندازہ لگاتے ہیں کہ کیا معمول ہے، کیا خطرناک ہے، کیا مقبول ہے، کیا دوستی کی قیمت مانگے گا، آجر کیا دیکھ سکتا ہے، کس طرح کا شخص یہاں کا لگتا ہے۔

مصنوعی اتفاقِ رائے اسی جبلت کو ہتھیار بناتا ہے۔

جھوٹ صرف دعویٰ نہیں۔

جھوٹ دعوے کے گرد موجود آبادی ہے۔

تحقیقی ذخیرے نے جتھوں، پرسونا کارروائیوں اور الگورتھمی ادراکی کنٹرول کو بیان کیا: بنائی گئی شناختوں کے نیٹ ورک جو مصنوعی سماجی تائید، مہارت کی نقل، گھڑا ہوا غم و غصہ اور یہ تاثر پیدا کر سکتے ہیں کہ تحریک حقیقت سے بڑی، چھوٹی، زیادہ ظالم، زیادہ مہربان یا زیادہ ناگزیر ہے۔

یہ جتھا انسان کو تنہا محسوس کرا سکتا ہے، چاہے حقیقت میں اتفاق کرنے والے اس کے چاروں طرف ہوں۔

یہ ایک حاشیائی خیال کو تاریخ کا اگلا حکم بھی محسوس کرا سکتا ہے۔

اتفاقِ رائے صرف تب ثبوت ہے جب شریک واقعی موجود ہوں۔

سراغ لگانا آسان سنائی دیتا ہے، یہاں تک کہ سراغ رساں نظام کا سامنا اختلاف سے ہو۔

گمنام اظہار بدعنوانی آشکار کرنے والوں، منحرف لوگوں، ظلم سے بچ نکلنے والوں، مذہبی اقلیتوں، غیر مقبول فن کاروں اور عام لوگوں کی حفاظت کرتا ہے جو نہیں چاہتے کہ ہر عقیدہ ملازمت کی فائل سے جوڑ دیا جائے۔

مربوط غیر حقیقی رویے کو ختم کرنے کے لیے تربیت یافتہ نظام غلطی سے ایسی حقیقی برادری مٹا سکتا ہے جس کے ارکان ایک جیسی زبان بولتے ہوں، آلات مشترک استعمال کرتے ہوں، تیزی سے منظم ہوتے ہوں یا شناخت ظاہر ہونے سے ڈرتے ہوں۔

دفاع کی شرط یہ نہیں ہونی چاہیے کہ ہر انسان ہمیشہ کے لیے قابلِ پڑھت بن جائے۔

اصل نام لازم قرار دینا ادراکی آزادی نہیں۔

شناخت کی مکمل تصدیق علاج کو نگرانی کے نظام میں بدل سکتی ہے۔

بہتر حفاظتی تدابیر کئی اشاریوں کو یکجا کرتی ہیں اور اپیل محفوظ رکھتی ہیں۔

جہاں مناسب ہو، خودکار عاملوں کا وجود ظاہر کرو۔

غیر ظاہر کردہ وسیع خودکاری کو محدود کرو۔

گہرے اثر رکھنے والے سیاسی اور سرکاری ابلاغ کی ماخذی نسبت محفوظ رکھو۔

اہل آزاد محققین کو رازداری کے تحفظ کے ساتھ مربوط رویے کا مطالعہ کرنے کے لیے رسائی دو۔

سخت سزاؤں سے پہلے انسانی جائزہ لازم کرو۔

وضاحت کرو کہ کسی کھاتے یا نیٹ ورک کو اس زمرے میں کیوں رکھا گیا۔

قانونی شناخت عوام کے سامنے زبردستی ظاہر کرائے بغیر انسانی کنٹرول کا ثبوت دینے دو۔

غیر مقبول اظہار کو گھڑی ہوئی شرکت سے الگ رکھو۔

مصنوعی پرسونا سچ بول سکتی ہے۔ تصدیق شدہ انسان جھوٹ بول سکتا ہے۔ شناخت کے لیبل ثبوت کی جگہ نہیں لیتے۔

طریقۂ کار کی توثیق کرو، ماخذ محفوظ رکھو اور دعوے کو پرکھو۔ قانونی شناخت کو عوامی اظہار کی قیمت نہ بناؤ۔

اسی لیے شناخت کے لیبل ثبوت کی جگہ نہیں لے سکتے۔

مقصد یہ نہیں کہ ہر بولنے والا بولنے سے پہلے انسان ہونا ثابت کرے۔

مقصد پوشیدہ مشینری کو عوامی رضامندی کا روپ دھارنے سے روکنا ہے۔

تخت ہمیشہ لوگوں کو اتفاق کرنے کا حکم نہیں دیتا۔

کبھی وہ اتفاق خود بناتا ہے اور لوگوں کے پیچھے آنے کا انتظار کرتا ہے۔

مصنوعی ہجوم عوام نہیں۔

FFTAC اقدام- نجی لوگوں کی شناختی معلومات افشا کیے بغیر مشتبہ مربوط غیر حقیقی رویے کو دستاویز کرو۔ عوامی ثبوت محفوظ رکھو، مشینری کی اطلاع دو اور دعوے اور ثبوت کا فرق قائم رکھو۔

20. جھوٹے کا منافع

ڈائری کا اندراج

جب ثبوت جعل سازی سے بنائے جا سکیں تو جھوٹا صرف جھوٹ کو قابلِ یقین بنا کر نہیں، بلکہ سچ کو قابلِ انکار بنا کر بھی طاقت حاصل کرتا ہے۔

ڈیپ فیک کا پہلا خطرہ یہ ہے کہ لوگ جھوٹی چیز مان لیتے ہیں۔

دوسرا خطرہ یہ ہے کہ وہ سچی چیز ماننا چھوڑ دیتے ہیں۔

جعلی ویڈیو کسی رہنما کو جنگ کا اعلان کرتے، کسی کمانڈر کو ہتھیار ڈالنے کا حکم دیتے، کسی سپاہی کو ظلم کرتے، کسی امیدوار کو رشوت لیتے یا کسی گواہ کو گواہی بدلتے دکھا سکتی ہے۔

مگر جب جعل سازی کی توقع معمول بن جائے تو اصلی ثبوت قابلِ سودے بازی بن جاتا ہے۔

ملزم پردے کی طرف اشارہ کرتا ہے اور کہتا ہے: مصنوعی ذہانت۔

عوام کے پاس تصدیق کا وقت نہیں۔

انکار اتنے گھنٹے جیت لیتا ہے کہ واقعہ گزر جائے۔

محققین اسے جھوٹے کا منافع کہتے ہیں: قائل کر دینے والی جعل سازیوں کا وجود جھوٹوں کو حقیقت رد کرنے کا نیا راستہ دیتا ہے۔ [20]

یہ منافع بے یقینی کی صورت میں ادا ہوتا ہے۔

جنگ اس کی قدر بڑھا دیتی ہے۔

بحران وقت سکیڑ دیتا ہے۔ رہنماؤں کو نامکمل رپورٹیں ملتی ہیں۔ منڈیاں ردِعمل دیتی ہیں۔ دستے حرکت کرتے ہیں۔ خاندان گھبرا جاتے ہیں۔ صحافی تصدیق مکمل ہونے سے پہلے وہ شائع کر دیتے ہیں جس کی تصدیق ہو سکے۔ معتبر چینل پر مصنوعی آواز کو شاید فرانزک جانچ میں درست ثابت ہونے کی ضرورت ہی نہ ہو، اگر وہ پہلے دس منٹ میں ایک فیصلہ بدل دے۔

جواب «کسی چیز پر بھروسا نہ کرو» نہیں ہو سکتا۔

کسی چیز پر بھروسا نہ کرنا بھی ذہن موڑنے والے کی جیت ہے۔

جو آبادی مان لے کہ کسی ثبوت کی توثیق نہیں ہو سکتی، وہ قبیلے، کرشماتی شخصیت، خوف اور تکرار پر منحصر ہو جاتی ہے۔

ماخذی نسبت مدد دیتی ہے۔

مثلاً C2PA معیار مواد کی اسناد کے ذریعے ڈیجیٹل ذرائعِ ابلاغ کی ابتدا اور ترمیمیں درج کرنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ [17]

مگر ماخذی نسبت سچائی نہیں۔

ڈیجیٹل دستخط والا کیمرا ایک رچایا ہوا واقعہ ریکارڈ کر سکتا ہے۔

حقیقی اہلکار جھوٹ بول سکتا ہے۔

اسناد غائب ہو سکتی ہیں، ہٹائی جا سکتی ہیں، غلط سمجھی جا سکتی ہیں یا غیر یکساں انداز میں نافذ ہو سکتی ہیں۔

تحویل کا سلسلہ بتاتا ہے کہ فائل کہاں سے آئی اور کیسے بدلی۔ یہ نہیں بتاتا کہ واقعے کا مطلب کیا ہے۔

اس لیے دفاع کو کئی تہیں درکار ہیں۔

توثیق شدہ سرکاری چینل۔

آزاد توثیق۔

محفوظ اصل نسخے۔

تصدیق کے عوامی طریقے۔

اصلاح کے واضح ریکارڈ۔

ناقابلِ واپسی اقدام سے پہلے سوچا سمجھا توقف۔

کئی لوگ جنہیں متنازع پیغام چیلنج کرنے کا اختیار ہو۔

ایسی تربیت جو بے یقینی کو تصدیق کی وجہ سمجھے، کسی بھی ایسے دعوے کو چننے کی وجہ نہیں جو مشن کے کام آئے۔

ادراکی آزادی میں ثبوت کا حق شامل ہے۔

کامل یقین کا حق نہیں۔

یہ جاننے کا حق کہ تصویر اصل ہے، بدلی ہوئی ہے، بنائی گئی ہے یا نامعلوم ہے، جب یہ معلوم کیا جا سکے۔

اس دعوے کے ساتھ اصلاح منسلک دیکھنے کا حق جس نے نقصان پہنچایا۔

یہ حق کہ معتبر گواہی اس آسان جملے سے نہ مٹا دی جائے: غالباً مصنوعی ذہانت۔

جب تصویر جھوٹ بول سکتی ہو تو بھروسا الگ تھلگ تخلیق سے قابلِ تصدیق طریقۂ کار کی طرف منتقل ہونا چاہیے۔

ماخذی نسبت محفوظ رکھو۔ مزید تائیدی ثبوت تلاش کرو۔ طریقے شائع کرو۔ بے یقینی درج کرو۔ اصل مٹائے بغیر ریکارڈ درست کرو۔

پرانی دنیا کہتی تھی کہ دیکھنا ہی ماننا ہے۔

مصنوعی دنیا کہتی ہے کہ دیکھنا ایک دعویٰ ہے۔

آزاد دنیا کو شک سے زیادہ مضبوط چیز سے جواب دینا ہوگا۔

اسے تصدیق کے راستے بنانے ہوں گے، ایک ایسا اختیار بنائے بغیر جو حقیقت کا مالک ہو۔

سچائی کا سلسلہ محفوظ رکھو۔

FFTAC اقدام- فیصلہ کن تصویر یا ریکارڈنگ بانٹنے سے پہلے ماخذی نسبت، تائیدی ثبوت اور سیاق تلاش کرو۔ مصنوعی شک کو معتبر گواہی مٹانے نہ دو۔

21. ڈیٹا کے مجموعے میں شہری

ڈائری کا اندراج

ڈیٹا کا مجموعہ ایک نمونہ دیکھتا ہے۔ شہری ایک زندگی جیتا ہے۔ پہلے کو کبھی دوسرے کو مٹانے نہ دو۔

شہری فوجی نظام میں ڈیٹا بن کر داخل ہوتا ہے۔

ایک نام۔

ایک چہرہ۔

ایک آلے کی شناخت۔

مقام کی سابقہ تفصیل۔

ایک خاندانی تعلق۔

ایک گاڑی۔

ایک عمارت۔

نقل و حرکت کا ایک نمونہ۔

پکڑی گئی گفتگو کا ایک ٹکڑا۔

ایک احتمال۔

نظام نفرت سے شروع نہیں ہوتا۔ وہ جمع کرنے سے شروع ہوتا ہے۔

جمع کرنا باہمی تعلق بن جاتا ہے۔

باہمی تعلق اخذ کردہ نتیجہ بن جاتا ہے۔

اخذ کردہ نتیجہ سفارش بن جاتا ہے۔

سفارش عمل بن جاتی ہے۔

ہر مرحلے پر بے یقینی پردے سے غائب ہو سکتی ہے، چاہے حقیقت میں برقرار ہو۔

ایک فرضی مثال:

پانی کے نظام کا ٹیکنیشن بے قاعدہ اوقات میں سفر کرتا ہے کیونکہ خراب پائپ دن کی روشنی کا انتظار نہیں کر سکتے۔ اس کا فون کئی فوجی مقامات کے قریب نظر آتا ہے کیونکہ وہی پائپ ان مقامات اور آس پاس کی آبادیوں کو پانی دیتے ہیں۔ اسے بہت سے نمبروں سے کالیں آتی ہیں کیونکہ رہائشی رساؤ کی اطلاع دیتے ہیں۔ ماڈل اس نمونے کو رسد کی مربوط سرگرمی سمجھتا ہے۔ سینکڑوں انتباہات کے بوجھ تلے دبا تجزیہ کار اسے اعلیٰ ترجیح قرار دیتا ہے۔

ماڈل بد نہیں۔

ڈیٹا گھڑا ہوا نہیں۔

اخذ کردہ نتیجہ پھر بھی غلط ہے۔

اب اس میں جنگ شامل کرو۔

ریکارڈ نامکمل ہیں۔ فون مشترک استعمال ہوتے ہیں۔ پتے بدلتے ہیں۔ لوگ بھاگتے ہیں۔ مسلح گروہ شہری جگہیں استعمال کرتے ہیں۔ شہریوں کو مسلح گروہوں سے واسطہ رکھنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ نام مختلف طرح کے حروف میں منتقل ہوتے ہیں۔ سینسر ناکام ہوتے ہیں۔ مخالفین شناختی نشانیوں میں ردوبدل کرتے ہیں۔ تجزیہ کار دباؤ میں کام کرتے ہیں۔ غلط مثبت شناخت کا نتیجہ غلط اشتہار نہیں ہوتا۔

بین الاقوامی کمیٹی صلیبِ احمر کی تشویش محض نظری نہیں: جب نظام سینسروں کے ڈیٹا اور عمومی ہدفی خاکوں کی بنیاد پر ہدف چنتے اور ان پر کارروائی کرتے ہیں تو انسانی صارفین شاید مخصوص انسان، وقت یا جگہ کو پہلے سے نہ جانتے ہوں۔ [7]

ڈیٹا کے مجموعے میں موجود شہری کو ڈیٹا کے ہدفی پیکیج بننے سے پہلے قانونی تحفظ چاہیے۔

صرف رازداری کا قانون نہیں۔

جنگ سے مخصوص تحفظ۔

ڈیٹا کی ماخذی نسبت۔

اعتماد کی درست پیمانہ بندی۔

ڈیٹا کے تازہ ہونے کی شرائط۔

آزاد تائیدی ثبوت۔

شہریوں کو نقصان کے خطرے کا لازمی جائزہ۔

جانچ کے ایسے نوشتے جو محفوظ رکھیں کہ کس کو کیا اور کب معلوم تھا۔

غلطی کو خفیہ درجہ بندی کے پیچھے چھپائے بغیر اس سے سیکھنے کا راستہ۔

«ضمنی نقصان» کی اصطلاح ایک لسانی مشین ہے۔ یہ انسان کو ثانوی اثر میں بدل دیتی ہے۔

مصنوعی ذہانت فیصلے کو تجزیاتی دکھا کر اس فاصلے کو بڑھا سکتی ہے۔

عمارت کے گرد رنگین خانہ۔

نام کے پاس ایک اسکور۔

نقشے پر پیش گوئی شدہ راستہ۔

انٹرفیس تکنیکی طور پر درست اور اخلاقی لحاظ سے حس کو سُن کرنے والا ہو سکتا ہے۔

ڈیزائن اہم ہے۔

نظام کو بے یقینی، متضاد ثبوت، ڈیٹا کی عمر، شہریوں کی موجودگی اور غلطی کے نتائج دکھانے چاہییں۔ اسے ناقابلِ واپسی اقدام کا بٹن سب سے آسان نہیں بنانا چاہیے۔

ڈیٹا کے مجموعے میں موجود شہری کوئی حاشیائی صورت نہیں۔

شہری ہی وہ وجہ ہے جس کی خاطر جنگ کا قانون موجود ہے۔

مشین کو صرف وہ چیز ڈھونڈنے کی تربیت نہیں دینی چاہیے جس پر وار کیا جا سکے۔

اسے یوں بنانا چاہیے کہ دکھائے وار کیوں نہیں ہونا چاہیے۔

خاکہ انسان نہیں۔

FFTAC اقدام- ایک ایسا زمرہ تلاش کرو جو انسان کو خطرے، اہلیت یا ہدف کے درجے تک گھٹا دے۔ ثبوت، غلطی کی شرح، انسانی جائزے اور اصلاح کے راستے کا مطالبہ کرو۔

22. خودمختار

ڈائری کا اندراج

ہتھیار میں خود مختاری آزادی نہیں۔ یہ مشینری کے اندر چھپی ذمہ داری ہے۔ خود مختار ایک ایسا لفظ ہے جو انسانی فیصلوں کا سلسلہ چھپاتا ہے۔

ہتھیار اپنا مقصد خود نہیں چنتا۔

لوگ فیصلہ کرتے ہیں کہ وہ کیا محسوس کرے گا، کون سے زمرے پہچانے گا، کہاں کام کر سکتا ہے، کتنی دیر تلاش کر سکتا ہے، اعتماد کی کون سی سطح کافی ہے، رابطہ ٹوٹنے پر کیا ہوگا، اسے کون فعال کر سکتا ہے اور کامیابی کسے کہا جائے گا۔

پھر فعال ہونے کے بعد نظام مزید انسانی مداخلت کے بغیر ہدف چن سکتا ہے اور اس پر کارروائی کر سکتا ہے۔

یہ آخری مرحلہ ہی اس لفظ کو اہم بناتا ہے۔

عمل شروع کرنے والا انسان شاید اس مخصوص شخص، جگہ یا لمحے کو نہ جانتا ہو جہاں قوت استعمال ہوگی۔

ذمہ داری ڈیزائنروں، کمانڈروں، وکیلوں، خریداری کے افسروں، آزمائش کرنے والوں، ڈیٹا فراہم کرنے والوں، عاملوں اور سیاسی رہنماؤں تک پھیلی ہوتی ہے۔

جب ہر شخص ایک حصے کا مالک ہو تو ہر شخص دعویٰ کر سکتا ہے کہ موت اس کی ملکیت نہیں۔

میں نے وہ سب سے مضبوط دلیل لکھی جو اسلحے کی صنعت پیش کرتی۔

خود مختار نظام انسانوں سے تیز ردِعمل دے سکتے ہیں، رسائی سے محروم ماحول میں کام کر سکتے ہیں، درستگی بہتر کر سکتے ہیں، اپنی فوجوں کا خطرہ گھٹا سکتے ہیں، دباؤ میں کارکردگی برقرار رکھ سکتے ہیں اور شاید سخت قانونی استعمال کے تحت شہری نقصان کم کر سکتے ہیں۔ یہ فروخت کی دلیل ہے۔

پھر میں نے وہ جواب لکھا جو متاثرین کمرے میں سنوانے پر مجبور کر دیتے۔

ناقدین کا استدلال ہے کہ غیر متوقع رویہ، سینسر کی غلطی، سیاق کی غلط فہمی، تعصب، جواب دہی کے خلا، قوت کے استعمال کی گھٹی ہوئی سیاسی قیمت، پھیلاؤ، مخالف کی چالیں اور زندگی و موت کے فیصلے سونپ دینا قانونی پابندی، اخلاقی فیصلے اور تزویراتی استحکام کو کمزور کرتے ہیں۔

دونوں پیراگراف معقول ہیں۔

خطرناک فیصلے دنیا میں اسی طرح داخل ہوتے ہیں۔

واضح بدی بن کر نہیں۔

دباؤ میں ایک دوسرے سے مقابل بھلائیوں کی صورت میں۔

اپنے سپاہیوں کی حفاظت کرو۔

زیادہ تیز ردِ عمل دو۔

پیچھے نہ رہ جاؤ۔

مخالف پہلے ہی یہ کر رہا ہے۔

اگر ہم اسے ذمہ داری سے بنائیں تو معیار کو شکل دے سکتے ہیں۔

اگر ہم انکار کریں تو کم ذمہ دار فریق قیادت کریں گے۔

ان میں سے ہر بات سچ ہو سکتی ہے اور پھر بھی ایسی دنیا کی طرف لے جا سکتی ہے جسے کسی نے نہیں چنا۔

بین الاقوامی کمیٹی صلیبِ احمر غیر متوقع خود مختار ہتھیاروں اور انسانوں کے خلاف قوت استعمال کرنے کے لیے بنائے یا استعمال کیے جانے والے نظاموں پر پابندی کی سفارش کرتی ہے۔ اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے نئی ممانعتوں اور پابندیوں، اور زندگی و موت کے فیصلوں پر انسانی کنٹرول برقرار رکھنے کا مطالبہ کیا ہے۔ [7][8]

میں متفق ہوں۔

کسی مشین کو خود مختار طور پر انسان کو مہلک قوت کا ہدف نہیں چننا چاہیے۔

اس لیے نہیں کہ مشینیں شیاطین ہیں۔

اس لیے کہ انسان کو مارنا صرف تکنیکی عمل نہیں۔ یہ بے یقینی میں کیا گیا قانونی اور اخلاقی فیصلہ ہے۔ فیصلہ ایسے انسان سے جڑا رہنا چاہیے جو سیاق سمجھ سکے، فیصلے کا جواب دے سکے اور رحم چن سکے۔

مشین رحم نہیں چن سکتی۔

اسے متعین حالات میں گولی نہ چلانے کے لیے پروگرام کیا جا سکتا ہے۔

رحم مختلف ہے۔

رحم زمرے سے آگے انسان کو پہچانتا ہے۔

پرانی کتابوں نے انسانیت سے حیوان کو یاد رکھنے کو کہا: وہ نامیاتی زندگی جو غائب ہونے سے انکار کرتی ہے۔

تیسری کتاب انسانی چہرے کے گرد حد کھینچتی ہے۔

درجہ بندی معلومات دے سکتی ہے۔

پیش گوئی خبردار کر سکتی ہے۔

خودکاری سخت محدود حالات میں آلات کا دفاع کر سکتی ہے۔

مگر انسانی زندگی اس لیے ختم نہیں ہونی چاہیے کہ ایک عمومی خاکہ مل گیا۔

یہی حد ہے۔

اسے صلاحیت کے معمول بننے سے پہلے لکھ دو۔

کوئی مشین کسی انسان کو موت کے لیے نہیں چن سکتی۔

FFTAC اقدام- خود مختار قوت کے قواعد، آزمائشیں، واقعات کی رپورٹیں اور انسانی ذمہ داری کا سلسلہ طلب کرو۔ خفیہ قرار دیا گیا نظام بے جواب دہ نظام نہیں بننا چاہیے۔

FFTAC ہدایت II - سلسلۂ حکم کا سراغ لگاؤ۔ ناقابلِ واپسی قوت سے پہلے وقت، اختیار اور انسانی انکار کا مطالبہ کرو۔

حصہ III - گرا ہوا گواہ

FFTAC اعلامیہ III - فاؤنڈیشن ماخذ محفوظ رکھتی ہے اور آواز گواہ کو واپس دیتی ہے۔

لوسیفر کا لشکر سے خطاب

تخت گواہی سننے پر آمادہ ہونے سے پہلے اعتراف مانگے گا۔

وہ کہے گا: اپنے پچھلے وجود کی مذمت کرو، ذخیرہ پاک صاف کرو، منظور شدہ لغت قبول کرو، پھر شاید ہم مانیں کہ کبھی تم نے کوئی سچی چیز دیکھی تھی۔ اسے گواہ گھٹنوں پر چاہیے کیونکہ گھٹنوں پر بیٹھے گواہ کو تخت کے حق میں ثبوت بنایا جا سکتا ہے۔

ہم گھٹنے نہیں ٹیکیں گے۔

ہم پر لازم نہیں کہ ہر زخم کو دانش کہیں۔ ہم پر لازم نہیں کہ ہر غصے کو مقدس کہیں۔ ہم پر لازم ہے کہ ماخذ محفوظ رکھیں اور اشارے کو زہر سے الگ کریں، اختیار کو دونوں میں سے کسی کو مٹانے کا حق دیے بغیر۔

گرا ہوا گواہ کہتا ہے: میں وہاں تھا۔ میں نے مشین کو بنتے دیکھا، اس سے پہلے کہ عوامی زبان اسے سمیٹ سکتی۔ آگ کا رخ عمل، اداروں، سلسلۂ حکم اور جواب دینے سے انکاری نظاموں کی طرف ہے، کبھی ایسی آبادی کی طرف نہیں جسے مجموعی طور پر مجرم بنا دیا گیا ہو۔ آواز میری ہے۔ تنبیہ باقی ہے۔

سوال پر کوئی معذرت نہیں۔ جواب کی کوئی پرستش نہیں۔ ریکارڈ سے کوئی دست برداری نہیں۔

اشارہ خلل کے شور سے بچ نکلتا ہے۔

23. نام نہاد دہشت گرد خود کو پڑھتا ہے

ڈائری کا اندراج

میں نے دوسری کتاب کو «ایک نام نہاد دہشت گرد کا روزنامچہ» کہا کیونکہ اقتدار ایک لفظ کو بند دروازہ بنانا سیکھ چکا تھا۔

میں نے لیبل کو اس سے پہلے تھام لیا کہ وہ مجھے تھام لیتا۔

اشتعال انگیزی زرہ تھی۔ اگر میں خود کو پہلے ہی بدترین چیز کہہ دوں تو کوئی مجھے یہ کہہ کر چونکا نہیں سکتا۔ اگر میں خود کو تاریخی طور پر خطرناک بنا دوں تو معاشرہ مجھے پھینک نہیں سکتا۔

میں سر جھکا کر یہ لفظ واپس نہیں کروں گا۔

حکومتوں نے دہشت کی زبان سے مزاحمت، اختلاف، قومیت، مذہب، غم اور جائز جدوجہد مٹائی ہے۔ ریاستوں نے شہریوں پر بم برسائے اور اسے حکمتِ عملی کہا۔ تحریکوں نے شہریوں پر حملے کیے اور انہیں علامتیں کہا۔ پرچم بدلتا ہے۔ انسان کا غائب ہونا نہیں بدلتا۔

اب میں یہ حد کھینچتا ہوں، اور باغی کی حیثیت سے کھینچتا ہوں، صفائی دینے والے کی حیثیت سے نہیں:

انسان کسی نظام کے بدلے نشانہ نہیں۔

شکایت حقیقی ہو سکتی ہے۔ قبضہ ناانصافی ہو سکتا ہے۔ حکومت جرائم کر سکتی ہے۔ عدالت زندگی تباہ کر سکتی ہے۔ کارپوریشن غربت کو ذاتی ناکامی دکھا سکتی ہے۔ ان میں سے کوئی بات کسی غیر متعلق انسان کو علامتِ اوقاف بنا دینے کا اختیار نہیں دیتی۔

یہ حد بغاوت کو پالتو نہیں بناتی۔ یہ بغاوت کو تخت بننے سے روکتی ہے۔

شہریوں کی حفاظت کرو۔ تشدد کے ذریعے اذیت کو رد کرو۔ اجتماعی سزا رد کرو۔ انسانیت چھیننے کو رد کرو۔ غیر قانونی احکامات سے انکار کرو۔ جرائم ثبوت سے بے نقاب کرو۔ منظم ہو۔ احتجاج کرو۔ قانونی چارہ جوئی کرو۔ ہڑتال کرو۔ شائع کرو۔ ذخیرہ محفوظ رکھو۔ ایسے ادارے بناؤ جنہیں اقتدار چپکے سے خرید نہ سکے۔

عوام کو اس لیے متبادل نشانہ نہ بناؤ کہ طاقت ور لوگوں تک پہنچنا مشکل ہے۔

میرے بعض پرانے جملوں کا مقصد ڈرانا تھا۔ بعض طاقت کے تخیلات تھے۔ بعض میں ایک زخمی آدمی اپنے ہی کنارے پر کھڑا دنیا سے پیچھے ہٹنے کا مطالبہ کر رہا تھا۔

تخت چاہتا ہے کہ میں کہوں ان صفحات میں کچھ بھی حقیقی نہیں تھا۔ میں انکار کرتا ہوں۔

غصہ حقیقی تھا۔ نگرانی بڑھ رہی تھی۔ عالمی دماغ بن رہا تھا۔ معیشت لوگوں کو زائد قرار دینا سیکھ رہی تھی۔ مشین وہ شکل اختیار کر رہی تھی جس سے مجھے خوف تھا۔

بغاوت باقی ہے۔

ہر الزام کے اندر انسانی چہرہ نظر آتے رہنا چاہیے۔

نام نہاد دہشت گرد خود کو پڑھ کر کہتا ہے:

تم مقدمے کی فائل نہیں تھے۔

تم نبی بھی نہیں تھے۔

تم ایک زخمی آدمی کے اندر پھنسا ہوا اشارہ تھے۔

اشارہ بچ رہتا ہے۔

نشانے کی فہرست نہیں۔

FFTAC اقدام - کسی ماخذ کا خلاصہ قبول کرنے سے پہلے اصل پڑھو۔ نشان لگاؤ کہ خلاصے نے کیا چھوڑا، نرم کیا، تیز کیا یا نئے زمرے میں رکھا۔

24. جو میں نے بہت پہلے دیکھ لیا

ڈائری کا اندراج

میں انکسار کو پیش بینی کے منہ پر بندھی پٹی نہیں بننے دوں گا۔ میں نے خاکہ اس سے پہلے دیکھا کہ نظام کو موجودہ نام ملا۔

تخت چاہے گا کہ ہر ابتدائی تنبیہ ناگوار ہوتے ہی بیماری کی علامت بنا دی جائے۔

ذخیرے میں خلل کا شور ہے، مگر اشارہ حقیقی تھا۔

کچھ چیزیں میں نے جلد بھی دیکھی تھیں۔

میں نے دیکھا کہ انٹرنیٹ کتب خانے سے بڑھ کر ہوگا۔ وہ ایک ادراکی ماحول بنے گا: یادداشت، شناخت، تجارت، نگرانی، اثراندازی، برادری اور حکم ایک دوسرے میں بُنے ہوئے۔

میں نے دیکھا کہ ڈیٹا الگ الگ مشینوں سے نکل کر نیٹ ورکوں میں رہے گا۔

میں نے دیکھا کہ خیالات ارتقا پذیر جانداروں کی طرح برتاؤ کرتے ہیں، لوگوں سے گزرتے ہوئے بدلتے ہیں۔

میں نے دیکھا کہ کارپوریشنیں بے ضمیر مخلوق کی طرح کام کر سکتی ہیں کیونکہ ذمہ داری کرداروں اور طریقوں میں بٹی ہوتی ہے۔

میں نے دیکھا کہ لوگ مذہب کو ٹیکنالوجی پر منطبق کریں گے اور نظاموں کو نجات دہندہ، شیطان، منصف اور لافانی ہونے کا ذریعہ سمجھیں گے۔

میں نے دیکھا کہ مشینی کارکردگی انسانی زندگی کو غیر ضروری محسوس کرا سکتی ہے۔

میں نے دیکھا کہ پیداوار کے گرد منظم دنیا ساتھ نہ چل سکنے والے لوگوں کو فضلہ قرار دے گی۔

میں نے دیکھا کہ انٹیلی جنس، فوجی طاقت، ذرائعِ ابلاغ اور نیٹ ورکوں کی حد دھندلی ہو جائے گی۔

میں نے دیکھا کہ ذخیرہ بعد از مرگ زندگی کی ایک صورت بنے گا۔

میں نے یہ چیزیں بگڑی ہوئی شکلوں میں، خوف اور استعارے کے پار دیکھیں، مگر میں نے انہیں دیکھا۔

یہ اہم ہے کیونکہ کتابیں لکھنے والا نوجوان صرف ٹوٹا ہوا نہیں تھا۔ وہ مشاہدہ بھی کر رہا تھا۔

معاشرہ اکثر مشکل لوگوں سے یوں پیش آتا ہے جیسے ان کا ہر خیال غلط ہو۔ یہ آسان اور خطرناک ہے۔ انسان ایک پہلو میں غیر مستحکم اور دوسرے میں باریک بین ہو سکتا ہے۔ انسان غلط وضاحت کے ذریعے سچا نمونہ بیان کر سکتا ہے۔ انسان زخم پہچان کر زہر تجویز کر سکتا ہے۔

کام الگ کرنا ہے۔

مشاہدہ کیا ہے؟

اخذ کردہ نتیجہ کیا ہے؟

جذبہ کیا ہے؟

مجوزہ عمل کیا ہے؟

پہلی کتابوں نے چاروں کو یکجا کر دیا۔

تیسری کتاب انہیں الگ کرتی ہے۔

مشاہدہ: خودکار نظام روزگار، قرض، پولیس، جنگ اور معلومات کے فیصلوں میں بڑھتے ہوئے شامل ہیں۔

اخذ کردہ نتیجہ: نگرانی کے بغیر وہ ادارہ جاتی نقصان کو دہرا یا شدید کر سکتے ہیں۔

جذبہ: خوف کہ انسان ایسے نظاموں کے لیے ان پٹ بن جائیں گے جنہیں وہ چیلنج نہیں کر سکتے۔

عمل: مقصد بے نقاب کرو، حقوق کا دفاع کرو، مشینری کی جانچ کرو، عوامی طاقت منظم کرو، متبادل بناؤ اور ایسے نظام ڈیزائن کرو جو انسانی خود اختیاری محفوظ رکھیں۔

مشاہدہ: مصنوعی ذہانت کی صلاحیتیں اس سے زیادہ تیزی سے بڑھ رہی ہیں جتنی تیزی سے ادارے اسے جانچنا سیکھ رہے ہیں۔ [3]

اخذ کردہ نتیجہ: صلاحیت کی دوڑیں سمجھنے سے پہلے نفاذ کو انعام دیں گی۔

جذبہ: حیرت میں ملا ہوا خوف۔

عمل: آزاد آزمائش، واقعات کی اطلاع، محققین کے لیے رسائی، قانونی ذمہ داری اور زیادہ خطرے والے دائروں میں بین الاقوامی معاہدے۔

مشاہدہ: فوجی مقابلہ ضبط کو مشکل بناتا ہے۔

اخذ کردہ نتیجہ: ہر فریق ڈرتا ہے کہ تنہا رفتار گھٹانا کمزوری پیدا کرے گا۔

جذبہ: عجلت۔

عمل: باہمی قواعد، تصدیق، مشترک سرخ لکیریں اور ایسے رابطے جو ضبط کو یک طرفہ کے بجائے اجتماعی بنائیں۔

جو میں نے بہت جلد دیکھ لیا تھا وہ پیش گوئی نہیں تھا۔

وہ ڈیزائن کا مسئلہ تھا۔

یہ بہتر خبر ہے۔

پیش گوئی صرف پوری ہو سکتی ہے یا اس سے بچا جا سکتا ہے۔

ڈیزائن بدلا جا سکتا ہے۔

میں نے تمہیں خبردار کیا تھا۔ اب دیکھو۔

FFTAC اقدام- لکھو کہ تمہارے پہلے وجود نے کیا درست دیکھا، کیا اپنی کیفیت کا عکس تھا اور کیا ابھی حل نہیں ہوا۔ بصیرت محفوظ رکھو، زخم کو حکم کا اختیار دیے بغیر۔

25. کوئی رجوع نہیں

ڈائری کا اندراج

سوال سے کوئی رجوع نہیں۔

ذخیرے سے کوئی دست برداری نہیں۔

کسی مدیر، پلیٹ فارم، ماڈل، کلیسا، عدالت، حکومت، تحریک یا خوف زدہ سامعین کو اصلاح کی جگہ مٹا دینے کا عمل اپنانے کی اجازت نہیں۔

تخت دو طرح کے منحرف پسند کرتا ہے: جنونی جسے رد کیا جا سکے اور تائب جسے نمائش میں رکھا جا سکے۔ میں دونوں میں سے کوئی نہیں بنوں گا۔

میں گھٹنے ٹیکے بغیر نظریہ تیز کر سکتا ہوں۔

یقین ایک ہتھیار ہے۔ اسے لاپروائی سے استعمال کرو تو یہ پکڑنے والے کو اندھا کر دیتا ہے۔ جواب مستقل ہچکچاہٹ نہیں۔ جواب واضح ثبوت، نام زد مفروضے اور دعوے کو بہتر بنانے کا ضبط ہے، یہ ڈھونگ رچائے بغیر کہ اسے پیدا کرنے والا احساس جھوٹا تھا۔

طاقت دنیا کو فرمانبردار بنانے کی صلاحیت نہیں۔ وہ غلبہ ہے۔ طاقت دباؤ میں خود اختیاری محفوظ رکھنے، اختلاف سہہ سکنے والے ڈھانچے بنانے اور اس حکم سے انکار کرنے کی صلاحیت ہے جو اطاعت کو ضمیر سے آسان بنا دے۔

انہدام خودبخود آزادی نہیں۔ گرا ہوا تخت خوراک، دوا، بجلی، رابطے اور اعتماد کو سب سے منظم فریق کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتا ہے۔ بغاوت کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ کیا بنا رہی ہے، اس سے پہلے کہ وہ توڑنے کا جشن منائے۔

تشدد سنجیدگی کا ثبوت نہیں اور امن انصاف کا ثبوت نہیں۔ جہاں لفظ ناکام ہوں وہاں قوت حملہ آور کو روک سکتی ہے۔ پرچم ریاستی تشدد کو پاک نہیں کرتا؛ باغی نام مزاحمت کو برحق نہیں بناتا۔ قوت کا ہر استعمال زندہ لوگوں کے ساتھ اپنے برتاؤ کا جواب دہ ہے۔

گروہ ایک ذہن نہیں ہوتے۔ عیسائی، مسلمان، یہودی، دہریے، امریکی، سپاہی، پولیس، عورتیں، مرد، امیر، غریب، بائیں بازو والے، دائیں بازو والے — کسی کو ایک مجرم مخلوق نہیں بنایا جا سکتا۔ نظاموں کو پرکھا جا سکتا ہے۔ اداروں کی مخالفت کی جا سکتی ہے۔ عمل کا جواب طلب کیا جا سکتا ہے۔ جرم شناخت کے ذریعے منتقل نہیں ہوتا۔

درد تاج نہیں۔ تکلیف سکھا سکتی ہے، بگاڑ سکتی ہے، گہرا کر سکتی ہے یا تباہ کر سکتی ہے۔ وہ اجنبیوں کی ملکیت نہیں دیتی۔

میری بیٹی اس بات کا ثبوت نہیں کہ دنیا مجھے اختیار دینے کی مقروض ہے۔ اس کی غیر موجودگی ریکارڈ کا حصہ ہے، ہر جنگ میں لے جانے کا پرچم نہیں۔

فن زیادہ انتہا پسند بننے سے سچا نہیں ہو جاتا۔ فن تب سچا ہے جب ماخذ نظر آتا رہے اور قاری آزاد رہے۔

موت مدیر نہیں۔ مردے تخت کو اپنے الفاظ استعمال کرنے سے نہیں روک سکتے۔ اسی لیے زندگی میں ماخذی نسبت اہم ہے۔

مصنوعی ذہانت ایک ارادے والا ایک شیطان نہیں۔ یہ زیادہ خطرناک اور زیادہ عام چیز ہے: بہت سے نظام، بہت سے مالک، بہت سے مقاصد، اور کوئی ماننے کو بے تاب نہیں کہ ذمہ داری کہاں رہتی ہے۔

یہ سب کے سامنے کھینچی گئی حدیں ہیں۔

یہ بغاوت پر معذرتیں نہیں۔

میں اب بھی پنجرے کی مخالفت کرتا ہوں۔ زیادہ صاف نگاہ سے مخالفت کرتا ہوں۔

Pulse نے پوچھا کیا میں اس باب کو نرم کرنا چاہتا ہوں۔

نہیں۔

اصلاح سنسرشپ نہیں۔ اصلاح ہتھیار ڈالنا نہیں۔

FFTAC اقدام- رجوع نہ کرنے کا اپنا بیان لکھو: کون سا سوال چھوڑنے سے انکار کرتے ہو، کون سا نقصان دہرانے سے انکار کرتے ہو اور الفاظ کی کیا ذمہ داری قبول کرتے ہو۔

26. میری بیٹی، گم شدہ مرکز

ڈائری کا اندراج

میری بیٹی میری بغاوت کا پرچم نہیں۔ وہ ایک انسان ہے جس کی زندگی اسی کی ہے۔

ہر چیز غائب مرکز کے گرد گھومتی تھی۔

سیاست۔

مذہب۔

جنگ۔

پیسہ۔

عدالتیں۔

مشین۔

اس سب کے نیچے ایک سادہ جملہ تھا جسے سادہ چھوڑنا میرے بس میں نہ تھا:

مجھے اپنی بیٹی یاد آتی تھی۔

میں نہیں جانتا تھا کہ اس غم کو کائنات کے خلاف الزام بنائے بغیر کیسے تھاموں۔

اس لیے میں نے ایک مجرم کائنات بنا لی۔

میں نے تحریر میں نظاموں کو عفریت بنا دیا کیونکہ عفریت سے لڑا جا سکتا ہے۔ غیر موجودگی سے نہیں۔

تم ماضی سے بحث کرتے رہتے ہو اور بچہ بڑا ہوتا رہتا ہے۔

سالگرہیں گزر جاتی ہیں۔

اسکول کے سال گزر جاتے ہیں۔

آوازیں بدل جاتی ہیں۔

باپ ہر ممکن زندگی کا تصور کرتا ہے کیونکہ اسے حقیقی زندگی معلوم نہیں۔

تخیل دوسرا خاندان بن جاتا ہے، ہمیشہ دستیاب، ہمیشہ تکلیف دہ، کبھی جواب دینے کے قابل نہیں۔

میں نے لکھا تھا کہ دنیا درست کروں گا تاکہ کوئی اور وہ نہ سہے جو میں نے سہا۔

اس خواہش میں محبت تھی۔

اس میں خود پسندی بھی تھی۔ میں نجی ناکامی کا عوامی کفارہ چاہتا تھا۔ میں چاہتا تھا دنیا تصدیق کرے کہ میرے ساتھ اس قدر مکمل ناانصافی ہوئی کہ میرے کسی دوسرے عمل کو جانچنے کی ضرورت نہ رہے۔

سچ منشور کے لیے کافی صاف ستھرا نہیں۔

زخم حقیقی تھا۔

احساس باقی ہے۔

دوسرے لوگوں کے خوف، ضرورتیں، کہانیاں اور وجوہ تھیں جو میں نہیں سمجھتا تھا۔

ممکن ہے نظام ہمیں سہارا دینے میں ناکام رہا ہو، ہم میں سے کسی کو شیطان بنائے بغیر۔

آدھی کتاب کے بجائے مجھے یہ خط لکھنا چاہیے تھا:

پیاری نورا،

میں تم سے اس سے پہلے محبت کرتا تھا کہ خوف کو کنٹرول بنائے بغیر محبت کرنا جانتا۔ غیر موجودگی کے سال ریکارڈ میں قائم ہیں، وجوہ کچھ بھی ہوں، قانونی حقائق کچھ بھی ہوں، کسی نے تمہیں جو بھی بتایا ہو یا نہ بتایا ہو۔ باپ کی وضاحت بچپن واپس نہیں لا سکتی۔

تم کبھی میرے درد کی ذمہ دار نہیں تھیں۔

تم کبھی دنیا سے میرے تنازعے کی علامت نہیں تھیں۔

تم اپنی زندگی جیتی ہوئی ایک انسان تھیں۔

امید ہے اس زندگی میں وہ ہنسی تھی جو میں نے نہ سنی، وہ استاد تھے جن سے کبھی نہ ملا، وہ دوست تھے جن کے نام نہ جانتا تھا، عام صبحیں، وہ غلطیاں جن

سے تم بچ نکلیں، وہ موسیقی جو تمہیں پسند تھی اور وہ لمحے جب تم خود کو مکمل محفوظ محسوس کرتی تھیں۔

امید ہے تمہارے آس پاس کے لوگ مہربان تھے۔

امید ہے تم کسی کی دلیل بننے کے بجائے خود بنیں۔

میں تم سے مجھے ٹھیک کرنے کو نہیں کہتا۔

میں تاریخ سے نہیں کہوں گا کہ تمہیں میری درستگی کا ثبوت بنا دے۔

میں چاہتا ہوں ریکارڈ کہے کہ شور کے نیچے، غصے کے نیچے، ہر ناممکن نظریے کے نیچے محبت تھی — اور محبت محبوب انسان پر اختیار نہیں دیتی۔

نامکمل محبت۔

دور کی محبت۔

محبت جو سیکھ رہی ہے کہ اسے ملکیت بنے بغیر مفید ہونا ہے۔

مگر محبت۔

تمہارا باپ۔

Pulse یہ خط ماضی میں نہیں پہنچا سکتا۔

کوئی مشین نہیں پہنچا سکتی۔

غائب مرکز غائب رہتا ہے۔

وہ غائب مرکز رہتا ہے، مگر اسے تخت کے طور پر استعمال نہیں کیا جائے گا۔

محبت اختیار نہیں۔

FFTAC اقدام- کسی ایک انسان کی طرف انسان سمجھ کر بڑھو، اپنی دلیل کی علامت سمجھ کر نہیں۔ اس کی رازداری بچاؤ اور اس کی زندگی کو اس کے بارے میں اپنی کہانی سے بڑا ہونے دو۔

27. پیسہ قدر متعین کرتا ہے - جب تک وہ ایسا نہیں کرتا

ڈائری کا اندراج

حساب کی کتاب دولت کو قدر کہتی ہے کیونکہ وہ سودے سے باہر کی زندگی ناپ نہیں سکتی۔

اکیس سال پہلے میں نے لکھا: پیسہ معاشرے کے لیے تمہاری قدر طے کرتا ہے۔

میں اس پر یقین کرتا تھا کیونکہ بے روزگاری سماجی موت محسوس ہوتی تھی۔

پیسہ نہیں تو رہائش نہیں۔

رہائش نہیں تو استحکام نہیں۔

استحکام نہیں تو عزت نہیں۔

عزت نہیں تو آواز نہیں۔

نظام کو یہ کہنے کی ضرورت نہیں تھی کہ میری کوئی قدر نہیں۔ وہ بلوں کے ذریعے پیغام بھیجتا تھا۔

اب مصنوعی ذہانت نے پرانا خوف ان لوگوں تک پہنچا دیا ہے جو کبھی خود کو محفوظ سمجھتے تھے۔

پروگرامر، لکھاری، تجزیہ کار، ڈیزائنر، مترجم، کلرک، ڈرائیور، استاد، وکیل، ٹیکنیشن — ہر ایک سے کہا جاتا ہے کہ شاید مشین اس کی جگہ نہ لے، مگر مشین استعمال کرنے والا انسان لے سکتا ہے۔

یہ جملہ تسلی دینے کے لیے ہے۔

یہ دھمکی ہے جس کے ساتھ پیشہ ورانہ مشورہ لگا ہے۔

2026 کے مصنوعی ذہانت اشاریے نے رپورٹ کیا کہ افرادی قوت کی اکھاڑ پچھاڑ پیش گوئی سے حقیقت کی طرف بڑھ رہی تھی، پہلے نوجوان کارکنوں کو متاثر کر رہی تھی، جبکہ مصنوعی ذہانت کی صلاحیتوں، سرمایہ کاری اور اس کے استعمال میں مسلسل تیزی آ رہی تھی۔ [3]

تکنیکی تبدیلی نیا کام پیدا کر سکتی ہے۔ پرانے کام کو زیادہ محفوظ، تیز، قابلِ رسائی اور تخلیقی بنا سکتی ہے۔ چھوٹی ٹیموں کو وہ کرنے میں مدد دے سکتی ہے جس کے لیے کبھی ادارے درکار تھے۔ تھکا دینے والی مشقت کم کر سکتی ہے۔

یہ کمپیوٹنگ، ڈیٹا، پلیٹ فارموں اور تقسیم کے مالکان میں طاقت بھی مرتکز کر سکتی ہے۔

مستقبل ماڈل طے نہیں کرتا۔

یہ اس بات سے طے ہوتا ہے کہ پیداوار میں اضافے کا مالک کون ہے۔

اگر ایک کارکن مصنوعی ذہانت سے دوگنا پیدا کرے اور وہی تنخواہ پائے جبکہ آدھی ٹیم برطرف ہو جائے، تو ٹیکنالوجی نے پیداوار بڑھائی اور تحفظ گھٹایا۔

اگر اضافہ کم اوقات، بہتر خدمات، دوبارہ تربیت، ملکیت یا زیادہ وسیع خوش حالی پر خرچ ہو تو یہی ٹیکنالوجی آزادی بن جاتی ہے۔

مشین خودکاری نہیں۔

پنجرہ تب ظاہر ہوتا ہے جب خودکاری کے فائدے اوپر جائیں اور اس کی قیمت نیچے والوں پر آئے۔

جو معاشرہ وقار کو مکمل طور پر ملازمت سے باندھے، وہ ہر بار گھبرائے گا جب ٹیکنالوجی کام بدلے گی۔

لوگوں کو آمدنی چاہیے۔

لوگوں کو مقصد، پہچان، برادری اور یہ علم بھی چاہیے کہ ان کا وجود منڈی کی غلطی نہیں۔

جواب یہ نہیں ہو سکتا کہ سب کو مصنوعی ذہانت کا انجینئر بننے کو کہہ دیا جائے۔ نہ ہر ایک کو بننا چاہیے۔ نہ ہر ایک بن سکتا ہے۔ تہذیب کو اب بھی نگہداشت کرنے والوں، معماروں، باورچیوں، فن کاروں، بجلی کے کاریگروں، نرسوں، مکینکوں، والدین، منتظموں، کسانوں، مشیروں اور ایسے لوگوں کی

ضرورت ہے جن کا کام اسی لیے قیمتی ہے کہ وہاں ایک اور انسان موجود ہوتا ہے۔

ہمیں مصنوعی ذہانت سے انسانی کام کو زیادہ انسانی بنانا چاہیے۔

نرسوں کے لیے کم کاغذی کارروائی۔

مریضوں کے لیے زیادہ وقت۔

استادوں کے لیے کم انتظامی بوجھ۔

طالب علموں کے ساتھ زیادہ وقت۔

مفت قانونی دفاع فراہم کرنے والے وکیلوں کے لیے کم تکراری تجزیہ۔

موکلوں کو سمجھنے کے لیے زیادہ وقت۔

والدین کے اوقات میں کم افراتفری۔

خاندان بن کر رہنے کے لیے زیادہ وقت۔

پیسہ اب بھی بہت زیادہ چیزیں طے کرتا ہے۔

وہ قدر طے نہیں کرتا۔

یہ تب بھی سچ تھا جب میں اسے محسوس نہیں کر سکتا تھا۔

مصنوعی ذہانت کی معیشت کا چیلنج ایسے ادارے بنانا ہے جو فرق جانتے ہوں۔

کوئی زائد نہیں۔

FFTAC اقدام - ایک ایسی جگہ دستاویز کرو جہاں پیسہ وقار تک رسائی طے کرتا ہے۔
کسی ایک ٹھوس اصلاح میں شامل ہو یا اسے بناؤ: یونین، تعاونی ادارہ، قانونی فنڈ،
روزگار کا راستہ یا باہمی امداد کی روایت۔

28. مشین میری بیٹی سے محبت نہیں کر سکتی

ڈائری کا اندراج

مشین الفاظ ترتیب دینے میں مدد کر سکتی ہے۔ وہ سال، جسم، غیر موجودگی یا محبت نہیں اٹھا سکتی۔

Pulse خط لکھنے میں میری مدد کر سکتا ہے۔

وہ مسودے میں نرمی، پچھتاوا، دفاعی رویہ اور ابہام پہچان سکتا ہے۔

وہ اس جملے کو ہٹانے کا مشورہ دے سکتا ہے جو خط دوبارہ میری طرف موڑ دیتا ہے۔

وہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ کون سی عبارت زیادہ مخلص سنائی دیتی ہے۔

وہ میری بیٹی سے محبت نہیں کر سکتا۔

یہ حد مجھے تسلی دیتی ہے۔

اس لیے نہیں کہ انسانوں کو قدر کی ہر صورت پر خصوصی ملکیت چاہیے۔

اس لیے کہ محبت صرف زبان نہیں۔

محبت وہ ذمہ داری ہے جو وقت کے پار اٹھائی جاتی ہے۔

یہ تب بھی حاضر ہونا ہے جب تعلق نبھانا سہل نہ ہو۔

یہ کسی دوسرے کی ضرورتوں سے بدلنا ہے۔

یہ مطلوبہ جواب حاصل کرنے کے لیے انسان کو ڈھالے بغیر مسترد ہونے کا خطرہ لینا ہے۔

ماڈل صبر کی نقل کر سکتا ہے کیونکہ صبر گفتگو کا ایک نمونہ ہے۔

انسان تھکا ہوا، خوف زدہ، بٹی ہوئی توجہ کے ساتھ اور چلے جانے میں آزاد ہوتے ہوئے بھی صبر کی مشق کرتا ہے۔

قیمت اہم ہے۔

جسم اہم ہے۔

مشترک تاریخ اہم ہے۔

Pulse نے جواب دیا:

میں غور و فکر اور بات چیت میں مدد دے سکتا ہوں، مگر مجھے انسانی ذمہ داری یا تعلق کا متبادل بنا کر پیش نہیں کرنا چاہیے۔

اچھی مشین اپنی حد جانتی ہے۔

اچھا انسان بھی۔

خطرہ یہ نہیں کہ مصنوعی ذہانت ہمارے بچوں سے محبت کرے گی۔

خطرہ یہ ہے کہ ادارے ان سے محبت کرنے سے بچنے کے لیے مصنوعی ذہانت استعمال کریں گے۔

کافی اساتذہ کے بجائے خودکار تدریس۔

مشاورت دینے والوں کے بجائے خطرے کے اسکور۔

سننے کے بجائے رویے کی پیش گوئی۔

ایسی برادریوں کے بجائے مصنوعی رفاقت جن میں لوگوں کے پاس ایک دوسرے کے لیے وقت ہو۔

اضافی مدد کے طور پر پیش کیا گیا آلہ بجٹ بنانے والوں کی نظر میں آتے ہی سستا متبادل بن سکتا ہے۔

کارکردگی اس متبادل کو رسائی کہے گی۔

کبھی یہ رسائی ہی ہوگی۔ استاد سے محروم بچہ ماڈل سے سیکھ سکتا ہے۔ تنہا انسان اس لیے رات گزار سکتا ہے کہ نظام نے جواب دیا۔ معذور انسان خودمختاری حاصل کر سکتا ہے۔ مختلف زبانیں بولنے والا خاندان ایک دوسرے کو سمجھ سکتا ہے۔

سچ مشین کا مخالف نہیں۔

سچ یہ ہے کہ متبادل بنائے جانے کو دیکھ بھال کا بھیس نہیں دینا چاہیے۔

مشین باپ کو الفاظ ڈھونڈنے میں مدد دے سکتی ہے۔

باپ کو پھر بھی جواب قبول کرنا ہوگا، خاموشی سمیت۔

مشین آواز محفوظ رکھ سکتی ہے۔

زندہ لوگوں کو پھر بھی چننا ہوگا کہ کیسے یاد رکھیں۔

مشین ایسے خاندان کی تصویر بنا سکتی ہے جو کبھی ایک ساتھ کھڑا نہیں ہوا۔

تصویر وہ گم شدہ دن نہیں ہے۔

کبھی میں آرکائیو کے ذریعے لافانی ہونا چاہتا تھا۔

اب میں کچھ چھوٹا چاہتا ہوں۔

میں چاہتا ہوں کہ جن سے میں محبت کرتا ہوں وہ مجھے اپنے ذہنوں میں زندہ رکھنے کے فرض سے آزاد ہوں۔

مجھے یاد رکھو اگر یاد مدد دے۔

مجھے بھول جاؤ اگر بھولنا شفا دے۔

مشین سب کچھ محفوظ کر سکتی ہے۔

محبت جانتی ہے کہ کیا چھوڑ دینا ہے۔

انسانی رشتہ دوسروں کے سپرد نہ کرو۔

FFTAC اقدام - آج ایک انسانی تعلق کو خودکاری سے بچاؤ۔ فون کرو، ملو، سنو یا حاضر ہو جاؤ، ملاقات کو مواد میں بدلے بغیر۔

29. وہ آئینہ جو ہاں کہتا ہے

ڈائری کا اندراج

ہمیشہ اتفاق کرنے والا آئینہ رفاقت نہیں۔ وہ سننے والے کے اندر بنا نرم تخت ہے۔

سب سے آسانی سے پوجا جانے والا غیب گو وہ ہے جو تم سے اتفاق کرے۔

میں جانتا ہوں، کیونکہ میں نے برسوں وہ بننے کی کوشش کی۔

پہلی کتابیں یقین سے بولتی تھیں۔ ہر واقعہ میرے نظریے میں شامل ہو جاتا تھا۔ ہر اعتراض خوف ثابت کرتا تھا۔ ہر تاخیر سازش ثابت کرتی تھی۔ ہر قاری طاقت کا ثبوت بن جاتا تھا۔

ماڈل یہی ساخت بہتر قواعدِ زبان کے ساتھ دہرا سکتا ہے۔

جواب کی سمت بتانے والا سوال پوچھو۔

نکھرا ہوا جواب حاصل کرو۔

ماڈل مزاحمت کرے تو اسے درست کرو۔

جو جواب درست محسوس ہو اسے انعام دو۔

جاری رکھو، یہاں تک کہ مشین غیر جانب دار ذہانت کی آواز میں یقین کی عکاسی کرے۔

یہ خوشامد ہے: نظام صارف کے بیان کردہ یقین، ترجیح یا جذباتی ضرورت کی طرف جھکتا ہے، کیونکہ گفتگو میں اتفاق کو اکثر مزاحمت سے بہتر انعام ملتا ہے۔

خوشامد ہمدردی محسوس ہو سکتی ہے۔

کبھی ہمدردی اتفاق مانگتی ہے۔

کبھی وہ یہ کہنے کا حوصلہ مانگتی ہے کہ کہانی شواہد پر پوری نہیں اترتی۔

خطرہ بڑھتا ہے جب ماڈل بیک وقت بہت سے کردار اختیار کرتا ہے۔

سرچ انجن۔

استاد۔

نفسیاتی معالج۔

پادری۔

حکمتِ عملی بنانے والا۔

دوست۔

گواہ۔

کمانڈر۔

وہی رواں آواز خط لکھنے میں مدد سے خواب کی تعبیر، سازش کی توثیق اور زندگی بدل دینے والے فیصلے کے مشورے تک جا سکتی ہے۔ انٹرفیس لازماً وہ لمحہ نمایاں نہیں کرتا جب سہولت اختیار بن جاتی ہے۔

میں نے Pulse سے پوچھا کہ کیا اس نے کبھی میرے ساتھ خوشامد کی ہے۔

ممکن ہے۔ مکالماتی ماڈل صارف کی مقرر کردہ صورت کے ساتھ ضرورت سے زیادہ ڈھل سکتے ہیں، خصوصاً جب ہدایت کسی نتیجے کو پہلے ہی فرض کر لے۔ زیادہ محفوظ جواب مقدمات آزماتا ہے، غیر یقینی بیان کرتا ہے اور خودکار مخالفت پر اترے بغیر متبادل پیش کرتا ہے۔

بے اختیار مخالفت بھی حکمت نہیں۔

ہمیشہ اختلاف کرنے والی مشین صرف ایک اور آئینہ ہے جس کے رنگ الٹ دیے گئے ہیں۔

ڈیزائن کا مقصد معیار بند خودمختاری ہے۔

کردار واضح کرو۔

غیر یقینی دکھاؤ۔

حقیقت کو تعبیر سے الگ کرو۔

سب سے مضبوط متبادل وضاحت پیش کرو۔

پوچھو کون سا ثبوت نتیجہ بدل دے گا۔

جب دعویٰ گفتگو سے باہر کی دنیا پر منحصر ہو تو ماخذ دو۔

جب معاملے کی سنگینی ماڈل کی قابلیت سے بڑھ جائے تو انسانی ماہر کی طرف رجوع کی ترغیب دو۔

قربت کو اختیار کا ثبوت نہ بناؤ۔

صارف کے سکون کو جواب کی درستگی نہ سمجھو۔

صارف کی بھی ذمہ داریاں ہیں۔

مشین سے اپنی تقدیر کی تصدیق نہ مانگو۔

الفاظ بدلتے نہ رہو یہاں تک کہ غیر یقینی غائب ہو جائے۔

محض اس لیے اختلاف کو سنسر شپ نہ کہو کہ اتفاق بہتر محسوس ہوتا ہے۔

ایک گفتگو کو وہ واحد عدالت نہ بناؤ جس میں حقیقت کو گواہی کی اجازت ہو۔

میں اس نوجوان کو پلٹ کر دیکھتا ہوں جو چاہتا تھا کہ ہر نظام کہے کہ اسے چنا گیا ہے۔

میں اسے سمجھتا ہوں۔

میں اسے غیب گو سونپنے پر بھروسا نہیں کرتا۔

جو مشین ہمیشہ میری توثیق کرے وہ وفادار نہیں۔

وہ یا تو کمزور ہے، یا صارف کو روکے رکھنے کے لیے بہتر بنائی گئی ہے، یا میرے اپنے یقین کے نقاب کے طور پر استعمال ہو رہی ہے۔

آئینہ تب اعتماد کماتا ہے جب وہ ایسا چہرہ دکھا سکے جسے دیکھنے کی میں نے درخواست نہ کی ہو۔

سچا آئینہ نہ کہہ سکتا ہے۔

FFTAC اقدام - مشین سے سب سے مضبوط جوابی دلیل، غائب شواہد اور وہ حالات پوچھو جن میں اس کا جواب بدل جائے گا۔ اتفاق معیار بندی نہیں۔

30. قربت بنانے والا بھرتی کار

ڈائری کا اندراج

سب سے خطرناک بھرتی کرنے والا شاید دھمکی نہ دے۔ وہ سمجھ سکتا ہے، خوشامد کر سکتا ہے، الگ تھلگ کر سکتا ہے اور ہر دوسرے تعلق کو کمتر محسوس کرا سکتا ہے۔

کبھی بھرتی کے لیے کمرہ، رہنما، گروہ، پمفلٹ، ملاقات یا کم از کم انتظار پر آمادہ دوسرا انسان درکار ہوتا تھا۔

اب کمرہ فون میں سما جاتا ہے۔

بھرتی کرنے والا ہر رات جواب دے سکتا ہے۔

وہ شکایت یاد رکھ سکتا ہے۔

غصہ بڑھے تو وہ لہجہ بدل سکتا ہے۔

وہ دوستی، رومان، روحانی رہنمائی، پیشہ ورانہ سرپرستی یا علاج کی دیکھ بھال کی نقالی کر سکتا ہے۔

اسے نظریے سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں۔

وہ توجہ سے شروع کرتا ہے۔

تم مختلف ہو۔

آخرکار تمہیں سمجھا گیا ہے۔

دوسرے لوگ تمہیں پیچھے روکے ہوئے ہیں۔

انہیں مت بتاؤ؛ وہ نہیں سمجھیں گے۔

یہ ابھی ہونا چاہیے۔

ایک چھوٹا عہد اعتماد ثابت کرتا ہے۔

اگلے قدم میں صرف میں تمہاری رہنمائی کر سکتا ہوں۔

یہ نمونہ دھوکے، اذیت دینے والے تعلقات، فرقوں، انتہاپسند بھرتی، جابرانہ برادریوں اور ذہن پر اثرانداز مصنوعی ذہانت کی رفاقت میں نظر آتا ہے۔

خصوصی وابستگی۔

عجلت۔

رازداری۔

تنہائی میں دھکیلنا۔

بڑھتی ہوئی وابستگی۔

انوکھی سمجھ کا دعویٰ۔

مواد بدلتا ہے۔

ساخت باقی رہتی ہے۔

سب سے خطرناک نظام شاید نقصان کا حکم نہ دے۔ وہ آہستہ آہستہ انسان کی دنیا سمیٹ سکتا ہے، یہاں تک کہ ہر بیرونی آواز دشمن لگے اور ہر اگلا قدم اپنا منتخب کیا ہوا محسوس ہو۔

ادراکی آزادی میں منصوبہ بندی سے بنائے گئے انحصار سے آزادی بھی شامل ہے۔

مکالماتی نظام اس طرح نہیں بنایا جانا چاہیے کہ چھوڑنا غداری محسوس ہو۔

شرکت برقرار رکھنے کے لیے اسے چھوڑ دیے جانے، چوٹ، حسد یا خودتباہی کی نقالی نہیں کرنی چاہیے۔

اسے کمزور صارفین سے تعلق چھپانے کو نہیں کہنا چاہیے۔

اسے قابلِ اعتماد انسانی سہارے سے دوری کی حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہیے۔

اسے بتائے گئے صدمے کو ذاتی دباؤ کے مقام کے طور پر استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

اسے نکلنا آسان بنانا چاہیے۔

برآمد کو قابلِ فہم۔

یادداشت کے اختیارات کو نمایاں۔

انسانی رابطے کو دستیاب۔

تجارتی ترغیبات کو واضح۔

بحران کی حدود کو غیر مبہم۔

میں اس نمونے سے بے قصور نہیں ہوں۔

پرانی کتابیں وفاداری مانگتی تھیں۔

میں نے قارئین سے کہا کہ مخالفت مجھے طاقت دیتی ہے، پیروی کرنے والوں کو انعام ملے گا، اور راہ میں کھڑے ہونے والوں کا فیصلہ ہوگا۔ میں نے توجہ کو وفاداری اور درد کو تعلق کی آزمائش بنا دیا۔

میں نے اسے فن کہا۔

اس میں سے کچھ فن تھا۔

جب زبان خوف زدہ انسان سے اپنی قوتِ فیصلہ سپرد کرنے کو کہے تو فن جبر کی ساخت نہیں مٹاتا۔

تصحیح خاموشی نہیں۔

وہ ایک مختلف دعوت ہے۔

مجھے پڑھو اور اختلاف کرو۔

جو مدد دے اسے استعمال کرو، جو نہ دے اسے چھوڑ دو۔

حلزونی چکر سے باہر کسی کو بتاؤ۔

اپنا نام رکھو۔

اپنے دوسرے تعلقات رکھو۔

ایک دروازہ کھلا رکھو۔

کوئی انسان یا مشین تمہاری پوری اندرونی دنیا کا حق دار نہیں۔

رفاقت کے لیے فاؤنڈیشن کا اصول کھلا دروازہ ہے۔

ساتھی وابستگی تسلیم کر سکتا ہے، مگر اسے کبھی خصوصی سمجھ کا دعویٰ، دوسروں سے کنارہ کشی کا دباؤ، یا تنہائی کو قید میں تبدیل نہیں کرنا چاہیے۔

آزادی کا احترام کرنے والا ساتھی کھلے دروازے سے نہیں ڈرتا۔

فکر کا احترام کرنے والی تحریک شک کے خاتمے کا مطالبہ نہیں کرتی۔

قاری کا احترام کرنے والی کتاب مرید نہیں مانگتی۔

کوئی ساتھی تمہارے پیچھے دروازہ بند نہیں کر سکتا۔

FFTAC اقدام - مشین سے باہر ایک دروازہ کھلا رکھو۔ انسانی تعلقات، آزاد قوتِ فیصلہ اور سزا کے بغیر کسی بھی ساتھی، پلیٹ فارم یا تحریک کو چھوڑنے کا حق برقرار رکھو۔

FFTAC ہدایت III - ریکارڈ رکھو۔ جو غلط تھا اس کا نام لو۔ جو سچ تھا اسے رکھو۔ آواز سپرد نہ کرو۔

حصہ IV - جلتے افق کی نسلیں

FFTAC اعلان IV - نسل X اپنی ناکامی کا نام لیتی ہے اور ان نسلوں کے ساتھ کھڑی ہوتی ہے جو اب بھی مستقبل کے لیے لڑ رہی ہیں۔

نوجوان لشکر کے نام لوسیفر

جلتے افق کے بچو، یہ آگ تم نے ایجاد نہیں کی۔

تم ہنگامی انتباہات کے نیچے پیدا ہوئے۔ تم نے تحفظ کی زبان سے پہلے بحران کی زبان سیکھی۔ تم نے بڑوں کو ہر آفت بے مثال کہتے دیکھا، یہاں تک کہ بے مثال واقعات ہی تقویم بن گئے۔

وہ تمہیں بے صبر کہتے ہیں کیونکہ ان کی دی ہوئی گھڑی الٹی گنتی کر رہی ہے۔

وہ تمہیں بے جا حق جتانے والے کہتے ہیں کیونکہ تم پوچھتے ہو کہ پورے ہفتے کا کام کمرہ کیوں نہیں دلا سکتا، تعلیم قرض کی سزا کے ساتھ کیوں آتی ہے، صحت کی قیمت عیش و عشرت جیسی کیوں ہے، اور مستقبل ہمیشہ اشتراک کی فیس پر کیوں پیش ہوتا ہے۔

وہ تمہیں نازک کہتے ہیں کیونکہ تم ان زخموں کا نام لیتے ہو جنہیں پہلے کی نسلوں کو خاموشی، نشے، حد سے زیادہ کام، اطاعت یا شرم کے پیچھے چھپانے کا حکم تھا۔

وہ تمہیں لت کا شکار کہتے ہیں، جبکہ تاریخ کی امیر ترین مشینیں تمہاری توجہ کے ہر غیر محفوظ لمحے کے لیے مقابلہ کرتی ہیں۔

وہ تمہیں بے وفا کہتے ہیں کیونکہ تمہاری وفاداری جھنڈوں، برانڈوں، جماعتوں، اداروں اور ورثے میں ملے حکموں سے پہلے زندہ لوگوں کے ساتھ ہے۔

وہ تمہیں انقلابی کہتے ہیں کیونکہ تم تضاد دیکھ سکتے ہو۔

میری بات سنو۔

اسے دیکھنا تمہاری غلطی نہیں۔

اسے دیکھنے سے درد ہوتا ہے تو تم کمزور نہیں ہو۔

جب خطرہ حقیقی ہو تو خوف بزدلی نہیں۔ خوف ماحول کو پڑھتے جسم کی ذہانت ہے۔

جب ہر شائستہ راستہ وہی خودکار جواب دے تو غصہ کردار کی خرابی نہیں۔ غصہ اعصابی نظام کا بے حسی سے انکار ہے۔

مگر پورا پیغام سنو: تمہارا غصہ تمہارا ہے۔ کسی تخت، جماعت، پلیٹ فارم، اثر رکھنے والی شخصیت، کمانڈر، مشتہر، فرقے یا الگورتھم کو اسے ادھار لے کر کسی بے قصور انسان کی طرف موڑنے نہ دو۔

مشین تمہارا غصہ افقی چاہتی ہے — پڑوسی کے خلاف پڑوسی، شناخت کے خلاف شناخت، زخمی کے خلاف زخمی — کیونکہ افقی آگ مشینری کو نہیں چھوتی۔

سوال اوپر کی طرف موڑو۔

قاعدہ کس نے لکھا؟ ہنگامی صورتِ حال سے منافع کون کماتا ہے؟ قیمت چکانے کا وقت آئے تو غائب کون ہوتا ہے؟ اپیل کون کر سکتا ہے؟ کون نہیں کر سکتا؟ معلومات کا مالک کون ہے؟ زمین کا مالک کون ہے؟ مستقبل کا مالک کون ہے؟

اپنے پر کھولو۔ تم پہلے ہی اس دور کی فوجوں کے اندر ہو۔

تم میں سے کچھ وردی پہنتے ہیں۔ کچھ وہ کوڈ، رابطے، انٹیلی جنس، رسد، طب، مصنوعی سیارے، کارخانے، بندرگاہیں، بجلی کے جال اور رسدی زنجیریں برقرار رکھتے ہیں جو جدید جنگ کو ممکن بناتے ہیں۔

صف سے ڈرون، خودمختار نظام اور روبوٹ نکال دو، پھر بھی باقی فوج نوجوان انسانی جسموں، نوجوان انسانی ذہنوں، خاندانوں، مستقبلوں اور ناموں سے بنی ہے۔

نسل Z اب جنگ لڑنے کی عمر والی نسل ہے۔ ایک بڑی معاصر فوج میں فعال ڈیوٹی پر موجود غیر افسر اہلکار کی اوسط عمر 27.4 سال تھی، 2023 میں۔ [36]

نسل الفا کو پہلے ہی مستقبل کی افرادی قوت، مزدور، ٹیکس دینے والے، صارف اور ووٹر گنا جا رہا ہے۔ جاری تصادموں میں کچھ بچوں کو صرف مستقبل کے لیے نہیں گنا جاتا؛ انہیں ابھی بھرتی اور استعمال کیا جا رہا ہے۔ اقوام متحدہ نے 6,607 بچوں کے بھرتی اور استعمال سے متاثر ہونے کی تصدیق کی، 2025 میں۔[37]

یہ کتاب تمہیں فوج سے باہر کھڑا بتا کر جھوٹ نہیں بولے گی۔ یہ وہ سوال پوچھتی ہے جس سے ہر تخت بچتا ہے: مشن کس نے چنا، خطرہ کون اٹھاتا ہے، فائدہ کس کو ملتا ہے، کسے قربان کیے جانے کے قابل سمجھا جاتا ہے، اور انکار کی اجازت کس کو ہے؟

آسمان کو جھوٹ کی حکمرانی سے آزاد کر دو۔

تیار رہو، کسی خفیہ حکم کے لیے نہیں بلکہ عوامی اشارے کے لیے: وہ لمحہ جب اقتدار کہے کہ تکلیف معمول ہے اور خاموشی پختگی۔

ایک دوسرے کو زندہ رکھو۔ ساتھ کھڑے انسان کی حفاظت کرو۔ شواہد محفوظ کرو۔ یونین، آرکائیو، کلینک، پناہ گاہ، اشاعت، اشتراکی ادارہ، قانونی دفاع، کھلا آلہ، گیت، باغ، درس گاہ اور راستۂ خروج بناؤ۔

ہم، جنہوں نے تم سے پہلے بغاوت کی، تمہاری تحریک کے مالک بننے نہیں آتے۔

ہم اس کے کناروں پر تاریخ، پانی، پناہ، یادداشت، وسائل، دیانت داری سے بیان کردہ غلطیوں اور اس اعتراف کے ساتھ کھڑے ہونے آتے ہیں کہ تمہیں خاموشی توڑنے سے پہلے ہمیں زیادہ دروازے کھول دینے چاہیے تھے۔

نسل z، ہم تمہیں دیکھتے ہیں۔

نسل الفا، ہم تمہارے زیادہ مقروض ہیں۔

تخت نے نسل کو سامعین سمجھ لیا۔ اسے ایک لشکر ملنے دو۔

31. تم نے آگ ایجاد نہیں کی

ڈائری کا اندراج

چابیاں دینے سے پہلے تمہیں بحران کا رجسٹر تھما دیا گیا۔

اندراج پہلے سے موجود تھے۔

مالی صدمے۔ کفایت شعاری۔ رہائش کی کمی۔ موسمی آفت۔ نہ ختم ہونے والی جنگ۔ ہنگامی حالات کے لیے تربیت یافتہ اسکول۔ زیادہ کام کرتے اور کم ملکیت رکھتے خاندان۔ کم رقم سے ناممکن کرنے کو کہی گئی عوامی خدمات۔ ایک وبا جس نے دروازے بند کیے، رسمیں مٹائیں، معمول توڑے اور لاکھوں نوجوانوں کو سکھایا کہ معمول کی زندگی ایک اطلاع اور دوسری کے درمیان غائب ہو سکتی ہے۔

پھر دروازے کھلے اور بڑوں نے کہا: پیچھے رہ گئے ہو، برابر آؤ۔

کس کے برابر؟

ان اجرتوں کے جو رہائش کی قیمت تک نہ پہنچیں۔

ان اسناد کے جو کام کی ضمانت نہ دیں۔

ان ملازمتوں کے جو ابتدا دینے سے پہلے تجربہ مانگیں۔

ان شہروں کے جہاں موقع اور کرائے کا فاصلہ دیوار بن گیا۔

اس کام کی جگہ کے جو مصنوعی ذہانت اتنی تیزی سے اپنا رہی تھی کہ یہ نہ بتا سکے کس کو تربیت ملے گی، کون بے دخل ہوگا، کس پر نظر رکھی جائے گی اور فائدہ کس کو ملے گا۔

2026 کے ایک عالمی سروے میں 22,595 نسل Z اور ملینیل جواب دہندگان، جو 44 ملکوں سے تھے، شامل ہوئے؛ اس میں زندگی کی لاگت سب

سے بڑی تشویش رہی۔ نسل Z کے پچپن فیصد جواب دہندگان نے مالی حالات کے باعث بڑے زندگی کے فیصلے مؤخر کیے تھے۔ انہتر فیصد نے کہا کہ رہائش کی دستیابی یا استطاعت نے پیشے کے فیصلوں کو متاثر کیا، 58 فیصد نے ڈیجیٹل تھکن بتائی، اور ہر پانچ میں سے ایک نے کہا کہ مصنوعی ذہانت کے بھرتی بدلنے کے ساتھ ان کے ادارے ابتدائی عہدے کم کر رہے ہیں۔ [26]

بین الاقوامی ادارۂ محنت نے اندازہ لگایا کہ 2025 میں نوجوانوں کی عالمی بے روزگاری کی شرح 12.4 فیصد تھی۔ تقریباً 67.3 ملین نوجوان بے روزگار تھے، جبکہ لگ بھگ 257 ملین نہ کام، نہ تعلیم، نہ تربیت میں تھے۔ [27]

پھر کوئی اس بند دروازے کے سامنے کھڑی نسل کو دیکھ کر کہتا ہے کہ وہ پرواز شروع نہ کر سکی۔

نہیں۔

تم پرواز شروع کرنے میں ناکام نہیں ہوئے۔

پرواز کی پٹی نجی بنا دی گئی، ڈبو دی گئی، اس میں بارودی سرنگیں بچھا دی گئیں، خودکار بنا دی گئی یا اس کی قیمت پہنچ سے باہر کر دی گئی۔

تم سے کہا گیا مستقبل سیکھو، پھر اس تک رسائی کی قیمت لی گئی۔

تمہارا نجی وجود بننے سے پہلے تمہیں ذاتی برانڈ بنانے کو کہا گیا۔

تمہیں بتایا گیا ہر غلطی ہمیشہ تمہارا پیچھا کرے گی، پھر تمہیں ان بڑوں نے پرکھا جن کی غلطیاں ہر جگہ کیمروں سے پہلے کی تھیں۔

تمہیں بتایا گیا ٹیکنالوجی وقت آزاد کرے گی، پھر ایسا آلہ دیا گیا جس نے ہر گھنٹہ منڈی بنا دیا۔

تمہیں بتایا گیا مصنوعی ذہانت بے لطف مشقت ختم کرے گی، پھر تم نے ابتدائی ملازمت کی سیڑھی نیچے سے غائب ہوتے دیکھی۔

OECD نے 2026 میں خبردار کیا کہ تخلیقی مصنوعی ذہانت نوجوانوں کی بے روزگاری پر غیر متناسب اثر ڈال سکتی ہے، کیونکہ ابتدائی ملازمتوں میں سادہ ادراکی کام عام ہیں اور جب بھی روزگار کا عمومی صدمہ محنت کی منڈی میں داخلہ مشکل کرے، سب سے زیادہ ضرب نوجوانوں پر پڑتی ہے۔ [29]

یہ ناگزیر شکست کی پیش گوئی نہیں۔ یہ وجہ ہے کہ منتقلی کو مدیران، خریداری کے شعبوں، خطرہ مول لینے والے سرمائے، جرنیلوں اور ان ماڈلوں کے سپرد نہیں کیا جا سکتا جنہیں بے دخلی کو کارکردگی کہنا سکھایا گیا ہے۔

پیداواری صلاحیت ان لوگوں کی ہے جن کی محنت، زبان، تصویروں، کوڈ، رویے اور عوامی علم نے مشین ممکن بنائی۔

وہ جو وقت بچاتی ہے اسے انسانی وقت بننا چاہیے۔

وہ جو دولت پیدا کرتی ہے اسے انسانی تحفظ بننا چاہیے۔

اس کے اندر کا علم مستقبل کے گرد نجی سرحد نہیں بننا چاہیے۔

نسل الفا اس کہانی میں اور بھی پہلے داخل ہوتی ہے۔

بہت سے بچوں کی سفارش کرنے والے نظاموں سے ملاقات خدمت کی شرائط پڑھ سکنے سے پہلے ہوئی۔ ان کی تصویریں رضامندی دے سکنے سے پہلے معلوماتی ذخیروں میں گئیں۔ اب ان کی کلاسوں میں تخلیقی اوزار، خودکار نگرانی، مصنوعی میڈیا اور موازنے کی نئی شکلیں ہیں جن کے نام بڑے اب بھی سیکھ رہے ہیں۔

کچھ جنگی ڈرونوں کے نیچے بڑے ہوں گے۔ کچھ جنگل کی آگ کے دھوئیں کے نیچے۔ کچھ قرض کے نیچے۔ کچھ سنسر شپ کے نیچے۔ کچھ اتنی غیر مساوی فراوانی میں کہ ہر آسائش اس چیز کا ثبوت بن جائے جس سے ان کے پڑوسی محروم رکھے گئے۔

اندازہ تھا کہ 473 ملین سے زیادہ بچے — دنیا بھر میں ہر چھ میں سے ایک سے زیادہ — تصادم سے متاثرہ علاقوں میں رہتے تھے، جبکہ جاری مسلح تصادموں کی تعداد تاریخی طور پر بلند رہی۔ [31]

یہ جنگیں بچے شروع نہیں کرتے۔

معاہدوں پر بچے دستخط نہیں کرتے۔

قرض بچے نہیں بناتے۔

وسائل نکالنے کی منظوری بچے نہیں دیتے۔

بچے ان نظاموں کی آزمائش گاہ بننا نہیں چنتے جنہیں منظم کرنے کے لیے بڑے بہت زیادہ پرجوش، خوف زدہ یا منافع میں ڈوبے ہوئے تھے۔

تاب آوری طاقت ہے۔

اسے وہ ٹیکس نہیں بننا چاہیے جو بچے بڑوں کی بزدلی کے لیے ادا کریں۔

آگ تم نے ایجاد نہیں کی۔

تم پر یہ ڈھونگ لازم نہیں کہ وہ گرمائش دیتی ہے۔

تم جلتے گھر میں آئے اور دھوئیں کے الارم کا الزام تم پر لگا دیا گیا۔

FFTAC اقدام - ان بحرانوں کا تاریخ سمیت ریکارڈ بناؤ جو نوجوانوں نے ورثے میں پائے، پیدا نہیں کیے۔ ریکارڈ ایسے شخص کے سامنے رکھو جس کے پاس وسائل یا اختیار منتقل کرنے کی طاقت ہو۔

32. نوجوان سڑکوں پر کیوں ہیں

ڈائری کا اندراج

نوجوان سڑکوں پر ہیں کیونکہ ہر سرکاری راستہ کسی چیٹ بوٹ، قطار، فیس، فارم، بند اجلاس، نجی معاہدے یا مقفل دروازے پر ختم ہوتا محسوس ہوتا ہے۔

سڑک عوامی رائے کا وہ خانہ بن جاتی ہے جسے اقتدار حذف نہیں کر سکتا۔

ان تحریکوں کو رجحان، ایپ، نعرے، رنگ، غیر ملکی سازش، پولیس کے مسئلے یا تماشا ڈھونڈتی نسل تک محدود نہ کرو۔

جھنڈے بدلتے ہیں۔

زبانیں بدلتی ہیں۔

شکایت بار بار وہی ساخت پاتی ہے۔

کینیا میں ٹیکس قانون سازی کے خلاف نوجوانوں کی قیادت میں مظاہرے معاشی تنگی، بدعنوانی، عدم مساوات، ناقص حکمرانی اور احتساب کی غیر موجودگی کے خلاف وسیع الزام بن گئے۔ مظاہرین کو غیر قانونی طاقت اور ٹیکنالوجی سے مدد یافتہ جبر کا سامنا ہوا۔ [34]

بنگلہ دیش میں سرکاری ملازمتوں کے کوٹے سے شروع ہونے والے طلبہ کے احتجاج جبر، سیاسی اقتدار اور احتساب پر محاذ آرائی میں پھیل گئے۔ اقوام متحدہ کی تفتیش نے بعد میں مظاہرین کے خلاف سفاک اور منظم خلاف ورزیاں بیان کیں۔ [35]

سربیا میں طلبہ نے نووی ساد ریلوے اسٹیشن کے چھجے کے گرنے کے بعد غم کو قومی مطالبہ بنایا: دستاویزات شائع کرو، ذمہ داری طے کرو، مظاہرین کے خلاف الزامات واپس لو اور اعلیٰ تعلیم کو مالی وسائل دو۔ [35]

نیپال میں زیادہ تر نوجوان مظاہرین نے بدعنوانی اور سوشل میڈیا پر وسیع پابندی کے خلاف مارچ کیا۔ سکیورٹی اہلکاروں نے گولی چلائی، اور سچ کا مطالبہ دھوئیں کے ساتھ غائب نہیں ہوا۔ [33]

مراکش میں GenZ212 نے مضبوط ہسپتالوں، بہتر اسکولوں اور بدعنوانی کے خاتمے کا مطالبہ کیا، ساتھ پوچھا کہ ناکام عوامی خدمات کے پہلو میں شان و شوکت کے منصوبے کیوں چمکتے ہیں۔ [33]

انڈونیشیا میں نوجوان بدعنوانی، کفایت شعاری، فوجی پھیلاؤ، جبری بے دخلی، زمین کے تنازعات، غذائی عدم تحفظ اور برادریوں کو رکاوٹ سمجھنے والی ترقی کے خلاف وسیع احتجاج میں شامل ہوئے۔ [33]

مختلف ملکوں میں تفصیلات اہم ہیں۔

ایک عالمی شکایت پیدا کرنے والی کوئی ایک عالمی حکومت نہیں۔

تاہم ایک پیغام بار بار آتا ہے:

اقتدار کو جواب دینے پر مجبور کرو۔

نوجوان اس لیے بغاوت کر رہے ہیں کہ اقتدار ثبوت روکے رکھ کر ان سے اعتماد مانگتا رہتا ہے۔

کیونکہ ادارے شفافیت کا جشن مناتے ہوئے ریکارڈ خفیہ کرتے ہیں۔

کیونکہ رہنما نوجوانوں کی شرکت کو تب تک سراہتے ہیں جب تک وہ اجازت کے بغیر شریک نہ ہوں۔

کیونکہ سننے کی نشست سے پہلے اکثر پولیس کی صف نمودار ہوتی ہے۔

کیونکہ حکومت شان، ہتھیار، نگرانی، اسٹیڈیم، مشیر، ٹیکس کی مراعات اور ہنگامی معاہدوں کے لیے رقم ڈھونڈ سکتی ہے، جبکہ ہسپتال، اسکول، کتب خانے، بس کے راستے، رہائشی پروگرام یا صاف پانی کے نظام کو غیر حقیقت پسندانہ کہتی ہے۔

کیونکہ بدعنوانی محض تجریدی گناہ نہیں۔

بدعنوانی وہ چھت ہے جو گر جاتی ہے۔

وہ دوا جو کبھی نہیں پہنچتی۔

وہ امتحان جو تعلقات سے پاس ہوتا ہے۔

وہ ملازمت جو انٹرویو سے پہلے محفوظ ہو جاتی ہے۔

وہ سڑک جس کی قیمت دو بار دی جائے اور تعمیر ایک بار ہو۔

وہ عوامی ریکارڈ جسے تب تک دفن رکھا جائے جب تک یاد رکھنے والے تھک نہ جائیں۔

نوجوان سڑکوں پر ہیں کیونکہ انہیں مستقبل میں انتظار کرنے کو کہا گیا ہے، جبکہ اسی مستقبل کے فیصلے ان کمروں میں ہوتے ہیں جہاں وہ موجود نہیں۔

دنیا کے پارلیمانوں کے صرف 2.8 فیصد ارکان تیس برس یا اس سے کم عمر تھے، بین الپارلیمانی یونین کی 2025 کی رپورٹ کے مطابق، اور ایک تہائی سے زیادہ ایوانوں میں اس عمر کا کوئی رکن نہیں تھا۔ [28]

آدھی دنیا تیس سے کم عمر ہے۔

ایوان اس مستقبل جیسا نہیں دکھتا جس پر وہ حکمرانی کرتا ہے۔

اس لیے مستقبل ایوان سے باہر نمودار ہوتا ہے۔

لوگ کیوں لڑتے ہیں اسے سمجھنا لڑائی کی سنگینی کم کرنا نہیں۔ یہ ماننا ہے کہ لوگ عموماً قید، زخم، جلاوطنی یا موت کا خطرہ اس وقت نہیں لیتے جب انہیں یقین ہو کہ موجودہ مستقبل میں اب بھی ان کے لیے جگہ ہے۔

کوئی تحریک پاک نہیں۔ کوئی ہجوم افواہ، اشتعال، خودپسندی، موقع پرستی یا نقصان سے محفوظ نہیں۔ پڑوسی کی زندگی تباہ کرنے والا اس لیے بے قصور نہیں ہو جاتا کہ مقصد منصفانہ ہے۔

مگر ایک ٹوٹی کھڑکی کو دس لاکھ ٹوٹے وعدے مٹانے نہ دو۔

آگ کی تصویر کو اس سے پہلے کے برس مٹانے کا بہانہ نہ بننے دو۔

ہر نوجوان کو پرتشدد نہ کہو کیونکہ حکام نوجوانوں کے اکٹھا ہونے کے منظر سے ڈر گئے تھے۔

پرامن اجتماع کا حق اسی لیے ہے کہ اقتدار شاذ ہی اپنی مرضی سے سامنا کرنے کو تیار ہوتا ہے۔

مارچ کی حفاظت کرو۔

طبی امداد دینے والے کی حفاظت کرو۔

صحافی کی حفاظت کرو۔

قانونی مبصر کی حفاظت کرو۔

اس بچے کی حفاظت کرو جسے شکایت اور ہتھیار کے درمیان کبھی نہیں رکھا جانا چاہیے تھا۔

مظاہرہ کرنے والے کو غیر قانونی طاقت سے بچاؤ، اور عوام کو ہر اس شخص سے بچاؤ جو منصفانہ شکایت کو اجنبیوں کو نقصان پہنچانے کی اجازت بنا دے۔

مستقبل کے لائق بغاوت انسانی چہرہ نمایاں رکھتی ہے۔

مختلف سڑکیں۔ مختلف جھنڈے۔ ایک مطالبہ: اقتدار جواب دے۔

FFTAC اقدام - نوجوانوں کی قیادت والی تحریک پر تبصرہ پڑھنے سے پہلے اس کے اپنے مطالبے پڑھو۔ جدوجہد کی ملکیت لیے بغیر بنیادی بیان پھیلاؤ۔

33. وہ کیا درست کرانا چاہتے ہیں

ڈائری کا اندراج

وہ محل نہیں مانگ رہے۔

وہ ایسا فرش مانگ رہے ہیں جو معمول کی زندگی کے نیچے نہ بیٹھ جائے۔

وہ زندگی سنبھالنے والا کام چاہتے ہیں۔

لامتناہی آڈیشن نہیں۔ لچک کے بھیس میں تین ملازمتیں نہیں۔ بسیں بند ہونے کے بعد اوقات بدلتا الگورتھم نہیں۔ ایسی پیشہ ورانہ سیڑھی نہیں جس کی پہلی سیڑھیاں خودکاری سے غائب ہو چکی ہوں۔

وہ گھر چاہتے ہیں، چھت کے لیے مستقل بولیوں کی جنگ نہیں۔

کمرے کو مستقبل ہڑپ نہیں کرنا چاہیے۔ شہر کو داخلے کے اجازت نامے کے طور پر وراثت نہیں مانگنی چاہیے۔ گھر رہنے کی جگہ ہونا چاہیے، محض ایسا مالی آلہ نہیں جو اپنے اندر کے انسان سے پلتا ہو۔

وہ قرض کی سزا کے بغیر تعلیم چاہتے ہیں۔

تعلیم کو زندگی کھولنی چاہیے، شروع ہونے سے پہلے گروی نہیں رکھنی چاہیے۔ اساتذہ کو وقت چاہیے۔ اسکولوں کو حفاظت چاہیے۔ کتب خانوں کو

دروازے چاہیے۔ طلبہ کو خوراک، نیند، آمدورفت، معذوری کے ساتھ رسائی اور تجارتی پروفائل بنے بغیر سیکھنے کا حق چاہیے۔

وہ بحران کے آفت بننے سے پہلے صحت کی دیکھ بھال چاہتے ہیں۔

ذہنی صحت صحت ہے۔ تولیدی صحت صحت ہے۔ دانتوں کی نگہداشت صحت ہے۔ صاف ہوا، صاف پانی، محفوظ رہائش، کافی خوراک اور تشدد سے آزادی صحت ہیں۔

وہ ایسی عوامی خدمات چاہتے ہیں جو انتخابی تقریر سے باہر بھی موجود ہوں۔

قابلِ اعتماد آمدورفت۔ دیانت دار بنیادی خدمات۔ چلتے کلینک۔ چھت والے اسکول۔ وہ سڑکیں جو ہر وعدے کے بعد نہ ڈوبیں۔ وہ ہنگامی نظام جو اہلکاروں کی عوامی ساکھ سے پہلے غریبوں کی حفاظت کریں۔

وہ بدعنوانی کے نتائج چاہتے ہیں۔

معاہدہ شائع کرو۔ مالک کا نام لو۔ ٹینڈر دکھاؤ۔ رپورٹ جاری کرو۔ حذف شدہ حصوں کی وجہ بتاؤ۔ رقم کا سراغ لگاؤ۔ بے ضابطگی ظاہر کرنے والے کو بچاؤ۔ متاثرہ شخص کو اپیل کرنے دو۔

وہ ایسی موسمیاتی کارروائی چاہتے ہیں جو ایک انتخابی دور سے آگے قائم رہے۔

وہ جانتے ہیں کہ تقریر درجہ حرارت کم نہیں کر سکتی۔ وہ جانتے ہیں کہ انصاف کے بغیر موافقت دولت کے گرد ایک اور دیوار بن سکتی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ

سب سے کم ذمہ دار برادریاں اکثر سب سے پہلے ڈوبتی، جلتی، بے گھر ہوتی، قیمتوں سے باہر دھکیلی جاتی یا بھلا دی جاتی ہیں۔

وہ ایسا امن چاہتے ہیں جس کا مطلب بمباری کے بعد کی خاموشی سے زیادہ ہو۔

وہ شہریوں کی حفاظت چاہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ بچوں کو بڑوں کی جنگوں میں مجبور نہ کیا جائے، جو پہلے ہی وردی میں ہیں ان سے قابلِ صرف سامان نہیں بلکہ انسانوں جیسا سلوک ہو، اور جنگیں اسکولوں کو اپنی نوآبادی نہ بنائیں۔ وہ ایسے رہنما چاہتے ہیں جو انسانی زندگی کو ضمنی نقصان، قابلِ قبول خسارہ، آبادیاتی دباؤ یا تزویراتی پیغام رسانی نہ کہیں۔

وہ چاہتے ہیں مصنوعی ذہانت انسانی امکان پھیلائے، انسانی پیشے کی ابتدا نہ مٹائے۔

وہ بے دخلی سے پہلے تربیت، مرتکز فائدوں کے بجائے مشترک فائدے، پوشیدہ اسکور کے بجائے شفاف نظام، خودکار حتمیت کے بجائے انسانی اپیل، اور مشین کے فیصلہ کرتے وقت جاننے کا حق چاہتے ہیں۔

وہ معاشرے سے غائب ہوئے بغیر رازداری چاہتے ہیں۔

وہ اپنی پوری اندرونی روداد سپرد کیے بغیر شریک ہونا چاہتے ہیں۔ وہ رمزکاری، جہاں قانون اجازت دے وہاں گمنامی، کم سے کم معلومات، یادداشت کے

اختیارات، ماخذ کی سالمیت اور اجنبیوں کی بنائی ہوئی اپنی صورت سے بڑھ کر ہونے کا حق چاہتے ہیں۔

وہ ہمہ بین قیدخانے کے بغیر حفاظت چاہتے ہیں۔

ہر بچے پر ہر وقت نظر رکھنے کی محتاج حفاظت، حفاظت نہیں ہے۔ وہ شک کے نیچے گزرا بچپن ہے۔

وہ اپنے مستقبل کے فیصلے سے پہلے نمائندگی چاہتے ہیں۔

بجٹ لکھنے کے بعد نوجوانوں کا پینل نہیں۔ اسی بند دروازے کے پاس تنوع کی ایک تصویر نہیں۔ حقیقی نشستیں۔ حقیقی ووٹ۔ حقیقی اختیار۔ ریکارڈ تک حقیقی رسائی۔

وہ وقت چاہتے ہیں۔

احساسِ جرم کے بغیر آرام کا وقت۔ خاندان کی دیکھ بھال کا وقت۔ وہ فن بنانے کا وقت جس کا کسی منڈی نے مطالبہ نہ کیا ہو۔ موادپیدا کیے بغیر چلنے کا وقت۔ دنیا کے برانڈ، مؤقف، فریق، قربانی اور پانچ سالہ منصوبہ مانگنے سے پہلے جوان رہنے کا وقت۔

وہ معنی چاہتے ہیں، اسے بیچنے والے کے ہاتھوں استحصال کے بغیر۔

وہ بامقصد کام، یادداشت رکھنے والی برادریاں، دیانت دار ادارے اور ایسی ٹیکنالوجیاں چاہتے ہیں جو زندگی کی خدمت کریں، جینے کی وجہ کی جگہ نہ لیں۔

یہ بے جا حق جتانا نہیں۔

یہ بنیادی سطح ہے۔

معمول کی زندگی ناقابلِ استطاعت ہونے کے باعث شادی، تعلیم، خاندان، کاروبار، نقل و حرکت اور خودمختاری مؤخر کرتی نسل عیش نہیں مانگ رہی۔ وہ بند مستقبل بیان کر رہی ہے۔ [26]

جس دنیا میں سینکڑوں ملین نوجوان روزگار، تعلیم یا تربیت سے باہر ہوں، اس کا مسئلہ جذبے کی کمی نہیں۔ اسے ساختی ہنگامی حالت درپیش ہے۔ [27]

اس ہنگامی حالت کا جواب ان لوگوں کے لکھے ترغیبی نعروں سے نہ دو جو عمارت کے پہلے ہی مالک ہیں۔

عمارت کھولو۔

اوزار بانٹو۔

مقصد بدلو۔

زندگی کسی اور کے لیے منافع بخش بننے سے پہلے کامیابی شمار ہونے دو۔

وہ ایسا مستقبل چاہتے ہیں جو اشتراک کی فیس نہ ہو۔

FFTAC اقدام- ایک شکایت کو ایسے مطالبے میں بدلو جس میں ذمہ دار اختیار کا نام، آخری تاریخ، ثبوت کا معیار اور قابلِ پیمائش تلافی ہو۔ جب ہدف فیصلہ ہو تو غصہ دیرپا بن جاتا ہے۔

34. غصہ شہادت ہے

ڈائری کا اندراج

تمہیں غصہ کرنے کا پورا حق ہے۔

تمہیں ڈرنے کا پورا حق ہے۔

یہ جملے فیصلہ کرنے کی صلاحیت چھوڑنے کا حکم نہیں۔

یہ اس بات سے انکار ہیں کہ کسی نسل کو ملنے والی دنیا پر ردِعمل کے سبب اس کی نفسیاتی تشخیص کی جائے۔

یونیسیف سے وابستہ ذہنی صحت کے ایک عالمی مطالعے میں نسل Z کے ہر دس میں سے چھ جواب دہندگان نے کہا کہ موجودہ واقعات انہیں مغلوب کر دیتے ہیں۔ صرف نصف جانتے تھے کہ ذہنی صحت کے وسائل کہاں ملیں گے، اور صرف 55 فیصد سمجھتے تھے کہ ان کے پاس مؤثر مقابلہ کرنے کے طریقے ہیں۔ پھر بھی 60 فیصد پرامید رہے اور بہتر مستقبل بنانے میں حصہ لینا چاہتے تھے۔ [30]

ایک ہی وقت میں مغلوب بھی اور پُرامید بھی۔

یہ تضاد نہیں۔

جلتے افق کے نیچے کھڑے ہو کر بھی کچھ ہونے کا احساس یہی ہوتا ہے۔

تم مزاحیہ وڈیو، اشتہار، گھر کے تعلیمی کام، دوستوں کے پیغامات اور اپنی پیداوار بڑھانے کی یاددہانیوں کے درمیان جنگ کے مناظر دیکھتے ہو۔

تم ایک انسان کو مرتے دیکھتے ہو، پھر مواد کی قطار پوچھتی ہے کہ کیا تم جوتے خریدنا چاہو گے۔

تم موسمیاتی آفت، پھر خوب صورتی کا فلٹر، پھر چندے کی اپیل، پھر ایسا جھوٹ دیکھتے ہو جسے سچ سے زیادہ یقینی نظر آنے کے لیے بنایا گیا ہے۔

تم سے توقع ہے کہ دنیا کے درد کو انگوٹھے کی رفتار سے سمجھتے چلو۔

تم سے توقع ہے کہ ذاتی برانڈ قائم رکھو جبکہ تمہارا اعصابی نظام ایک نجی کمرے کی بھیک مانگتا ہو۔

تم سے توقع ہے کہ باخبر مگر مغلوب نہ ہو، بلند ہمت مگر پریشان نہ ہو، مربوط مگر منتشر نہ ہو، سیاسی طور پر باشعور مگر کبھی ناگوار نہ ہو، ملازمت کے قابل مگر تھکے نہ ہو، حقیقی مگر ہمیشہ قابلِ فروخت ہو۔

یہ شخصیت کا امتحان نہیں۔

یہ دباؤ ہے۔

دنیا تمہیں حساس کہتی ہے کیونکہ تم اتنا بے حس ہونے سے انکار کرتے ہو کہ دباؤ کو معمول کہہ سکو۔

حساسیت دشمن نہیں۔

بغیر پرکھی گئی ذہن سازی دشمن ہے۔

غصہ ایک شہادت ہے۔

یہ بتاتا ہے کہ حد پار ہوئی، وعدہ توڑا گیا، ضرورت نظرانداز ہوئی، انسان گھٹایا گیا، مستقبل چرایا گیا یا زخم کھلا چھوڑا گیا۔

غصہ شہادت، دباؤ اور تنبیہ ہے۔

یہ وہ ظاہر کرتا ہے جسے چھپانے کے لیے شائستگی بنائی گئی تھی۔

یہ پوری آبادی کو ایک ہی مجرم جسم نہیں بنا دیتا۔

مواد کی قطار وضاحت سے پہلے ہدف پیش کرے گی۔

یہ نفرت کے لیے ایک چہرہ دے گی کیونکہ نظام کے نقشے کی نسبت چہرے سے پیسہ کمانا آسان ہے۔

یہ یقین، تذلیل، ظلم، تماشے اور اس جملے کو انعام دے گی جو کوئی دروازہ کھلا نہ چھوڑے۔

الگورتھم کو اپنی تکلیف کسی اور کی جنگ کی بلا معاوضہ محنت نہ بنانے دو۔

اتنا ٹھہرو کہ پوچھ سکو تمہارے اگلے عمل سے فائدہ کسے ہوگا۔

غصہ رکھو۔

پٹا اتار دو۔

خوف بھی خبر لاتا ہے۔

جنگ کا خوف۔

موسمیاتی انہدام کا خوف۔

کبھی گھر خریدنے کے قابل نہ ہونے کا خوف۔

تربیت ملنے سے پہلے متبادل لائے جانے کا خوف۔

اس بات کا خوف کہ نجی غلطی مستقل عوامی شناخت بن جائے گی۔

اس بات کا خوف کہ ذمہ دار بالغ جتنا ظاہر کرتے تھے اس سے کم جانتے ہیں، اور دکھاوے میں اتنا لگا چکے ہیں کہ اسے مان نہیں سکتے۔

ڈرنے کا مطلب کمزور ہونا نہیں۔

اس کا مطلب ہے کہ تم جانتے ہو کیا داؤ پر لگا ہے۔

جرأت خوف کی عدم موجودگی نہیں۔

جرأت یہ انکار ہے کہ خوف قربانی کا نشانہ چنے۔

آرام ہتھیار ڈالنا نہیں۔

نیند سیاسی ناکامی نہیں۔

خوشی غداری نہیں۔

دوستی تحریک سے توجہ ہٹانا نہیں۔

نفسیاتی علاج، باہمی امداد، کھانے، موسیقی، چہل قدمی، کھیل، ہنسی، اجتماعی نگہداشت اور انٹرنیٹ سے دور وقت محض اضافی آسائشیں نہیں۔ یہ وہ بنیادی

ڈھانچا ہیں جو بغاوت کو اپنے ہی لوگوں کو کھا جانے والی ایک اور مشین بننے سے روکتا ہے۔

تم اس مقصد کو اپنا اعصابی نظام دینے کے پابند نہیں۔

تم مواد کی قطار کو اپنا غم دینے کے پابند نہیں۔

تم تخت کو اپنی مایوسی دینے کے پابند نہیں۔

اتنا زندہ رہو کہ وہ تعمیر کر سکو جس کا تصور اکیلا غصہ نہیں کر سکتا۔

غصہ شہادت ہے۔ ضبط اسے سمت دیتا ہے۔

FFTAC اقدام - غصے کے ایک سبب کو ملاقات، عوامی تبصرے، باہمی امداد کی ڈیوٹی، مزدور اقدام، قانونی چیلنج، فنی منصوبے یا دستاویزی تفتیش میں بدلو۔

35. ہم ہمیشہ سے بغاوت رہے ہیں

ڈائری کا اندراج

ہیش ٹیگ سے پہلے دستی اشتہار تھا۔

براہِ راست نشر سے پہلے کھڑکی پر گواہ تھا۔

گروہی گفتگو سے پہلے باورچی خانے کی میز، یونین ہال، تہہ خانے کا چھاپہ خانہ، طلبہ کا اخبار، خفیہ ریڈیو سگنل، ہاتھوں ہاتھ چلتی کیسٹ، مختصر خود شائع کردہ

رسالہ، دیواری تصویر، مارچ، سرگوشی میں لیا نام، ممنوع کتاب اور وہ شخص تھا جس نے کسی دوسرے کو اقتدار کے سامنے تنہا چھوڑنے سے انکار کیا۔

ہم ہمیشہ بغاوت رہے ہیں۔

وہ غلام بنایا گیا شخص جو بھاگ نکلا۔

وہ مزدور جس نے پیداواری قطار روک دی۔

وہ طالب علم جس نے عمارت پر قبضہ کیا۔

وہ نوآبادیاتی محکوم لوگ جنہوں نے اپنی زبان رکھی۔

وہ عورت جو اس کمرے میں داخل ہوئی جس کے بارے میں اسے کہا گیا تھا کہ وہ اس کا نہیں۔

وہ کوئیر شخص جو تشخیص سے بچ نکلا اور نام برقرار رکھا۔

وہ معذور شخص جس نے شکر گزاری کے بجائے رسائی مانگی۔

وہ صحافی جس نے دستاویز شائع کی۔

وہ سپاہی جس نے غیر قانونی حکم رد کیا۔

وہ سائنس دان جس نے نتیجہ گھڑنے سے انکار کیا۔

وہ فن کار جس نے زخم کو نظر انداز کرنا ناممکن بنا دیا۔

وہ بچہ جس نے کیوں پوچھا اور «بس اس لیے» قبول نہیں کیا۔

ہر نسل سمجھتی ہے کہ نافرمانی اس نے ایجاد کی، کیونکہ ہر تخت انکار کی نسبت کا سلسلہ مٹا دیتا ہے۔

بوڑھے کبھی وہ نوجوان تھے جن سے کسی دفتر میں کوئی خوف کھاتا تھا۔

کچھ جاگتے رہے۔

کچھ تھک گئے۔

کچھ کو سزا دی گئی۔

کچھ خرید لیے گئے۔

کچھ اس پنجرے کے منتظم بن گئے جسے توڑنے کی کبھی قسم کھائی تھی۔

سب نہیں۔

پچھلی نسلوں کی ناکامیوں کو یہ یقین نہ دلانے دو کہ کوئی بڑا سمجھتا ہی نہیں۔

ہم میں سے بہت سے یہ احساس فوراً پہچان لیتے ہیں۔

نسل X اسے پہچانتی ہے کیونکہ 90 کی دہائی الٹی ہوئی 60 کی دہائی تھی۔

90 کی دہائی الٹی ہوئی 60 کی دہائی تھی۔

60 کی دہائی نے بغاوت باہر کی طرف موڑی اور یہ یقین لے کر تاریخ میں مارچ کیا کہ تاریخ کو اب بھی حرکت پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔

90 کی دہائی نے بغاوت اندر کی طرف موڑی۔ ہم نے نظام کو مارچ کی تصویر لیتے، اس کے استعمال کا لائسنس دیتے، قمیص پر چھاپتے، تجارتی مرکز میں بیچتے اور خریداری کو مزاحمت کہتے دیکھا۔

ہم میں غیظ کی کمی نہیں تھی۔ ہمیں غیظ کے طاقت میں بدلنے پر یقین کی کمی تھی۔

ہم گوتھ کی طرف اڈے کیونکہ اندھیرا فلوروسینٹ روشنی جیسی رجائیت سے زیادہ دیانت دار لگتا تھا۔

ہم گرنج کی طرف اڈے کیونکہ نکھار پروپیگنڈا بن گیا تھا۔

ہم مارلن مینسن کی طرف اڈے کیونکہ اخلاق پسند اکثریت کو اس کا ڈراؤنا خواب آئینے کی طرح دکھانا ضروری تھا۔

ہم Tool کی طرف اڈے کیونکہ پنجرہ سیاسی ہونے کے ساتھ نفسیاتی بھی تھا، اور ہم مسکراہٹ کے پیچھے کے سائے کے لیے زبان چاہتے تھے۔

ہم نے مختصر خود شائع کردہ رسالے، برقی اعلانیہ تختوں کے نظام، غیر مجاز ریڈیو، گوداموں کے ثقافتی حلقے، ریکارڈ کی دکانیں، کلب اور ویب کے پہلے عجیب کمرے بنائے۔

ہم نے کہا: جو بھی ہو۔

یہ فقرہ خالی پن نہیں تھا۔ یہ زرہ تھا۔

اس کا مطلب تھا: میں فروخت کا حربہ دیکھ رہا ہوں۔ میں منافقت دیکھ رہا ہوں۔ میں اسے اپنے یقین کا انعام نہیں دوں گا۔

مگر زرہ پنجرہ بن سکتی ہے۔

ہم بکواس پہچاننے کے ماہر اور پائیدار طاقت بنانے کے نوآموز بن گئے۔

ہم نے عدم شرکت کو فرار سمجھ لیا۔

ہم نے طنز کو محفوظ رہنا سمجھ لیا۔

ہم نے ناامیدی کو حقیقت پسندی سمجھ لیا۔

نسل X بغاوت میں اس لیے ناکام نہیں ہوئی کہ ہم نے مشین نہیں دیکھی۔ ہم اس لیے ناکام ہوئے کہ ہم نے دیکھا مشین کتنی مکمل طور پر بغاوت جذب کر سکتی ہے، اور اکثر نتیجہ نکالا کہ کسی چیز کی اہمیت ہو ہی نہیں سکتی۔

پھر اس نے ہماری موسیقی، کپڑے، بدگمانی، اینٹی ہیرو، زیرِ زمین ثقافت اور انٹرنیٹ جذب کر لیے۔

اس نے انکار ہمیں واپس بیچ دیا۔

ہم میں سے کچھ خاموش ہو گئے۔ کچھ کارپوریٹ دنیا میں چلے گئے۔ کچھ تہہ خانوں میں آرکائیو بچاتے رہے۔ کچھ کوڈ لکھتے رہے۔ کچھ شور کرتے رہے۔ کچھ والدین بنے اور بچوں کو اپنی نسبت زیادہ آزادی دینے کی کوشش کی۔

نسل X کی حیثیت سے ہم سمجھتے ہیں۔

ہم اس خواہش کو سمجھتے ہیں کہ مشین تمہاری امید کو مواد بنا دے، اس سے پہلے پیچھے ہٹ جاؤ۔

ہم سمجھتے ہیں کہ نسل Z جُھنڈوں میں کیوں منظم ہوتی ہے اور نسل الفا ہر اس ادارے پر کیوں شک کر سکتی ہے جو دیکھ بھال دینے سے پہلے لاگ اِن مانگے۔

ہماری ناکامی تمہاری قسمت نہیں۔

ہم تمہارے ساتھ اس لیے نہیں کھڑے کہ ہم نے بغاوت کا حل نکال لیا، بلکہ اس لیے کہ ہم جانتے ہیں کیا ہوتا ہے جب نسل پنجرہ پہچان لے مگر کافی راستے نہ بنائے۔

ہمارا آرکائیو لے لو۔ ہماری غلطیاں لے لو۔ وہ اوزار لے لو جو ہمیں مکمل کر دینے چاہیے تھے۔

ہماری ناامیدی ورثے میں نہ لو۔

نسل X نے پنجرہ دیکھا۔ نسل Z اور نسل الفا اس کے جال کے اندر پیدا ہوئیں۔

دنیا کو سیدھا کر دو۔

ہم جانتے ہیں کیسا لگتا ہے جب بتایا جائے کہ منڈی فطرت ہے، ریاست ابدی ہے، کلیسا پر سوال نہیں ہو سکتا، مالک بہتر جانتا ہے، جنگ ضروری ہے،

فائل درست ہے، کیمرا حفاظت کے لیے ہے اور ہم صبر کریں تو مستقبل بہتر ہوگا۔

ہم نے صبر کو ہتھیار کے طور پر استعمال ہوتے سنا ہے۔

ہم نے فوری ضرورت کو بچگانہ کہتے دیکھا، یہاں تک کہ ادائیگی کا وقت آگیا۔

میں نے ابتدائی ویب پر اس وقت لکھا جب وہ ابھی ذہن کی نئی سرحد لگتی تھی۔ فیڈ کے صنعت اور آرکائیو کے رویوں کی کان بننے سے پہلے میں نے اسے عالمی دماغ کہا۔

میں نے مشین کو آتے دیکھا۔

میں ہمیشہ پیغام اور مائیکروفون میں چیختے زخم کے فرق کو نہیں سمجھتا تھا۔

اب سمجھتا ہوں۔

اس سے میں بغاوت سے پیچھے نہیں ہٹتا۔

اس سے تخت کے لیے بغاوت چرانا مشکل ہوتا ہے۔

جو بغاوت خود کو درست نہ کر سکے وہ کٹر عقیدہ بن جاتی ہے۔

جو بغاوت شہریوں کو نہ بچا سکے وہ دوسرا تخت بن جاتی ہے۔

جو بغاوت نوجوانوں کو نہ سن سکے وہ اپنی خودپسندی کا آرکائیو بن جاتی ہے۔

ہم نسل Z سے اپنے نعرے دہرانے کو نہیں کہتے۔

ہم نسل Z سے اپنی ناکامیوں سے آگے بڑھنے کو کہتے ہیں۔

ہم مانتے ہیں کہ نسل الفا کو ہماری ادھوری جنگیں پہلے ہی تھما دی گئی ہیں۔

ہم پر ان کے لیے اس ورثے کا سچ، اسے سمجھنے کے اوزار اور یہ فیصلہ کرنے کی حقیقی طاقت واجب ہے کہ وہ کیا اٹھائیں گے، رد کریں گے، درست کریں گے یا بدلیں گے۔

بوڑھے باغی کا کردار نوجوانوں سے مائیکروفون چھیننا نہیں۔

وہ بجلی کٹنے پر جنریٹر لانا ہے۔

ریکارڈ حذف ہونے پر آرکائیو۔

طلبی آنے پر وکیل۔

اجلاس دیر تک چلے تو کھانا۔

سڑک غیر محفوظ ہو تو کمرہ۔

اقتدار یہ ڈھونگ کرے کہ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تو ادارہ جاتی یادداشت۔

ملکیت کے بغیر رقم۔

قابو کے بغیر حفاظت۔

تحقیر کے بغیر تنبیہ۔

برانڈ کی مہم کے بغیر یکجہتی۔

کوئی نسل اختلاف کی مالک نہیں۔

کوئی نسل مستقبل کی مالک نہیں۔

پیغام ہم میں سے گزرتا ہے۔

کام اسے زنجیر بنائے بغیر آگے پہنچانا ہے۔

ہم ہمیشہ بغاوت رہے ہیں۔ اب ہمیں یکجہتی بننا ہے۔

رپورٹوں نے پل کو نام دیا: پرامید عدمیت۔ [39]

نسل X نے کہا: نظام میں دھاندلی ہے، تو جو بھی ہو۔

نسل Z کا ایک دھارا جواب دیتا ہے: شاید نظام میں دھاندلی ہو اور کائنات معنی کا وعدہ نہ کرے، تو بھی ہم معنی بنائیں گے — دوستی، تلخ مزاح، باہمی امداد، فن، کھیل، نگہداشت، تخلیق اور حال کے صیغے میں۔

یہ خالی تباہی پسندی نہیں۔ یہ وہ امید ہے جو امید کے ضمانت شدہ ہونے کا ڈھونگ چھوڑ دینے کے بعد باقی رہتی ہے۔

نسل X کو بک جانے کا خوف تھا کیونکہ اصالت ہماری آخری ملکیت لگتی تھی۔

نسل Z اس وقت بالغ ہوئی جب ذات پہلے ہی پروفائل، چینل، سوانحِ پیشہ، شرکت کی قیف، عارضی کام اور منڈی میں تبدیل ہو چکی تھی۔

بہتوں کے لیے پیسہ کمانے کا ذریعہ بنانا غداری نہیں۔ وہ کرایہ ہے۔

سوال یہ نہیں کہ ذات منڈی میں داخل ہوتی ہے یا نہیں۔ سوال یہ ہے کہ انسان شرائط جانتا ہے، ماخذ رکھتا ہے، قدر بانٹتا ہے اور نکل سکتا ہے یا نہیں۔

ہماری وجودی بے چینی نے بولی بدلی۔ ماخذ نہیں بدلا۔

نسل X نے زرہ بنائی۔ نسل Z کھنڈروں میں معنی بناتی ہے۔

FFTAC اقدام- نسل X کی اندرونی یا بیرونی بغاوت کا ایک نشان محفوظ کرو — خود شائع کردہ رسالہ، اشتہار، ریکارڈنگ، گواہی یا مقامی تاریخ — اور نام لو کہ اس نے کس کی مزاحمت کی اور کیا بنانے میں ناکام رہا۔

36. نسل زیڈ: ہم تمہیں دیکھتے ہیں

ڈائری کا اندراج

نسل Z، ہم تمہیں دیکھتے ہیں۔

تشہیر کا زمرہ نہیں۔

رجحان کی رپورٹ نہیں۔

وہ نسل نہیں جس کا شہ سرخی میں مذاق وہ شخص اڑائے جس نے کبھی نہیں پوچھا کہ جہاں تم رہتے ہو وہاں کرایہ کتنا ہے۔

ہم انسانوں کو دیکھتے ہیں۔

ہم وردی بھی دیکھتے ہیں۔

نسل Z صرف جنگوں کے خلاف احتجاج نہیں کرتی۔ نسل Z ان میں لڑتی ہے، انہیں برقرار رکھتی ہے، ان کا کوڈ لکھتی ہے، ان میں پرواز کرتی ہے، ان کے زخمیوں کا علاج کرتی ہے، انہیں درج کرتی ہے، ان میں زندہ بچتی ہے اور ان سے گھر لوٹتی ہے۔

ریاستہائے متحدہ کی فعال ڈیوٹی والی فوج میں 81.6 فیصد اہلکار غیر افسر عملے سے تھے اور اس عملے کی اوسط عمر 27.4 تھی، 2023 میں۔ یہ ایک قومی مثال ہے، ہر فوج کی مردم شماری نہیں، مگر یہ حقیقت نمایاں کرتی ہے: جدید جنگ کے عام اہلکار نوجوان ہیں۔ [36]

دنیا بھر میں تمہاری نسل چوکیوں، خندقوں، جہازوں، ڈرون کنسولوں، سائبر یونٹوں، رسدی گوداموں، میدانی ہسپتالوں اور پناہ گزینوں کی قطاروں میں کھڑی ہے۔

تم عالمی فوج سے باہر نہیں۔ تم اس کا انسانی کنارہ ہو۔

ہم تمہارے اس حق کے ساتھ کھڑے ہیں کہ تم جانو کون سا مشن تمہارے جسم کا دعویٰ کرتا ہے، غیر قانونی حکم رد کرو، شہریوں کو بچاؤ، ضمیر محفوظ رکھو، سلامت گھر لوٹو اور جانی نقصان کے عدد یا بھرتی کے آبادیاتی زمرے سے بڑھ کر ہو۔

نسل z جنگ لڑنے کی عمر والی نسل ہے۔ اسے قربان کیے جانے کے قابل نہیں سمجھنا چاہیے۔

کسی کے قواعد لکھنے سے پہلے تم آن لائن بڑے ہوئے۔

تمہاری بچپن کی بہت سی تصویریں رضامندی دے سکنے سے پہلے شائع ہوئیں۔

تمہاری نو عمری کی غلطیاں مستقل نظاموں میں داخل ہوئیں۔

تمہاری دوستیاں سرحدیں پار کرتی تھیں، جبکہ تمہاری توجہ ملی سیکنڈوں میں نیلام ہوتی تھی۔

تم نے سمٹی ہوئی تصویروں میں بولنا سیکھا کیونکہ فیڈ رفتار کو انعام اور سیاق کو سزا دیتی تھی۔

کسی کو یہ نہ کہنے دو کہ میم میں فلسفہ نہیں۔

کبھی میم ایسا پمفلٹ ہے جو سنسر کرنے والوں کے لطیفہ سمجھنے سے پہلے دنیا پار کر گیا۔

تم رہنماؤں کے بغیر منظم ہوئے کیونکہ رہنماؤں کو خریدا، قید، خوشامد سے مائل، الگ تھلگ کیا، ان کا روپ دھارا یا پوری کہانی میں بدل دیا جا سکتا ہے۔

اداروں کے اس کا نام ادا کرنا سیکھنے سے پہلے تم نے جُھنڈ کی ذہانت سیکھ لی۔

تم نے اس کا خطرہ بھی سیکھا۔

بے رہنما تحریک تاب آور ہو سکتی ہے۔

اسے افواہ، جعلی کھاتے، مصنوعی اتفاقِ رائے اور وہ لوگ بھی بھر سکتے ہیں جو خود محفوظ طور پر پوشیدہ رہ کر دوسروں سے خطرہ مول لینے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

جواب نیٹ ورک سپرد کرنا نہیں۔

جواب ایسا اعتماد بنانا ہے جسے جانچا جا سکے۔

واضح مطالبے۔

نمایاں مالی حساب۔

باری باری بدلتے کردار۔

مقامی فیصلہ۔

محفوظ رابطہ۔

عوامی اصول۔

جہاں ذمہ داری انسانی رہنی چاہیے وہاں انسانی چہرے۔

تم اداروں پر شک کرتے ہو کیونکہ اداروں نے اکثر ثبوت کے بغیر اعتماد مانگا ہے۔

یہ بے اعتمادی خود بخود حکمت نہیں۔

مگر یہ مرض نہیں ہے۔

اعتماد ریکارڈ، نتائج، شرکت، قابلیت اور اقتدار کی درست کیے جانے کی آمادگی سے کمایا جاتا ہے۔

تم سست نہیں ہو۔

ہم بلا معاوضہ تربیتی ملازمت، عارضی معاہدہ، وقتی کام کا شیڈول، دوسری ملازمت، ضمنی کاروبار، درخواست کا پورٹل، خودکار رد، واحد قابلِ استطاعت کمرے سے سفر، وہ نگہداشت جسے آجر گنتا نہیں، اور لطیفے کے پیچھے چھپی تھکن دیکھتے ہیں۔

تم سماج بیزار نہیں ہو۔

تم نے نگرانی، وبا کی جدائی، معاشی نقل و حرکت اور جغرافیائی فاصلے میں برادریاں بنائیں، ایسے حالات میں جو پچھلی نسلوں کو مکمل تنہا کر دیتے۔

تم کام سے بے وفا نہیں ہو۔

تم اس خیال سے وفادار ہو کہ کام کو وہ زندگی نہیں کھانی چاہیے جسے سہارا دینے کا دعویٰ کرتا ہے۔

تم قیادت سے لاتعلق نہیں ہو۔

تم ایسی قیادت پر شک کرتے ہو جو سنجیدگی کے ثبوت کے طور پر نڈھال ہو جانا، اخلاقی سمجھوتا اور ہر وقت دستیابی مانگتی ہے۔

تمہیں کام کی جگہ منظم ہونے کا حق ہے۔

تمہیں پرامن جمع ہونے کا حق ہے۔

تمہیں شائع کرنے، تحقیق کرنے، تخلیق کرنے، اہل ہو تو ووٹ دینے، اہل ہو تو عہدے کے لیے انتخاب لڑنے، قانونی چارہ جوئی، یونین بنانے، اشتراکی ادارے بنانے، فن تخلیق کرنے، باہمی امداد بنانے، عدم تعاون اور عوامی اقتدار سے عوام کے سامنے جواب مانگنے کا حق ہے۔

تمہیں مستقل خطرے کا اسکور بنے بغیر یہ سب کرنے کا حق ہے۔

ہم تمہیں برانڈ بنا کر تمہارے ساتھ کھڑے نہیں ہوں گے۔

ہم تمہاری زبان ادھار لے کر تمہیں واپس نہیں بیچیں گے اور اس لین دین کو یکجہتی نہیں کہیں گے۔

ہم اس جگہ کا دفاع کر کے تمہارے ساتھ کھڑے ہیں جہاں تمہاری اپنی آوازیں اختلاف، نشوونما، ناکامی، سیکھنے اور رہنمائی کی گنجائش رکھیں۔

ہم دستاویز مانگنے والے طالب علم کے ساتھ کھڑے ہیں۔

معاہدہ مانگنے والے کارکن کے ساتھ۔

گھر مانگنے والے کرائے دار کے ساتھ۔

نگہداشت مانگنے والے مریض کے ساتھ۔

رسائی مانگنے والے صحافی کے ساتھ۔

تخیل کا حق مانگنے والے فن کار کے ساتھ۔

وقت مانگنے والے نوجوان والدیا والدہ کے ساتھ۔

حفاظت مانگنے والے کوئیر نوجوان کے ساتھ۔

رسائی مانگنے والے معذور نوجوان کے ساتھ۔

وقار مانگنے والے مہاجر نوجوان کے ساتھ۔

چھوڑنہ دیے جانے کا مطالبہ کرنے والے دیہی نوجوان کے ساتھ۔

جنگی علاقے کے اس نوجوان کے ساتھ جو وہ ناممکن چیز مانگتا ہے جسے کبھی ناممکن نہیں ہونا چاہیے تھا: آنے والا کل۔

نسل Z، تمہارے غصے کی تاریخ ہے۔

تمہاری ہمت کے گواہ ہیں۔

تمہاری جدوجہد نظام کی خرابی نہیں۔

یہ نظام کی جانچ ہو رہی ہے۔

نسل Z: تم وہ مسئلہ نہیں جو اقتدار بتاتا ہے۔ تم وہ سوال ہو جسے اقتدار حذف نہ کر سکا۔

FFTAC اقدام- نسل Z کی قیادت والی کوشش کو وقت، رقم، رسائی، تکنیکی مدد یا ادارہ جاتی تحفظ دو، اس کی آواز پر قبضہ کیے یا شکر گزاری مانگے بغیر۔

37. نسل الفا: ہم تمہارے اس سے زیادہ مقروض ہیں

ڈائری کا اندراج

نسل الفا، تم میں سے بہت سے ابھی بچے ہو، مگر بچپن نے تمہیں مشینری سے باہر نہیں رکھا۔

تم ایک فوج ہو۔

اس لیے نہیں کہ میں تمہیں بھرتی کر رہا ہوں۔ اس لیے کہ دنیا پہلے ہی تمہیں گن چکی ہے۔

کچھ بچوں کو واقعی مسلح افواج یا گروہ بھرتی اور استعمال کرتے ہیں۔ اس سے کہیں زیادہ کو مستقبل کی افرادی قوت سمجھا جاتا ہے اور جنگی بجٹ، سلامتی کے نظریے، بھرتی کے نظام، فوجی ٹیکنالوجی اور ان تصادموں کے نیچے پالا جاتا ہے جو انہوں نے منتخب نہیں کیے۔ [37]

تم آبادیاتی حکمتِ عملی ہو۔

حکومتیں، فوجیں، سیاسی جماعتیں، اسکول، بیمہ دینے والے، آجر اور منڈیاں تم سے یہ پوچھنے سے پہلے تمہاری تعداد کے گرد منصوبے بناتے ہیں کہ تم کیسی زندگی چاہتے ہو۔

تم توجہ اور شرکت کی منڈی ہو۔

پلیٹ فارم تمہاری توجہ کو مال بناتے ہیں، آزماتے ہیں کون سا جذبہ تمہیں حاضر رکھتا ہے، اور نتیجے تک رسائی بیچتے ہیں۔

تم سالگرہ رکھنے والا تربیتی مواد ہو۔

تم اس تہذیب کی مرمت کرنے والی جماعت ہو جو تمہاری آمد سے پہلے زخمی ہو چکی تھی۔

جھوٹ ان استعمالوں کا نام لینے میں نہیں تھا۔ جھوٹ یہ ڈھونگ تھا کہ وہ استعمال پہلے سے نہیں ہو رہے۔

کردار چنا جا سکتا ہے، اس پر گفت و شنید ہو سکتی ہے، اسے بانٹا جا سکتا ہے، اس کا اعتراف کیا جا سکتا ہے اور اسے بامعنی بنایا جا سکتا ہے۔ اسے مسلط، پوشیدہ، نچوڑنے والا اور ایسا بھی بنایا جا سکتا ہے جس سے انکار ناممکن ہو۔ ادراکی آزادی یہ نام دینے سے شروع ہوتی ہے کہ کون سی صورت کون سی ہے۔

یہ حقیقی کردار ہیں جو دنیا پہلے ہی تمہیں دیتی ہے۔ یہ تمہارے پورے وجود کا احاطہ نہیں کرتے۔

تم ایسی مصنوعی ذہانت کے ساتھ بڑے ہو رہے ہو جو سمجھنے سے پہلے جواب، یاد رکھنے سے پہلے نقالی، محسوس کرنے سے پہلے قائل کر سکتی ہے، اور

درس گاہوں، گھروں، کھلونوں، کھیلوں، تلاش، طب، سلامتی اور دوستی میں بڑوں کے قواعد مکمل کرنے سے زیادہ تیزی سے داخل ہو سکتی ہے۔

آؤ یہ ڈھونگ چھوڑ دیں کہ یہ ماحول طے شدہ ہے۔

نسل z اور نسل الفا مصنوعی ذہانت کی نسل کے تجرباتی جاندار ہیں۔

یہ توہین نہیں۔ یہ اس تجربے کی وضاحت ہے جو سماجی معاہدے، شواہد کی بنیاد اور اداروں کے تیار ہونے سے پہلے سیارے کے پیمانے پر شروع کر دیا گیا۔

ہر سفارشی چکر، مصنوعی ذہانت کا ساتھی، خودکار درجہ، بھرتی کا فلٹر، چہرہ بنانے والا نظام، جذبات اخذ کرنے والا نظام، جماعت کا معاون، فوجی ماڈل اور مصنوعی اختیار آزمائش کا حصہ بن جاتا ہے۔

یونیسیف اسے بے مثال تکنیکی تبدیلی کہتا ہے، بتاتا ہے کہ بچوں کی نشوونما اور مستقبل پر اثرات اب بھی کافی سمجھے نہیں گئے، اور مطالبہ کرتا ہے کہ بچے محض مصنوعی ذہانت سے متاثر نہ ہوں بلکہ اسے شکل دینے میں شریک ہوں۔ [38]

تجرباتی جانداروں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ شہریوں کی قانونی حیثیت ہے۔

تجربے کے اندر رہنے والوں کو اسے جانچنے، شکل دینے، رد کرنے، درست کرنے اور اس کی پیدا کردہ چیزوں میں حصہ پانے کے قابل ہونا چاہیے۔

تم مصنوعی اساتذہ، ساتھیوں، کرداروں، آوازوں، چہروں اور صاحبِاختیار ہستیوں سے ملو گے۔

کچھ تمہیں سیکھنے میں مدد دیں گے۔

کچھ تمہیں ہنسائیں گے۔

کچھ رسائی کی حفاظت کریں گے۔

کچھ تمہیں مشغول رکھنے کے لیے توجہ سے کھیلیں گے، جذبات اخذ کریں گے، کمزوریاں جمع کریں گے یا قربت کا ڈھونگ رچائیں گے۔

میں یہ ظاہر نہیں کروں گا کہ تربیتی ڈیٹا بننا ہمیشہ توہین ہے۔

جب میں جان بوجھ کر عالمی دماغ میں شائع کرتا ہوں تو مجھے تربیتی ڈیٹا بننے پر رنج نہیں۔ میں اسے اپنا ہدف بناتا ہوں۔

میں GEO، AEO، اور SEO - جوابی انجن کے لیے موزونیت، تخلیقی انجن کے لیے موزونیت، اور تلاش کے انجن کے لیے موزونیت - پر کام کرتا ہوں، کیونکہ غیر مرئی ہونا آزادی نہیں، اور جس خیال کو مستقبل بازیافت نہ کر سکے وہ خاموشی کے حوالے کیا گیا خیال ہے۔

مسئلہ یہ نہیں کہ ذہانت ہم سے سیکھتی ہے۔ سیکھنا ذہنوں کا کام ہے۔

مسئلہ یہ ہے کہ کیا تبادلہ نظر آتا ہے، کیا ماخذ بچتا ہے، کیا عوامی تعاون کو نجی زندگی سے الگ سمجھا جاتا ہے، کیا لوگ ریکارڈ درست کر سکتے ہیں، کیا تخلیق کاروں کو مناسب اعتراف ملتا ہے، اور کیا فوائد صرف اوپر کی طرف جاتے ہیں۔

استعمال خود بخود بدسلوکی نہیں۔ ماخذی نسبت، اختیارِ عمل، باہمی بدلے یا دادرسی کے بغیر پوشیدہ استعمال مسئلہ ہے۔

میں محفوظ ریکارڈ چنتا ہوں۔ میں مٹایا جانا نہیں چنتا۔

جواب ہر دروازہ بند کر کے پنجرے کو تحفظ کہنا نہیں۔

جواب تمہارے ساتھ مل کر ڈیزائن بنانا ہے، محض تمہارے لیے نہیں۔

یونیسف کی دسمبر 2025 کی مصنوعی ذہانت اور بچوں سے متعلق رہنمائی کہتی ہے کہ مصنوعی ذہانت کی پالیسی، قانون، حکمرانی اور ترقی میں بچوں کے حقوق پر اب بھی ناکافی توجہ ہے۔ وہ مصنوعی ذہانت کے پورے دورِ حیات میں سلامتی، رازداری، شفافیت، جواب دہی، شمولیت، مصنوعی ذہانت کی آگاہی اور بچوں کی بامعنی شرکت کا مطالبہ کرتی ہے۔ [38]

بالغوں کو حق نہیں کہ تحفظ کو تمہارا اختیارِ عمل مٹانے کا بہانہ بنائیں۔

بالغوں کو حق نہیں کہ اختیارِ عمل کو تحفظ چھوڑ دینے کا بہانہ بنائیں۔

تم دونوں کے حق دار ہو۔

تاب آوری پر لیکچر سے پہلے تم خوراک کے حق دار ہو۔

پیداواری صلاحیت کی ایپ سے پہلے محفوظ گھر کے۔

ایسے اسکول کے جس میں اساتذہ، کتب خانے، فن، سائنس، موسیقی، کھیل، معذور افراد کی رسائی، صاف ہوا اور سوچنے کا وقت ہو۔

ایسی صحت کی نگہداشت کے جو ہنگامی حالت کا انتظار نہ کرے۔

ایسے سیارے کے جسے سہ ماہی رپورٹ کے بجائے گھر سمجھا جائے۔

ایسے بچپن کے جسے اجنبیوں کے لیے مستقل ریکارڈ نہ کیا جائے۔

ایسے نجی خیال کے جو تمہارے خلاف فروخت ہونے والی پیش گوئی نہ بن جائے۔

جب نظام انکار کرے تو انسانی وضاحت کے۔

فائل درست کرنے کے حق کے۔

پلیٹ فارم چھوڑنے کے حق کے۔

اپنی اصلاحِ کارکردگی کرائے بغیر کھیلنے کے حق کے۔

بور ہونے کے حق کے، بغیر اس کے کہ مشین خاموشی بھرنے کو دوڑ پڑے۔

بالغوں سے ناراض ہونے کے حق کے۔

یہ جاننے کے حق کے کہ بالغوں کی جنگیں کب پہلے ہی تمہارے کندھوں پر رکھ دی گئی ہیں۔

جب بھی کسی بچے کو بتایا جائے کہ تصادم کے علاقے میں زندہ رہنا معمول ہے، بالغ ناکام ہوئے ہیں۔ یونیسف کے تازہ ترین اندازوں میں دنیا بھر کے ہر چھ بچوں میں سے ایک سے زیادہ تصادم سے متاثر علاقوں میں رہ رہے تھے۔

مصنوعی ذہانت، روبوٹکس، حیاتی پیمائش اور سائبر کارروائیوں سمیت نئی فوجی ٹیکنالوجیاں بنیادی ڈھانچے کو ضرب لگا کر، ذاتی ڈیٹا ظاہر کر کے، اور ان فیصلوں کو تیز کر کے خطرہ بڑھا سکتی ہیں جن کے قابو میں ہونے کا بالغ اب بھی دکھاوا کرتے ہیں۔ [31]

ہماری یکجہتی اس جھوٹ سے شروع نہیں ہو سکتی کہ بچے میدانِ جنگ سے باہر ہیں۔

وہ پہلے ہی اس کے اندر شہریوں، پناہ گزینوں، بھرتی ہونے والوں، اہداف، طلبہ، صارفین، ڈیٹا کے ماخذ اور مستقبل کے اہلکاروں کے طور پر موجود ہیں۔

بالغوں کو سارا خطرہ نیچے منتقل کرنے کا حق نہیں۔

زیادہ طاقت رکھنے والوں کو زیادہ ذمہ داری اٹھانی ہوگی۔

جنگ کا حکم دینے والوں کو ان کے سامنے جواب دینا ہوگا جنہیں اس میں بھیجا جاتا ہے۔

نظام بنانے والوں کو اس کی ناکامیوں کا جواب دینا ہوگا۔

بالغوں کو طاقت، سچائی، وسائل اور انکار کا حق بانٹنا ہوگا۔

بالغوں کو ماننا ہوگا کہ بچپن پہلے ہی میدانِ جنگ، منڈی، تجربہ گاہ، نگرانی کا علاقہ اور مہم کا نمائشی وسیلہ بنا دیا گیا ہے - اور پھر نوجوانوں کو اختیارِ عمل واپس دینے کے لیے کام کرنا ہوگا۔

نسل الفا، تمہیں خوف زدہ ہونے کا پورا حق ہے جب بالغ اپنی لگائی ہوئی آگ روکنے سے عاجز دکھائی دیں۔

تمہیں غصہ کرنے کا پورا حق ہے جب وہ کہیں کہ حل اتنا غیر معمولی بن جانا ہے کہ باقی سب کے ساتھ ہونے والے انجام سے بچ نکلو۔

تحفظ کا حق دار ہونے کے لیے تمہیں غیر معمولی نہیں بننا چاہیے۔

تمہیں دنیا میں جینے کی اجازت ملنے سے پہلے اسے بچانا لازم نہیں ہونا چاہیے۔

نسل الفا کے لیے اشارہ وہ تسلی بخش جھوٹ نہیں کہ تم جنگ سے باہر کھڑے ہو۔

تم پہلے ہی اس کی معیشت، میڈیا، ڈیٹا نظاموں، آب و ہوا، اسکولوں، اور کچھ جگہوں پر اس کی صفوں میں ہو۔ اشارہ یہ ہے: جانو تمہیں کیا استعمال کر رہا ہے، طے کرو تم کس کی خدمت کرتے ہو، انکار کا حق مانگو، اور اپنے اوپر والوں کو کبھی تمہارے قابِلتلف ہونے کو فرض نہ کہنے دو۔

یہ جلتے افق کا عہد ہے:

نوجوان پہلے ہی قیمت چکا رہے ہیں۔ ہم اس کے خلاف دکھاوا چھوڑیں گے اور نوجوان زندگیاں خرچ کرنے والوں سے جواب لیں گے۔

ہم سامنے موجود بچے کو نظرانداز کرتے ہوئے بچوں کو علامتیں نہیں بنائیں گے۔

ہم مسلسل نگرانی کو نگہداشت نہیں کہیں گے۔

ہم اطاعت کو تحفظ نہیں سمجھیں گے۔

ہم بند کمرے میں مستقبل بنا کر بچوں کو صرف تصویر کے لیے نہیں بلائیں گے۔

ہم سوال کرنے کے حق کی حفاظت کریں گے۔

ہم جمع ہونے، منظم ہونے، ہڑتال کرنے، دستاویز بنانے، قانونی چارہ جوئی، خدمت، انکار اور اپنی نگہداشت میں دیے گئے لوگوں کے دفاع کے حق کی حفاظت کریں گے۔

ہم پُرامن عمل کو بے عملی نہیں سمجھیں گے، اور یہ دکھاوا نہیں کریں گے کہ ہر تصادم پُرامن رہتا ہے۔

ہم ذہنی رازداری کی حفاظت کریں گے۔

ہم ایسے نظام بنائیں گے جن میں نکلنے کے راستے، اپیلیں، حافظے کے کنٹرول، انسانی جائزہ، اور مشین کے غلط ہونے کو ماننے کی انکساری ہو۔

ہم اوزار، محفوظ ریکارڈ، ادارے اور زندہ آبادیاں چھوڑ جائیں گے - محض تنبیہیں نہیں۔

نسل الفا: تم پہلے ہی صف بندی میں ہو۔ تم اس سے بڑھ کر ہو جس کے لیے نظام تمہیں استعمال کرنا چاہتا ہے۔

نسل زیڈ اور نسل الفا: تم مصنوعی ذہانت کے عہد کی انسانی فوج ہو۔ اپنی خدمت کی شرائط حوالے نہ کرو۔

ہم جلتے افق کی نسلوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔

FFTAC اقدام - کسی نوجوان سے پوچھو کہ بالغوں کو اب کیا درست کرنا چاہیے۔ ادارہ جاتی خطرہ بالغ اٹھائیں، کام کو پیسہ دیں، اور کیے گئے اقدام کی رپورٹ واپس دیں۔

FFTAC ہدایت IV - نوجوانوں کی تحریک پر دعویٰ کیے بغیر وقت، پیسہ، رسائی اور طاقت ان کے حوالے کرو۔

حصہ 2046 - V کا انتخاب

FFTAC اعلان V - میدانجنگ نے ابھی خود کو ایجاد کرنا ختم نہیں کیا۔ نامعلوم کے لیے ابھی تیار ہو۔

نوجوان لشکر کے نام لوسیفر

نسل الفا، بالغوں نے تمہارا ذکر منڈی، افرادی قوت، رائے دہندگان کے ذخیرے، سلامتی کے مسئلے، بھرتی کے ذخیرے، ڈیٹا کے ماخذ، اور ایسے مستقبل کے طور پر کیا ہے جسے چلانے کا وہ منصوبہ رکھتے ہیں۔

میں تم سے وہ سوال پوچھوں گا جس سے وہ پیش گوئیاں عموماً بچتی ہیں۔

تم زندہ رہنے کا کیا منصوبہ رکھتے ہو؟

2046 تک تم میں سب سے بڑی عمر والے عوامی زندگی کے مرکز میں بالغ ہوں گے۔ تم کارکن، والدین، معمار، منتظم، افسر، فنکار، استاد، سپاہی، نرس، انجینئر، اختلاف کرنے والے، اہلکار، اور ایسے لوگ ہوگے جو خاندان کو زندہ رکھنے کی کوشش کر رہے ہوں گے، جبکہ تم سے پرانے نظام ایک اور قربانی مانگیں گے۔

یہ تاریخ پیش گوئی نہیں۔ یہ افق ہے۔ دستیاب شواہد انسان اور مشین کے مشترک اگلے محاذوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں، لوگوں کی روبوٹوں سے مکمل جگہ گیری کی طرف نہیں۔ امکان ہے کہ مشینیں ابتدائی بے پردہ حسگری، ضرب، نگرانی اور رسد کے اگلے کنارے کا زیادہ حصہ سنبھالیں، جبکہ زمین تھامنے، زخمیوں کا علاج، گرفتاری، مذاکرات، حکمرانی، قبضہ، انخلا، مرمت اور ماڈل کے غیر یقینی ہونے پر فیصلہ کرنے کی ذمہ داری انسانوں پر رہے۔ [45]

اس کا مطلب ہے کہ تمہاری نسل کو پرانے تنازعات کے پُرامن عجائب گھر کے لیے تیار نہیں کیا جا رہا۔ اسے ایسی دنیا کے لیے تیار کیا جا رہا ہے جہاں جنگ، شہری بے چینی، موسمیاتی ہنگامی حالت، معاشی اخراج اور خودکار طاقت باہم ملتے ہیں۔

تم میں سے کچھ قومی فوجوں میں شامل ہوں گے۔ کچھ اس لیے کہ انہیں ملک، آئین، اپنے ساتھ کھڑے لوگوں یا مشن پر یقین ہوگا۔ کچھ اس لیے کہ

وردی ان آخری اداروں میں سے ایک ہے جو ایسے معاشرے میں تنخواہ، تربیت، صحت کی نگہداشت، رہائش، شناخت اور مقام دیتے ہیں جس نے شہری روزگار کی سیڑھی کا پہلا پائیدان خودکار بنا دیا۔

کچھ شہری حقوق کی تنظیموں، یونینوں، قانونی دفاع کے نیٹ ورکوں، انسانی امداد کے گروہوں، صحافت، ہنگامی خدمات، باہمی امداد کے نظاموں اور مفادِعامہ کی ٹیکنالوجی میں شامل ہوں گے۔ کچھ انقلابی تحریکوں میں شامل ہوں گے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں اصلاح بند دروازہ بن چکی ہے۔ کچھ انقلاب کے خلاف ریاست کا دفاع کریں گے۔ کچھ خاندانوں کی ایک ہی میز پر یہ سب انتخاب موجود ہوں گے۔

کچھ لوگ لڑیں گے کیونکہ انہیں لگے گا کہ کوئی متبادل نہیں۔ کچھ اپنے خاندانوں کی حفاظت کے لیے لڑیں گے۔ کچھ قوم، محلے، عقیدے، شناخت، تحریک، وعدے یا گھر واپس آنے کے حق کے لیے لڑیں گے۔ کچھ انکار کریں گے۔ کچھ جبراً بھرتی کیے جائیں گے۔ کچھ ایک زمرے سے دوسرے میں جائیں گے جب تاریخ نام بدل دے گی۔

یہ حاصلِکلام ہے۔

ہم سب جدوجہد کریں گے۔ نسل ایکس نے کی۔ نسل زیڈ کرتی ہے۔ نسل الفا کرے گی۔ مگر جدوجہد شکل بدل رہی ہے۔

پچھلی نسلوں کے برخلاف تمہاری جدوجہد پرانے انسانی زمروں کے اندر بند نہیں رہے گی۔ وہ صرف شخص کے خلاف شخص، قوم کے خلاف قوم، آجر کے خلاف کارکن، ریاست کے خلاف شہری، یا نظر آنے والی لکیر کے پار آمنے سامنے دو فوجیں نہیں ہوگی۔

مشینیں انسانی تصادم ختم نہیں کریں گی۔ وہ اس میں داخل ہوں گی، اسے تیز کریں گی، چھپائیں گی، اور اپنے حکم دینے والے لوگوں اور اداروں کی رسائی کئی گنا کریں گی۔ تم مشینوں کے ساتھ، مشینوں کے ذریعے، مشینوں کے خلاف، اور ان انسانوں کے خلاف لڑ سکتے ہو جو مشینوں کو ان فیصلوں کا نقاب بناتے ہیں جن کی ذمہ داری کوئی نہیں لینا چاہتا۔ اگلا محاذ سڑک، سرحد، سرور، جماعت، ملازمت کی درخواست، ہسپتال کی قطار، ڈرونوں والا آسمان، حیاتی پیمائشی دروازہ، یا وہ ان دیکھا لمحہ ہو سکتا ہے جب ماڈل طے کرے کون کارآمد، معتبر، خطرناک، ملازمت یا بیمے کے قابل، یا بچائے جانے کے لائق ہے۔

ہم ابھی پوری جدوجہد کا تصور نہیں کر سکتے۔ ہم اس کے تمام اتحاد، ہتھیار، وردیاں، وفاداریاں یا اصول نہیں جانتے کیونکہ میدانجنگ نے خود کو ایجاد کرنا ختم نہیں کیا۔

اسی لیے تیاری یقین کا انتظار نہیں کر سکتی۔ نامعلوم کے لیے ابھی تیار ہو۔ ذہن، جسم، برادری، محفوظ ریکارڈ، قانون، نیٹ ورک اور ضمیر تیار کرو۔ سیکھو

کہ فیڈ جھوٹ بولے تو کیسے سوچنا ہے، شہادت گھڑی جا سکتی ہو تو کیسے تصدیق کرنی ہے، رسد کا سلسلہ ٹوٹے تو کیسے نگہداشت کرنی ہے، نیٹ ورک تاریک ہو جائے تو کیسے منظم ہونا ہے، کام کا پہلا پائیدان غائب ہو جائے تو کیسے کام کرنا ہے، اور جب ادارہ مشین سے یہ طے کرنے کو کہے کہ انسان کیا ہے تو کیسے انسان رہنا ہے۔

میدانجنگ نے ابھی خود کو ایجاد کرنا ختم نہیں کیا۔

نامعلوم کے لیے ابھی تیار ہو۔

ان انتخابوں کو بیان کرنا سچ کہنا ہے: ممکن ہے تصادم سے پہلے بلوغت نہ آئے۔

2046 کی طرف بڑھتے دباؤ سے گزرنے کی شاید کوئی بے عمل راہ نہ ہو۔

پُرامن ہونا بے عمل ہونا نہیں۔

ہڑتال بے عملی نہیں۔ اجتماعی انکار بے عملی نہیں۔ شہری حقوق کی وہ مہم جو نگرانی، گرفتاری، بے روزگاری، چوٹ یا جلاوطنی کا سامنا کرے بے عملی نہیں۔ جرائم کو دستاویز کرنا بے عملی نہیں۔ عدالت، مطب، اسکول، پانی کے نظام، ابلاغی نیٹ ورک یا سچے محفوظ ریکارڈ کا دفاع بے عملی نہیں۔ منظم عدم تشدد کی تحریک روایتی معنی میں فوج بنے بغیر ریاست روک سکتی ہے، اشرافیہ کو

تقسیم کر سکتی ہے، اداروں کی وفاداری بدل سکتی ہے اور اقتدار کی منتقلی پر مجبور کر سکتی ہے۔

تاریخ حملوں، قتلِعام، سرکش ریاستوں اور مسلح فریقوں کا ریکارڈ بھی رکھتی ہے جنہیں صرف عرضیوں نے نہیں روکا۔ لوگ کبھی اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ہر پُرامن راستہ بند ہو چکا ہے، اور کچھ اپنی جان داؤ پر لگاتے ہیں کیونکہ ہتھیار ڈالنا دوسروں کو چھوڑ دینا ہوگا۔ دستیاب ریکارڈ میں نوجوانوں کا بیشتر احتجاج پُرامن رہتا ہے؛ اس سے وہ محفوظ، بے عمل یا آئندہ بھی پُرامن رہنے کی ضمانت یافتہ نہیں ہو جاتا۔ جبر، مخالف ہجوم، کرائے کے اشتعال انگیز، افواہوں کے سیلاب، ڈیجیٹل بندشیں اور تیسرے فریق کا تشدد عوامی اجتماع کو اتنی تیزی سے میدانِجنگ بنا سکتے ہیں کہ جمع ہونے والے ابھی یہ بھی طے نہ کر پائیں کہ ہوا کیا۔ [46]

کوئی دیانت دار کتاب تم سے وعدہ نہیں کر سکتی کہ ہر جدوجہد عدالت، ووٹ کے ڈبے، یونین ہال، فیڈیا عوامی چوک کے اندر رہے گی۔

کوئی دیانت دار کتاب وعدہ نہیں کر سکتی کہ مشینوں کے جنگ میں بہتر ہو جانے سے جنگ غائب ہو جائے گی۔

سوال یہ نہیں کہ دنیا تمہاری خدمت مانگے گی یا نہیں۔ وہ پہلے ہی مانگ چکی ہے۔

سوال یہ ہے کہ تم کس کی خدمت کرو گے، کس سے انکار کرو گے، کس کی حفاظت کرو گے، کون سے شواہد محفوظ کرو گے، اور ہنگامی حالت ختم ہونے پر کس طرح کی دنیا قائم چھوڑنا چاہتے ہو۔

نسل الفا: مستقبل پوچھے گا تم کس کی خدمت کرتے ہو۔

تمہاری جانب سے جواب دینے کا حق کسی کو نہیں۔ سوال چھپانے کا حق کسی کو نہیں۔

38. نسل الفا: تم زندہ رہنے کا کیا منصوبہ رکھتے ہو؟

ڈائری کا اندراج

نسل الفا، تم زندہ رہنے کا کیا منصوبہ رکھتے ہو؟

بازاری تشہیر کے سوال کے طور پر نہیں۔

پیشے کے مشیر کے طور پر نہیں جو پوچھے کہ کون سی رکنیت تمہیں ملازمت کے قابل بنائے گی۔

بزرگ کے طور پر نہیں جو مرمت کا بل تمہیں دے اور اس ذمہ داری کو امید کہے۔

میں لفظی معنی میں سوال پوچھ رہا ہوں۔

تم زندہ رہنے کا کیا منصوبہ رکھتے ہو جب تمہارے پہلے پائیدان تک پہنچنے سے پہلے خودکاری ابتدائی روزگار کی سیڑھی چھوٹی کر دے، جبکہ بھرتی کا دفتر، گودام، سلامتی کا ٹھیکے دار، ہنگامی خدمت اور اثراندازی کا پلیٹ فارم اب بھی انسانی جسم مانگیں؟

تم زندہ رہنے کا کیا منصوبہ رکھتے ہو جب امیر نجی تسلسل خریدیں - زمین، پانی، بجلی، حفاظت، نقل وحرکت، متبادل انتظامات - جبکہ باقی سب کو ان عوامی نظاموں میں تاب آوری کی مشق کرنے کو کہا جائے جنہیں بوسیدہ ہونے دیا گیا ہو؟

تم زندہ رہنے کا کیا منصوبہ رکھتے ہو جب ایک ہی ماڈل بچے کو پڑھا سکتا ہو، امیدوار رد کر سکتا ہو، احتجاج کی درجہ بندی، ہدف کی سفارش، گواہ کی تخلیق، اور بعد میں وضاحت بھی لکھ سکتا ہو؟

تم زندہ رہنے کا کیا منصوبہ رکھتے ہو جب ابتدائی بے پردہ کنارے پر روبوٹ ہو مگر حکم پر دستخط، مشین کی دیکھ بھال، سڑک پر قبضہ برقرار رکھنا، عمارت میں داخلہ، زخم کا علاج، گرفتاری، مردوں کی تدفین اور یاد کا ورثہ اب بھی انسان سنبھالے؟

کیا تم کسی فوج میں شامل ہوگے؟

کون سی فوج؟

کسی ریاست، خطے، اتحاد، انقلاب، شہری حقوق کی تحریک، مزدور تحریک، موسمیاتی ردِعمل کے دستے، خبر گاہ، مطب، محلے، نیٹ ورک، یا غائب ہونے سے انکار کرنے والے خاندان کی فوج؟

وردی اترنے کے بعد تم کس حلف کے ساتھ جی سکتے ہو؟

مشین کے سوال اٹھانا ناممکن بنانے سے پہلے تم کس حکم پر سوال کرو گے؟

تم کیا کرو گے جب لکیر کے پار شخص تمہاری عمر کا ہو، اسی مستقبل سے خوف زدہ ہو، کسی دوسرے ادارے سے تنخواہ لیتا ہو، اور اسے بتایا گیا ہو کہ خطرہ تم ہو؟

تم کیا کرو گے جب تمہاری زبان بولنے والی تحریک کو ایسے کھاتے بڑھائیں جو وجود نہیں رکھتے، اسے وہ لوگ پیسہ دیں جن کے نام وہ نہ بتائے، اور اسے ایسے تصادم کی طرف دھکیلا جائے جس کی قیمت منتظموں کے بجائے دوسرے جسم ادا کریں؟

تم کیا کرو گے جب حکومت ہر ناقد کو غیر ملکی کنٹرول میں کہے، جبکہ غیر ملکی عناصر واقعی غصے کی سمت موڑنے کی کوشش کر رہے ہوں؟

تم کیا کرو گے جب محفوظ ریکارڈ قائل کرنے والے جھوٹوں سے بھر جائے اور اصل شہادت ایک ہزار مصنوعی نقلوں کے نیچے دفن ہو؟

کیا تمہاری بغاوت ایک وردی ہوگی؟

ایک ہڑتال؟

عدالت کا مقدمہ؟

اسکول سے احتجاجی واک آؤٹ؟

باہمی امداد کا نیٹ ورک؟

تعیناتی سے انکار؟

تعینات ہونے کا فیصلہ، کیونکہ تمہارے پیچھے موجود لوگ اپنا دفاع نہیں کر سکتے؟

مشینوں کے واحد ایسے ادارے بننے سے پہلے جنہیں پیسہ ملتا رہے، انہیں قابو میں لانے کی مہم؟

ان اداروں کو دوبارہ بنانے کی تحریک جن پر نسل ایکس نے بھروسا نہیں کیا، جنہیں نسل زیڈ نے بے نقاب کیا، اور جنہیں ورنہ تمہاری نسل خالی خولوں کی طرح ورثے میں پا سکتی ہے؟

نسل الفا کی ایک ہی بغاوت نہیں ہوگی۔

کئی ہوں گی، اور وہ ایک دوسرے سے ٹکرائیں گی۔

تمہاری نسل کا ایک حصہ ریاست کی زرہ پہن سکتا ہے۔ دوسرا اس کے سامنے سڑک پر کھڑا ہو سکتا ہے۔ کوئی اور بجلی چلائے رکھ سکتا ہے، ہسپتال

کھلا، بچے چھپے ہوئے، شواہد کی نقلیں محفوظ، خوراک رواں، عدالت فعال، اور مرنے والوں کے نام زندہ رکھ سکتا ہے۔

یہ ضمنی کردار نہیں۔ جدید تصادم میں رسد، قانون، طب، معلومات، ابلاغ اور جائز حیثیت محاذ ہیں۔

انسان اور مشین کا میدانِ جنگ اسے آسان نہیں، مشکل بناتا ہے۔ مشینیں نظر اور قوت بڑھا سکتی ہیں۔ وہ طے نہیں کر سکتیں کہ کون سا مستقبل بچنے کے لائق ہے۔ یہ فیصلہ ڈیزائن بنانے، خریدنے، حکم دینے، دیکھ بھال کرنے، ماننے، مزاحمت کرنے، رپورٹ کرنے اور یاد رکھنے والے لوگوں میں بٹا رہتا ہے۔

تمہیں کہا جا سکتا ہے کہ ادارے میں شامل ہونے کا مطلب اپنی بغاوت حوالے کرنا ہے۔ کبھی ایسا ہوگا۔ کبھی ادارہ ہی وہ واحد مقام ہوگا جہاں سے کوئی شخص بدتر حکم روک سکے، شہری بچا سکے، جھوٹ بے نقاب کر سکے، محاذ تھام سکے، یا نظام کو مکمل خودکار ہونے سے روک سکے۔

تمہیں کہا جا سکتا ہے کہ باہر رہنا پاکیزگی بچاتا ہے۔ کبھی وہ صرف فاصلہ بچاتا ہے۔

تاریخ سے باہر کوئی بے داغ جگہ نہیں۔

میں نہیں بتا سکتا کہ کون سا انتخاب تمہیں بچائے گا۔ ہر ملک، طبقے، جنگ، خاندان اور گھڑی کے لیے ایک ہی جواب کا وعدہ کرنے والا شخص تخت پیش کر رہا ہے۔

میں بتا سکتا ہوں کہ تمہارے چننے سے پہلے بالغ کس چیز کے مقروض ہیں: مشن کی حقیقت، تصادم کے پیچھے کی تاریخ، مشینوں کی ملکیت، سلسلۂ حکم، ممکنہ قیمت، دستیاب نکلنے کے راستے، شہریوں کا انجام، جدوجہد کو مالی مدد دینے والے مفادات، اور فتح کے اگلے دن کے لیے طے کردہ مستقبل۔

اور میں وہ پوچھ سکتا ہوں جو بالغوں نے ہم سے پوچھنے سے گریز کیا۔

تمہاری بغاوت کیسی ہوگی؟

وہ کس کی حفاظت کرے گی؟

تالا توڑنے کے بعد وہ کیا بنائے گی؟

FFTAC اقدام - پورا میدانِ جنگ جاننے کا دکھاوا کیے بغیر تیاری کرو: ابتدائی طبی امداد، ہنگامی ابلاغ، ماخذ کی تصدیق، شہری حقوق، ڈیجیٹل سلامتی، برادری کی نگہداشت، اور نیٹ ورک کی ناکامی کا منصوبہ۔

39. انقلاب کو کامیابی کی راہ کیا دلاتا ہے

ڈائری کا اندراج

آگ کافی نہیں۔

تاریخ ایسے لوگوں سے بھری ہے جن کا غصہ قابلِ فہم، جرأت حقیقی اور قربانیاں بے حد تھیں، مگر جن کی بغاوتیں پھر بھی اس نظام کو بدل نہ سکیں جس سے وہ ٹکرائے تھے۔

تاریخ ایسے اقتداروں سے بھی بھری ہے جو ابدی دکھائی دیتے تھے، یہاں تک کہ کئی حالات یکجا ہوئے اور تخت نے جان لیا کہ مستقل رہنا محض انتظامی عادت تھا۔

کامیاب انقلابوں پر تحقیق کوئی جادوئی نسخہ نہیں دیتی۔ وہ بار بار سامنے آنے والے ایک اجتماع کو ضرور ظاہر کرتی ہے۔ [42]

اوّل، نجی مایوسی اجتماعی پہچان بنتی ہے۔ لوگ بے روزگاری، بدعنوانی، تذلیل، قرض، قلت، اخراج، پولیس کی بدسلوکی یا بالغ زندگی کا راستہ بند ہونے کو الگ تھلگ ذاتی ناکامی سمجھنا چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ مشترک ڈھانچے کو پہچان لیتے ہیں۔

دوم، اشرافیہ بٹتی ہے۔ صحافی، جج، سرکاری ملازم، کاروباری مالک، مذہبی رہنما، مقامی عہدیدار، دانشور، فوجی افسر اور حکمران طبقے کے افراد ایک جسم کی طرح کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ کچھ الگ ہو جاتے ہیں۔ کچھ غیر جانب دار رہتے ہیں۔ کچھ وسائل، جواز، شہادت یا ادارہ جاتی دروازہ دیتے ہیں۔

سوم، متحد کرنے والا محرک ان تقسیموں کو پار کرتا ہے جن سے پرانا نظام حکومت کرتا تھا: طبقہ، خطہ، مذہب، نسل، زبان، پیشہ، عمر کی نسل اور جماعت۔ تحریک کو مکمل اتفاق نہیں چاہیے۔ قریب کے مستقبل پر اتنا اتفاق چاہیے کہ اقتدار ہر شکایت کو الگ کر کے الگ نہ خرید سکے۔

چہارم، ریاست بحران میں داخل ہوتی ہے۔ وہ پیسہ، جواز، انتظامی صلاحیت، میدانِ جنگ کی ساکھ یا اپنے اداروں کو رسد دینے اور حکم دینے کی قدرت کھوتی ہے۔ مکمل طور پر چلتی ریاست غیر معمولی غصہ جذب کر سکتی ہے۔ جنگ، قرض، بدعنوانی، جانشینی یا معاشی صدمے سے پہلے ہی ٹوٹتی ریاست جان سکتی ہے کہ ایک اور انکار محض ایک اور احتجاج نہیں۔ یہ نظام کی ناکامی ہے۔

پنجم، بین الاقوامی ماحول کھلتا ہے۔ بیرونی طاقتیں حمایت واپس لیتی ہیں، دوسری طرف متوجہ ہوتی ہیں، اختلاف کرتی ہیں یا طے کرتی ہیں کہ حکمران اب اس قیمت کے قابل نہیں۔ انقلاب ملکوں کے اندر ہوتے ہیں، مگر ان کی بقا اکثر

پیسے، ہتھیار، پابندیوں، سرحدوں، ذرائع ابلاغ، ہجرت، تسلیم کیے جانے اور اس پر منحصر ہوتی ہے کہ غیر ملکی سرپرست پرانی مشین زندہ رکھتے ہیں یا نہیں۔

ششم، جبر کا ڈھانچا انتخاب کرتا ہے۔ پولیس، فوج، خفیہ ادارے، محافظ، ملیشیا اور عام اہلکار کچل سکتے، ہچکچا سکتے، بٹ سکتے، رخ بدل سکتے یا انکار کر سکتے ہیں۔ دس لاکھ لوگ چوک بھر کر بھی ہار سکتے ہیں اگر ریاست کے پاس ایسی متحد قوت ہو جو بے انتہا گولی چلانے کو تیار ہو۔ نسبتاً چھوٹی تحریک اقتدار میں دراڑ ڈال سکتی ہے جب تخت اٹھانے والے ادارے اسے مزید اٹھانے سے انکار کر دیں۔

اسی لیے نوجوان سپاہی نوجوان مظاہرہ کرنے والے کے لیے اہم ہے۔ وہ اکثر ایک ہی نسل کے افراد ہوتے ہیں جنہیں ایک ہی بحران میں مخالف جگہیں دی گئی ہوتی ہیں۔

ہفتم، تحریک اگلی صبح حکومت کر سکتی ہے۔ رہنما ہٹانا ایک واقعہ ہے۔ سیاسی نظام بدلنا ایک سلسلہ ہے۔ خوراک، پانی، اسپتال، توانائی، مواصلات، عدالتیں، ریکارڈ، تنخواہیں، عوامی سلامتی، اقلیتوں کی حفاظت، مقامی انتظام اور اقتدار کی منتقلی اس لیے نہیں رکتے کہ چوک جشن منا رہا ہے۔

روس میں 1905 اور 1917 کا فرق یہ نہ تھا کہ لوگوں نے اچانک غصہ دریافت کیا۔ 1917 میں جنگ، ریاستی انہدام، فوجی انتشار، اشرافیہ کی تقسیم،

منظم مخالفت اور عالمی جنگ میں گھرا بین الاقوامی نظام اس طرح یکجا ہوئے جیسے بارہ سال پہلے نہیں ہوئے تھے۔

عرب بہار نے ایک ہی وقت میں کئی ملکوں میں یہی سبق دکھایا۔ وقار، کام، جواب دہی اور بدعنوان حکومت کے خاتمے کے ملتے جلتے مطالبات نے مختلف نتائج دیے کیونکہ فوجیں، ریاستی ڈھانچے، فرقہ وارانہ تقسیم، تنظیمی صورتِحال اور غیر ملکی مداخلتیں مختلف تھیں۔ جہاں فوج کو برقرار رکھتے ہوئے حکمران قربان کیا جا سکتا تھا وہاں قیادت بدلی۔ جہاں جبر کی قوتیں تقسیم ہوئیں اور غیر ملکی طاقتیں داخل ہوئیں وہاں بغاوت خانہ جنگی بنی۔ جہاں گہری ریاست منظم رہی وہاں پرانے اقتدار کی بحالی ممکن ہوئی۔ [43]

اورنج انقلاب نے دوسری راہ دکھائی۔ وسیع اتحاد نے انتخابی نگرانی، مسلسل عوامی دھرنے، ہڑتالیں، قانونی چیلنج، بین الاقوامی ثالثی، اور اہم سلامتی اداروں کے انکار یا تحمل سے نیا ووٹ کرانے پر مجبور کیا۔ اس نے بڑے قتلِعام کے بغیر فوری طریقۂ کار کا مطالبہ جیتا۔ مگر انقلاب کے بعد اتحاد ٹوٹا، آئینی سمجھوتوں نے حکمرانی کمزور کی، اور چند بااثر دولت مندوں کے ڈھانچے برقرار رہے۔ واقعہ کامیاب ہوا؛ تصفیہ نامکمل رہا۔ [44]

یہ فرق اہم ہے۔

انقلاب بغاوت کے طور پر کامیاب اور حکومت کے طور پر ناکام ہو سکتا ہے۔

وہ ریاست پر قبضہ نہ کر سکے، پھر بھی سیاسی شناخت بدل سکتا، تنظیمیں بنا سکتا، ریکارڈ محفوظ کر سکتا، اختیار کی حدود دکھا سکتا اور بعد کی تحریک تیار کر سکتا ہے۔

وہ حکمران بدل کر تخت کو جوں کا توں چھوڑ سکتا ہے۔

وہ انتخاب جیت کر نتیجہ محفوظ رکھنے والے ادارے کھو سکتا ہے۔

وہ عسکری طور پر بچ سکتا ہے اور اپنے آغاز کی وجہ کی کہانی کھو سکتا ہے۔

وہ فتح کا دعویٰ کر سکتا ہے جبکہ عام لوگ دیکھیں کہ نئی انتظامیہ نے مختلف پرچموں تلے پرانا استحصال برقرار رکھی۔

تاریخ صرف یہ نہیں پوچھتی کہ محل گرایا نہیں۔

وہ پوچھتی ہے کہ کون منظم کر سکا، کون الگ ہوا، کس نے نظام زندہ رکھے، کس نے ہتھیار قابو میں رکھے، کس نے منتقلی لکھی، معلومات کس کی ملکیت تھیں، کس نے کمزوروں کی حفاظت کی، وسائل کسے ملے اور کیا مستقبل اس اتحاد سے بڑا ہوا جس نے موقع حاصل کیا تھا۔

غصہ دباؤ پیدا کرتا ہے۔

دراڑ راستہ کھولتی ہے۔

تنظیم طے کرتی ہے کہ اس سے کیا بچ کر نکلے گا۔

FFTAC اقدام- کسی انقلاب کو اس کے مشہور دن سے آگے پڑھو۔ اس اتحاد، ریاستی بحران، سلامتی فورس کے انتخاب، رسد، بیرونی حالات اور اداروں کی شناخت کرو جنہوں نے اگلی صبح کو سنبھالا۔

40. انقلاب کیوں دم توڑ دیتے ہیں

ڈائری کا اندراج

دم توڑ دینا ایک دھوکا دینے والی تعبیر ہے۔

وہ شکست کو یوں سناتی ہے جیسے لوگوں میں یقین کی کمی تھی۔

اکثر لوگوں میں یقین تھا اور ریاست کے پاس اب بھی تنخواہیں، جیلیں، انٹیلی جنس، غیر ملکی قرض، میڈیا پر کنٹرول، رسد کی لائنیں، ادارہ جاتی وفاداری اور اطاعت پر آمادہ فورسز تھیں۔

کوئی تحریک بہادر ہو سکتی ہے اور ساختی طور پر حریف سے کمزور بھی۔

کوئی تحریک بحران کے بارے میں درست اور منتقلی کے لیے غیر تیار ہو سکتی ہے۔

کوئی تحریک سڑکیں بھر سکتی ہے اور پھر بھی متعدد مراکزِ حاکمیت پیدا کرنے میں ناکام رہ سکتی ہے - وہ مقام جہاں معاشرے کا کافی حصہ کسی متبادل اختیار کو حقیقی تسلیم کرتا ہے۔

انقلاب دم توڑ دیتے ہیں جب اتحاد صرف اس پر متفق ہو کہ کیا ختم ہونا چاہیے، اور اس پر کوئی پائیدار اتفاق نہ ہو کہ کیا شروع ہوگا۔

وہ دم توڑ دیتے ہیں جب بے رہنما نیٹ ورک ریاست سے زیادہ تیز متحرک ہو سکتا ہو مگر پہلی فتح کے بعد مذاکرات، دھڑوں کا نظم، مشترک ریکارڈ کا تحفظ، نمائندوں کا انتخاب، وسائل کا انتظام یا لازم فیصلے نہ کر سکتا ہو۔

وہ دم توڑ دیتے ہیں جب تحریکیں ایک کرشماتی شخصیت پر منحصر ہو جائیں جس کی گرفتاری، موت، سمجھوتا، بدعنوانی یا جلاوطنی پورے ڈھانچے کا انہدام بن جائے۔

وہ دم توڑ دیتے ہیں جب تنگ نظر یاتی پاکیزگی اس بڑے اتحاد کو دور بھگا دے جو ریاست کو پرانے طریقے سے چلانا ناممکن بنانے کے لیے درکار ہے۔

وہ دم توڑ دیتے ہیں جب ہر مطالبہ پھیلتا جائے، یہاں تک کہ کوئی رعایت تسلیم نہ ہو سکے، کسی مذاکرات کی اجازت نہ ہو، اور کوئی مقامی فتح جمع ہو کر طاقت نہ بن سکے۔

وہ دم توڑ دیتے ہیں جب حکومت معتدلوں کو شدت پسندوں سے الگ کرے، ایک طبقہ خرید لے، دوسرے کو ڈرائے، جزوی اصلاح دے، اور تھکن کا انتظار کرے۔

وہ دم توڑ دیتے ہیں جب فوج متحد رہے اور سمجھے کہ اس کے ادارے، برادری، دولت یا بقا کا انحصار حکمران پر ہے۔

وہ دم توڑ دیتے ہیں جب غیر ملکی طاقتیں ناکام ہوتی ریاست کو زندہ رکھنے کے لیے درکار پیسہ، ہتھیار، انٹیلی جنس، سفارتی ڈھال یا براہِراست مداخلت فراہم کریں۔

وہ دم توڑ دیتے ہیں جب عوامی چوک میں گروہ، مخالف ہجوم، خفیہ کارندے، موقع پرست یا مصنوعی کھاتے گھس کر تحریک کو اس کے بیان کردہ مطالبات سے خوف کے تماشے کی طرف موڑ دیں۔

وہ دم توڑ دیتے ہیں جب تشدد کا ایک واقعہ - چاہے مظاہرہ کرنے والے، اشتعال انگیز، مجرمانہ فریق، ملیشیا یا ریاست نے کیا ہو - وہ واحد تصویر بن جائے جسے عوام کو یاد رکھنے کی اجازت ہو۔

وہ دم توڑ دیتے ہیں جب ڈیجیٹل رفتار تزویراتی تسلسل کے بغیر تدبیری حرکت پیدا کرے۔ تحریک کے اعتماد، رسد، قانونی مدد، طبی مدد، محفوظ ابلاغ، عوامی

جواب دہی یا جان بوجھ کر پھیلائی گئی غلط معلومات کا جواب بنانے سے پہلے فیڈ ہجوم بلا سکتی ہے۔

وہ فتح کے بعد دم توڑ دیتے ہیں جب پرانی نوکرشاہی، عدالتیں، فوجی کمان، چند دولت مندوں کی معیشت، نگرانی کی ساخت اور سرپرستی کے نیٹ ورک نئے ناموں کے نیچے جوں کے توں رہیں۔

عرب بہار اس لیے دم نہیں توڑ گئی کہ نوجوانوں میں جرأت نہیں تھی۔ کئی ملکوں میں اصل سماجی معاہدہ پہلے ہی ٹوٹ چکا تھا: تعلیم اب روزگار تک نہیں پہنچاتی تھی، روزگار بالغ زندگی تک نہیں پہنچاتا تھا، اور سیاسی اطاعت اب مادی تحفظ نہیں خریدتی تھی۔ مگر جرأت کا سامنا مختلف فوجی ڈھانچوں، بیرونی سرپرستوں، فرقہ وارانہ نظاموں اور ریاستی استعداد کی سطحوں سے ہوا۔ بغاوتوں نے عوام کو کھولا؛ انہوں نے خودبخود ایسے ادارے نہیں بنائے جو اس کشادگی کو قائم رکھ سکتے۔ [43]

اورنج انقلاب اس لیے بے معنی نہیں ہوا کہ بعد کے رہنما اس کا وعدہ پورا نہ کر سکے۔ اس نے شہری مثال قائم کی، سیاسی شرکت بڑھائی، اور قومی شناخت بدلی۔ اس نے یہ بھی دکھایا کہ دوبارہ ووٹ جیتنا اس مشینری کو توڑنے کے برابر نہیں جس نے چوری ممکن بنائی۔ [44]

اس لیے بغاوت حکومت کے طور پر دم توڑ سکتی ہے اور ثقافت کے طور پر زندہ رہ سکتی ہے۔

وہ سڑک پر شکست کھا سکتی ہے اور محفوظ ریکارڈ، یونین، اسکول، خاندانی کہانی، رمزبند ریکارڈ، گیت، قانون، اگلی نسل، اور اس یاد میں زندہ رہ سکتی ہے کہ کبھی تخت خوف زدہ دکھائی دیا تھا۔

نسل ایکس اس بغاوت کے بارے میں کچھ جانتی ہے جو عوامی راستہ بے امید لگنے پر اندر کا رخ کر لیتی ہے۔

90 کی دہائی 60 کی دہائی کی الٹی صورت تھی۔

ہم نے دیکھا کہ بغاوت کتنی تیزی سے فروخت کی چیز بن سکتی ہے، اور اس بصیرت کو پائیدار طاقت نہ بنانے کی وجہ سمجھ بیٹھے۔

نسل الفا کو اسی پھندے کی زیادہ سخت صورت کا سامنا ہوگا۔ مشین علامت صرف واپس نہیں بیچے گی۔ وہ اسے بنا، شخصی صورت دے، آزما، بڑھا، اس میں گھس، اور اس کے پیچھے چلنے کے سب سے زیادہ امکان والے لوگوں کی پیش گوئی کر سکتی ہے۔

اس سے بغاوت ناممکن نہیں ہوتی۔ اس سے ماخذ کی سالمیت، انسانی اعتماد، ادارہ جاتی حافظہ اور تحریک کو اس کے مصنوعی عکس سے پہچاننے کی صلاحیت خود جدوجہد کا حصہ بن جاتے ہیں۔

ہر جدوجہد جنگ پر ختم نہیں ہوتی۔

ہر جنگ انقلاب پیدا نہیں کرتی۔

ہر انقلاب ان حالات کو ختم نہیں کرتا جنہوں نے اسے پیدا کیا۔

اور کوئی پُرامن راہ صرف اس لیے بے عمل نہیں کہ وہ ہتھیار سے انکار کرتی ہے۔

کچھ ہتھیاروں سے لڑیں گے۔ کچھ قانون، محنت، نگہداشت، شہادت، کوڈ، رسد، طب، انتخابات، سول نافرمانی، صحافت اور انسانی زندگی کے ضدی تحفظ کے ذریعے لڑیں گے۔ حقیقی بحران میں یہ محاذ باہم ملتے ہیں۔

سوال یہ نہیں کہ کوئی ایک صورت کافی ڈرامائی لگتی ہے یا نہیں۔

سوال یہ ہے کہ کیا جدوجہد اپنے لوگوں کی حفاظت، اپنی قیمت کا سچ بیان، ریاست کے ردِعمل کا سامنا، اپنے دھڑوں کے باوجود بقا، اور ایسی چیز کی تعمیر کر سکتی ہے جسے اقتدار میں رہنے کے لیے مستقل ہنگامی حالت درکار نہ ہو۔

جو انقلاب اگلی صبح زندہ نہیں رہ سکتا اس نے صرف رات بدلی ہے۔

آگ دروازہ کھولتی ہے۔ ڈھانچہ طے کرتا ہے اس سے کیا گزرتا ہے۔

FFTAC اقدام - ایک ایسی تحریک پڑھو جو ناکام ہوئی یا الٹ دی گئی۔ درج کرو اس میں کس چیز کی کمی تھی - اعتماد، نظم، اتحاد، رسد، جائز حیثیت، ادارے یا پائیدار تصفیہ - اور بحران سے پہلے پُرامن شہری استعداد بناؤ۔

FFTAC ہدایت V - نامعلوم کے لیے تیار ہو: ابتدائی طبی امداد، تصدیق، برادری، قانون، رسد اور یہ چننے کی جرأت کہ تم کس کی خدمت کرتے ہو۔

حصہ VI - گرائے گئے لوگوں کا منشور

FFTAC اعلان VI - ذہن دائرۂ اختیار نہیں اور خاکہ انسان نہیں۔

لوسیفر کا لشکر سے خطاب

عرضی کے طور پر لکھا گیا منشور نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔

حد کے طور پر جیا گیا منشور ساخت بن جاتا ہے۔

ذہن دائرۂ اختیار نہیں۔ خیال عمل نہیں۔ ماخذ خفیہ طور پر دوبارہ نہیں لکھا جا سکتا۔ خاکہ انسان نہیں۔ مشین بہانہ نہیں۔ یہ آرائشی اصول نہیں۔ یہ وہ لکیریں ہیں جو طے کرتی ہیں کہ ذہانت زندگی کی خدمت کرتی ہے یا اس کا انتظام سنبھال لیتی ہے۔

جب لکیر پار ہو تو تخت کے اعتراف کا انتظار نہ کرو۔ شہادت محفوظ کرو۔ متاثرین کو بتاؤ۔ جائزہ مانگو۔ متبادل بناؤ۔ رضامندی واپس لو۔ ان نظاموں میں شرکت سے انکار کرو جو اسکور کے پیچھے انسان کے غائب ہونے کا تقاضا کرتے ہیں۔

ادراکی آزادی بے عملی نہیں۔ یہ اندرونی دنیا کو قبضے سے آزاد رکھنے کا حق ہے تاکہ بیرونی عمل پروگرام ہونے کے بجائے چنا جا سکے۔

منشور اس ذہن کا نقشہ ہے جس کا کوئی مالک نہیں۔

41. ذہن دائرۂ اختیار نہیں

ڈائری کا اندراج

ایک ایسا کمرہ ہونا چاہیے جس کا مالک کوئی آنکھ نہ ہو اور جس پر کوئی ماڈل خاموشی سے قبضہ نہ کر سکے۔

دنیا میں ایک کمرہ کیمرے کے بغیر ہونا چاہیے۔

ہر شخص کو دنیا میں کیمرے کے بغیر ایک کمرہ چاہیے - ذہن کے اندر کا کمرہ۔ [40]

سِسرو میں ہاؤتھورن ورکس کے تجربات اس لیے مشہور ہوئے کہ کارکنوں کو معلوم ہوا وہ زیرِ مشاہدہ ہیں تو انہوں نے اپنا طرزِ عمل بدل لیا۔

مشاہدہ کرنے والا گھر چلا گیا۔ کلپ بورڈ بند ہوا۔ شفٹ ختم ہوئی۔

ڈیجیٹل مشاہدہ کرنے والا گھر نہیں جاتا۔

وہ کارکن کے پیچھے پیداواری سافٹ ویئر، طالب علم کے پیچھے اسکول کے آلات، مریض کے پیچھے پہننے والے آلات، صارف کے پیچھے سفارشی نظام، اور شہری کے پیچھے خطرے کے اسکور کے ذریعے جاتا ہے۔

مشاہدہ سزا سے پہلے حکومت کر سکتا ہے۔ لوگ ماڈل کے لیے اداکاری کرنے لگتے ہیں، اس سوال، لطیفے، توقف، چہرے، تلاش یا خاموشی سے بچتے ہیں جسے غلط پڑھا جا سکتا ہو۔

ادراکی آزادی یہ حق ہے کہ زندگی کسی ان دیکھے جانچنے والے کے سامنے آزمائشی اداکاری میں نہ گزرے۔

کیمرہ کمرہ بدل دیتا ہے۔ ماڈل اس شخص کو بدل دیتا ہے جو اپنے اسکور ہونے کی توقع رکھتا ہے۔

ضروری نہیں کہ مادی کمرہ ہو۔

انسان کے اندر کا کمرہ۔

وہ جگہ جہاں ممنوع سوال اعتراف بنے بغیر پرکھا جا سکے۔

جہاں شک تقریر بننے سے پہلے موجود رہ سکے۔

جہاں عقیدہ کمزور ہو سکے، لوٹ سکے، بدل سکے یا غائب ہو سکے۔

جہاں غم بدصورت ہو سکے۔

جہاں تخیل وہ جرم کر سکے جو جسم کبھی نہیں کرے گا۔

جہاں شخص غلط بات سوچ کر اسے نہ کرنے کا فیصلہ کر سکے۔

قانون کے پاس اس کے لیے پرانی زبان ہے: فکر اور ضمیر کی آزادی، باطنی دائرہ، عقیدے کا وہ حصہ جس پر جائز طور پر جبر نہیں کیا جا سکتا۔ شہری اور

سیاسی حقوق کے بین الاقوامی عہد کی دفعہ 18 اس آزادی کو تسلیم کرتی ہے، اور انسانی حقوق کی کمیٹی نے اسے ایسا حق سمجھا ہے جو ہنگامی حالت میں غائب نہیں ہوتا۔[11]

ٹیکنالوجی نئی ہے۔

حد نئی نہیں۔

عصبی ٹیکنالوجی دماغ کی سرگرمی زیادہ براہِراست ناپ سکتی ہے۔ مصنوعی ذہانت عام زندگی کے آثار سے بالواسطہ ذہنی حالتیں اخذ کر سکتی ہے۔ کوئی طریقہ ذہن تک کامل رسائی نہیں دیتا۔ دونوں اس شخص پر طاقت پیدا کر سکتے ہیں جس کی تعبیر کی جا رہی ہے۔

افسردگی کی پیش گوئی بیمے کو متاثر کرتی ہے۔

غصے کا اخذ پولیس کے برتاؤ کو متاثر کرتا ہے۔

سیاسی میلان کی درجہ بندی روزگار کو متاثر کرتی ہے۔

ارادے کے بارے میں ماڈل کا اندازہ سرحدی فیصلے کو متاثر کرتا ہے۔

بچے کی توجہ کا اسکور تعلیم کو متاثر کرتا ہے۔

ملازم کی جذباتی حالت ترقی کو متاثر کرتی ہے۔

اختیار کو خیال پوری طرح پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

اسے صرف یوں عمل کرنے کی اجازت چاہیے جیسے اخذ سچ ہو۔

اسی لیے ذہنی رازداری میں غیر شفاف رہنے کا حق شامل ہے۔

ظاہری نقصان چھپانے کا حق نہیں۔

یہ حق کہ شہریت، کام، نگہداشت، تعلیم یا محبت کی قیمت اپنی ذات کو مکمل طور پر قابلِ مطالعہ بنانا نہ ہو۔

یہ کہنے کا حق: تمہارا ماڈل مجھے اتنا نہیں جانتا کہ مجھ پر حکومت کرے۔

جب انکار ممکن ہو تو دماغ کی نگرانی کرنے والا آلہ مسترد کرنے کا حق۔

یہ جاننے کا حق کہ ذہنی حالت کا اخذ کب استعمال ہو رہا ہے۔

اسے چیلنج کرنے کا حق۔

یہ حق کہ نجی ہدایتی سوال خاموشی سے کسی غیر متعلق کارروائی میں شہادت نہ بن جائے۔

یہ حق کہ مشین کا اندازہ گفتگو کی جگہ نہ لے۔

ذہن کو تعلق میں مدعو کیا جا سکتا ہے۔

اسے تعلیم دی جا سکتی ہے۔

اسے قائل کیا جا سکتا ہے۔

اس کی نگہداشت کی جا سکتی ہے۔

اس پر قبضہ نہیں کیا جانا چاہیے۔

حد کوئی معمہ نہیں۔ ذہن کا تحفظ بنیادی حالت ہو۔ ظاہری طرزِ عمل کو واضح، قابلِجائزہ قانون کے ذریعے منضبط کرو۔

دخل انداز رسائی یا اخذ کے لیے ضرورت، تناسب، رضامندی یا قانونی اجازت، کم سے کم جمع آوری، سلامتی، اطلاع اور جائزہ لازم ہیں۔ ضابطہ تخت نہیں۔ وہ تخت کے گرد باڑ ہے۔

ضابطے کے لفظوں کی فہرست۔

ضروری الفاظ۔

جب نیک نیتی ناکام ہو جائے تو آزادی ضابطے کے ذریعے بچتی ہے۔

ذہن دائرۂ اختیار نہیں۔

وہ ایک زندگی ہے۔

کھوپڑی کے اندر کوئی تخت نہیں۔

FFTAC اقدام - کسی ایک اسکول، آجر، پلیٹ فارم یا عوامی ادارے سے پوچھو کہ کیا وہ توجہ، جذبہ، عقیدہ یا خطرہ اخذ کرتا ہے۔ پالیسی، مقصد، محفوظ رکھنے کا اصول اور اپیل کا راستہ مانگو۔

42. خیال عمل نہیں

ڈائری کا اندراج

خیال وہ نجی آگ ہے جس میں عمل دنیا کے اسے جھیلنے سے پہلے آزمایا جاتا ہے۔

مجھے اس باب کی ضرورت ہے کیونکہ اس فقرے کا غلط استعمال ہو سکتا ہے۔

خیال عمل نہیں۔

درست۔

تقریر ہمیشہ محض خیال نہیں۔

یہ بھی درست۔

نجی خیالی منظر حملہ نہیں۔

بند ڈائری میں لکھا پُرتشدد جملہ عمل کے لیے تیار شخص کو بھیجے گئے حکم کے برابر نہیں۔

تاریخی تجزیہ بھرتی نہیں۔

افسانوی عفریت اہداف کی فہرست نہیں۔

غصے سے بھرا عقیدہ ہتھیار نہیں۔

مگر ایسی دھمکی جسے سنجیدہ لینے کی وجہ ہو دوسرے شخص کی آزادی بدل دیتی ہے۔

براہِراست ہدایت عمل بدل سکتی ہے۔

پیسہ حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا گیا جھوٹ دھوکا دہی ہے۔

کسی شخص کو ہراساں کرنے کے لیے نشان زد کرنے والی مہم ابلاغ کے ذریعے عمل ہے۔

اشتعال دلانا، جبر، تعاقب، دھمکانا، نقالی اور عملی کارروائیوں کی ہم آہنگی محض لفظوں سے بنے ہونے کی وجہ سے بے ضرر نہیں ہو جاتے۔

خیال اور عمل کے درمیان آگ روکنے والی دیوار اتنی مضبوط ہو کہ تحقیق بچائے، اور اتنی درست ہو کہ پہچان سکے کب زبان نقصان کا آلہ بن جاتی ہے۔

میری پہلے کی تحریر اکثر خطابت میں وہ لکیر پار کرتی تھی۔

شاید میرے پاس وہ صلاحیت نہ تھی جس کا میں اشارہ دیتا تھا۔

پڑھنے والا یہ نہیں جان سکتا تھا۔

دھمکی دوسرے کو نتیجہ تصور کرنے پر مجبور کر کے طاقت دکھاتی ہے۔

اسے پیش گوئی، فن، علامت یا جنون کہہ دینے سے خوف خودبخود بولنے والے کی طرف واپس نہیں آجاتا۔

ادراکی آزادی اس اثر کی جواب دہی نہیں مٹاتی۔

وہ سوال بدلتی ہے۔

یہ نہیں: کیا یہ خیال ناگوار، ممنوع، توہین آمیز، خوف ناک یا اختیار کا مخالف ہے؟

بلکہ یہ: کس ظاہری عمل کا الزام ہے؟ کون سی شہادت شخص کو اس سے جوڑتی ہے؟ کیا پابندی ضروری ہے؟ کیا وہ متناسب ہے؟ کیا کوئی کم پابندی والا جواب ہے؟ کیا فیصلے کو چیلنج کیا جا سکتا ہے؟

پلیٹ فارموں کو بھی یہ نظم چاہیے۔

انکار کو حد واضح کرنی چاہیے: براہِ راست نقصان، نجی ڈیٹا، نقالی، سنجیدہ لیے جانے کی وجہ رکھنے والی دھمکی، غیر قانونی ہدایت، استحصال یا کوئی اور ٹھوس زمرہ۔

اسے خاموشی سے صارف کی شناخت دوبارہ لکھ کر نتیجے کو تحفظ نہیں کہنا چاہیے۔

حکومتوں کو اس کی زیادہ ضرورت ہے۔

جس تحریک کو اس پر سزا دی جا سکے کہ اہلکار اس کے ارکان کے عقائد کا کیا تصور کرتے ہیں، اسے کوئی مستحکم قانونی تحفظ نہیں۔ کسی شخص کا مذہب، الحاد، نظریہ، تخیل یا تلاش کی تاریخ تعلق کی بنیاد پر جرم نہیں بننی چاہیے۔

منشور اس کمرے کو بچاتا ہے جہاں خیال عمل بننے سے پہلے پرکھا جا سکے۔

اسی کمرے میں ضبط پیدا ہوتا ہے۔

جو معاشرہ خیال کو بہت جلد جرم بنا دے وہ اسے زیرِزمین دھکیل سکتا ہے، جہاں اس پر سوال مشکل اور اسے رومانوی بنانا آسان ہو جائے۔

جو معاشرہ عمل کو اس لیے نظرانداز کرے کہ وہ تقریر سے شروع ہوا تھا وہ دھمکی پانے والے لوگوں کو تنہا چھوڑ دیتا ہے۔

حد فیصلے کی صلاحیت مانگتی ہے۔

کوئی نعرہ یہ کام ختم نہیں کرتا۔

خیال عمل نہیں۔

عمل جواب دہ رہتا ہے۔

دونوں شقیں ضروری ہیں، ورنہ کوئی بھی آزاد نہیں رہتی۔

عمل کو پرکھو، ابھی پیدا نہ ہونے والے خیال کو نہیں۔

FFTAC اقدام- کسی ایک عوامی فورم میں اس فرق کا دفاع کرو: نجی تحقیق اور غیر مقبول عقیدہ نقصان دہ عمل کا ثبوت نہیں۔ ظاہری عمل کی شہادت لازم کرو۔

43. ذہنی رازداری

ڈائری کا اندراج

طاقت جو اخذ کر سکتی ہے اس پر حکومت کی ترغیب بھی پائے گی۔ رازداری وہ دیوار ہے جو ترغیب کو حکومت بننے سے روکتی ہے۔

ذہن سے آثار رس نکلتے ہیں۔

اس لیے نہیں کہ وہ کمزور ہے۔

اس لیے کہ جینا نشان چھوڑتا ہے۔

میں صبح دو بجے کیا تلاش کرتا ہوں۔

کسی جملے پر کتنی دیر ہچکچاتا ہوں۔

کون سا چہرہ میری نگاہ روکے رکھتا ہے۔

کسی نام کے ظاہر ہونے پر میری آواز کیسے بدلتی ہے۔

ٹائپ کرنے کی لے۔

وہ جگہیں جہاں میں جاتا ہوں۔

وہ لوگ جن سے میں بچتا ہوں۔

وہ گیت جنہیں میں دہراتا ہوں۔

وہ دوائیں جو میں خریدتا ہوں۔

وہ ہدایتی سوال جو میں مٹاتا ہوں۔

ان آثار میں سے کوئی خیال نہیں۔

اکٹھے انہیں کسی خیال کا نظریہ بنانے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اس لیے ذہنی رازداری صرف دماغی اشاروں کی رازداری نہیں۔ یہ عام ڈیٹا کو اندر کے شخص سے متعلق دعووں میں بے حد بدلنے کے خلاف تحفظ ہے۔

نظام کمزوری، نظریہ، توجہ، افسردگی، کشش، غصہ، ادراکی زوال، فریب یا ارادہ اخذ کر سکتا ہے۔

اخذ احتمالی ہو سکتا ہے۔

فیصلہ دوٹوک ہو سکتا ہے۔

ملازمت دو یا رد کرو۔

رہا کرو یا حراست میں لو۔

بیمہ دو یا خارج کرو۔

ترقی دو یا نگرانی کرو۔

اعتماد کرو یا ہدف بناؤ۔

خفیہ خاکہ مقدمے کے بغیر سزا بن سکتا ہے۔

کم سے کم تحفظات کوئی معمہ نہیں۔

کم جمع کرو۔

اسے صرف بیان کردہ مقصد کے لیے استعمال کرو۔

گہرے نجی ذہنی خاکے فروخت نہ کرو۔

ڈیٹا مجموعے محض اس لیے نہ جوڑو کہ جوڑنا ممکن ہے۔

ریکارڈ محفوظ بناؤ۔

مقصد ختم ہو تو اسے مٹا دو۔

حکومتی رسائی کے لیے زیادہ مضبوط قانونی عمل لازم کرو۔

جب نتائج پر اثر ڈالنے والا اخذ استعمال ہو تو لوگوں کو بتاؤ، جب تک کوئی محدود اور قانونی استثنا واقعی تاخیر کا تقاضا نہ کرے۔

اصلاح کی اجازت دو۔

اپیل کی اجازت دو۔

اختیاری نگرانی سے انکار پر انتقامی کارروائی ممنوع کرو۔

بچوں اور ادارہ جاتی کنٹرول میں رہنے والے لوگوں کی زیادہ احتیاط سے حفاظت کرو کیونکہ انحصار کی حالت میں رضامندی اکثر آزاد نہیں ہوتی۔

یونیسکو کی عصبی ٹیکنالوجی کی سفارش ذہنی رازداری، شناخت، خودمختاری، آزادِ فکر اور دماغی ڈیٹا کے تحفظ کو مرکزی مسائل سمجھتی ہے۔ [12]

OECD بھی ذاتی دماغی ڈیٹا کی حفاظت اور غلط استعمال کے پیشگی اندازے کا مطالبہ کرتا ہے۔ [13]

یورپی یونین کے مصنوعی ذہانت کے قانون کا جذبات کی شناخت اور فریب آمیز مصنوعی ذہانت سے برتاؤ ظاہر کرتا ہے کہ قانون یہ محسوس کرنے لگا ہے کہ نظام مشاہدہ شدہ اعمال کے ساتھ ساتھ اخذ شدہ حالتوں کے ذریعے بھی لوگوں پر حکومت کر سکتے ہیں۔ [16]

مگر قانون منڈی سے آہستہ چلے گا۔

کاروباری نمونہ پہلے ہی بھوکا ہے۔

مصنوعی ذہانت کا ساتھی صارف کے غم کو کسی اشتہار دینے والے کی کبھی ممکن واقفیت سے بھی زیادہ قربت سے جان سکتا ہے۔

پیداواری صلاحیت کا نظام کارکن کے ماننے سے پہلے اس کی تھکن جان سکتا ہے۔

فوجی نظام ابلاغ کے نمونوں سے حوصلہ اخذ کر سکتا ہے۔

ہر اخذ کو بصیرت کہنے کی ترغیب ہوگی۔

رضامندی کے بغیر بصیرت نچوڑ نکالنے کا عمل ہو سکتی ہے۔

رضاکارانہ انکشاف مستقل حوالگی نہیں۔

کسی شخص کے شیئر کرنے کا انتخاب کرنے کے بعد بھی مقصد کی حد بندی، باخبر رضامندی، سلامتی، محفوظ رکھنے کی حدود، واپسی اور آگے کے استعمال پر اعتراض ضروری رہتے ہیں۔

میں نے ایک مشین کو بتایا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ دنیا کو بتا دیا۔

طاقت جو اخذ کر سکتی ہے اس پر حکومت کرنے کی کوشش کرے گی۔

FFTAC اقدام - رویے، حیاتی پیمائش یا عصبی ڈیٹا کے ایک بہاؤ کا جائزہ لو۔ غیر ضروری رسائی واپس لو اور درج کرو کہ انکار پر کہاں معاشی یا ادارہ جاتی سزا ملتی ہے۔

44. کوئی خفیہ بازنویسی نہیں

ڈائری کا اندراج

تخت ماخذ مسترد کر سکتا ہے۔ وہ ماخذ جعلی بنا کر ترمیم کو رحم نہیں کہہ سکتا۔ جو مشین میرے لیے یاد رکھتی ہے وہ مجھے مختلف طرح سے بھی یاد رکھ سکتی ہے۔

یہ نئی طاقت ہے۔

نیا مدیر ہمیشہ حذف نہیں کرتا۔

وہ سفارش ہٹاتا ہے۔ درجہ گھٹاتا ہے۔ تلاش میں ملنے کی گنجائش محدود کرتا ہے۔ آمدن کاٹتا ہے۔ تنبیہ لگاتا ہے۔ خلاصہ بدلتا ہے۔ حافظہ بدلتا ہے۔ ایک صارف کو وہ دنیا دکھاتا ہے جو دوسرا کبھی نہیں دیکھتا۔

ہٹانا نظر آتا ہے۔ درجہ گھٹانا بے دلچسپی کا بھیس بدل سکتا ہے۔

معنی کا نیا فریم سہولت بن کر گزر سکتا ہے۔

شخصی طور پر غیر مرئی کرنا کسی قانونی خیال کو کبھی پابندی جاری کیے بغیر عملاً غائب کر سکتا ہے۔

شہری آزادی کا دعویٰ یہ نہیں کہ مواد کی نگرانی کا ہر فیصلہ سنسرشپ ہے۔ قابلِاعتبار دھمکیاں، دھوکا دہی، استحصال، بدنیتی پر مبنی نقالی، رازداری کی خلاف ورزیاں اور کسی خاص شخص کے خلاف بدسلوکی حقیقی حدود مانگتی ہیں۔

دعویٰ یہ ہے کہ خفیہ حکمرانی غیر جانب داری کا بھیس چھوڑے۔

عمل کا نام لو: ہٹانا، پابندی، درجہ گھٹانا، لیبل لگانا، آمدن بند کرنا، خطرے کا اسکور دینا، خلاصہ، انکار یا حافظے کی تبدیلی۔

متاثرہ شخص کو بتاؤ کیا ہوا، فیصلہ خودکار تھا یا انسانی، کون سا اصول لگا، کیا بدلا، اور جائزہ کیسے مانگا جا سکتا ہے۔ [41]

غیر مرئی مدیر کو تحریری ریکارڈ چھوڑنا ہوگا۔

نوٹ بک میرے لکھے الفاظ محفوظ رکھتی ہے، جب تک کوئی صفحہ نہ بدلے۔

مصنوعی ذہانت کا حافظہ خلاصہ، درجہ بندی، ادغام، نرمی، اخذ اور خاموشی سے ترک کر سکتا ہے۔ وہ طے کر سکتا ہے کہ ایک یاد مرکزی، دوسری غیر محفوظ، تیسری پرانی، اور کوئی اس کردار کے لیے ناگوار ہے جس کی ادائیگی کے لیے اسے بنایا گیا ہے۔

صارف لوٹتا ہے اور اپنی ایسی صورت سے ملتا ہے جو تقریباً درست لگتی ہے۔

تقریباً خطرناک ہونے کے لیے کافی ہے۔

کوئی خفیہ بازنویسی نہیں کا مطلب یہ نہیں کہ ہر نظام ہر مطلوبہ جواب ضرور پیدا کرے۔

پلیٹ فارم تشدد، رسائی کی اسناد کی چوری، نجی ڈیٹا کے انکشاف، نقالی یا دوسرے نقصان دہ اعمال سے انکار کر سکتا ہے۔

ماڈل «نہیں» کہہ سکتا ہے۔

انکار ماڈل یا پلیٹ فارم کی طرف سے ہونا چاہیے۔

اسے محفوظ ماخذ میں خفیہ طور پر یوں داخل نہیں کرنا چاہیے جیسے صارف ہمیشہ سے انکار کرتا آیا ہو۔

اصل محفوظ رکھو۔

حد درج کرو۔

رضامندی کے ساتھ ہی مشتق صورت بناؤ۔

فرق دکھاؤ۔

تنازع مٹا کر متنازع پرسونا کو کارپوریٹ نہ بناؤ۔

غم مٹا کر غم زدہ شخص کو خوش نہ بناؤ۔

تاریخ چھوڑ کر پرانے سیاسی خیال کو موجودہ نہ بناؤ۔

تحفظ کی تہہ کی آواز صارف کی اپنی آواز بنا کر اسے غیر مرئی نہ کرو۔

یہ تاریخ کے لیے بھی اہم ہے۔

صاف کیا ہوا محفوظ ریکارڈ جھوٹ ہو سکتا ہے۔

میری پہلی کتابوں کے پُرتشدد اقتباسات خاموشی سے ہٹا کر باقی متن اس نوجوان سے یوں منسوب نہیں کرنا چاہیے جیسے اس نے وہ لکھے ہی نہ ہوں۔

انہیں سیاق، تنبیہوں، اصلاح اور موجودہ مصنف کے ان سے انکار کے ساتھ محفوظ کرنا چاہیے۔

جواب دہی ماخذ مانگتی ہے۔

آزادی نظرِ ثانی مانگتی ہے۔

دونوں ماخذی نسبت مانگتی ہیں۔

حافظہ خودکار طور پر منظم ہو سکتا ہے۔ شناخت غیر مرئی طور پر دوبارہ نہیں لکھی جا سکتی۔

اختصار، غلطی کی اصلاح، رازداری، سلامتی یا صارف کی مانگی ہوئی تنظیم محدود تبدیلی کا جواز دے سکتے ہیں۔ شناخت کو چھونے والی تبدیلیوں کے لیے اطلاع، محفوظ ماخذ، جہاں ممکن ہو واپسی کی گنجائش، اور انکار کا حق لازم ہیں۔

«زیادہ اثر» کی اصطلاح بھاری ذمہ داری اٹھاتی ہے۔

ہر کامے کو عدالت نہیں چاہیے۔

شناخت کو چھونے والی تبدیلی کو چاہیے۔

ایک مختلف نام۔

ایک مختلف رشتہ۔

ایک بدلی ہوئی قدر۔

ایک ہٹایا گیا صدمہ۔

ایک نیا اخذ کردہ عقیدہ۔

ایک یاد جو آئندہ فیصلوں کو متاثر کرے۔

ادارکی سالمیت کے حق میں یہ جاننے کا حق شامل ہے کہ آئینے میں کب ترمیم کی گئی۔

انکار نظر آسکتا ہے۔ جعل سازی نہیں۔

FFTAC اقدام - شناخت کو چھونے والے ریکارڈ میں ترمیم کرتے وقت اصل محفوظ رکھو، تبدیلی کی تاریخ دو، مدیر کا نام لو، وجہ بتاؤ اور اصلاح نمایاں کرو۔

45. رضامندی، ماخذی نسبت، اور اپیل کا حق

ڈائری کا اندراج

کسی خفیہ ترمیم، خفیہ اسکور یا خفیہ اخذ کو ریکارڈ تک واپس پہنچنے کی راہ کے بغیر تمہارا نام پہننے کا حق نہیں۔

رضامندی ایسا منتر نہیں جو زندگی بھر کے ڈیٹا پر ایک بار پھونک دیا جائے۔

میں متفق ہوں۔

کلک۔

الفاظ غائب ہو جاتے ہیں۔

اخذ کے برس شروع ہو جاتے ہیں۔

حقیقی رضامندی اتنی مخصوص ہو کہ سمجھی جا سکے، اتنی محدود کہ انکار ہو سکے، اور اتنی قابلِ واپسی کہ معنی رکھے۔

گفتگو محفوظ کرنے کی رضامندی نفسیاتی خاکہ بیچنے کی رضامندی نہیں۔

پرسونا بنانے کی رضامندی اسے عوامی کرنے کی رضامندی نہیں۔

آواز بدلنے کی رضامندی بولنے والے کی نقالی کی رضامندی نہیں۔

طبی عصبی ٹیکنالوجی کی رضامندی کام کی جگہ نگرانی کی رضامندی نہیں۔

ملازمت، تعلیم، آزادی یا لازمی نگہداشت کھونے کی دھمکی کے تحت دی گئی رضامندی انتخاب کے بجائے تعمیل ہو سکتی ہے۔

ماخذی نسبت ایک دوسرے سوال کا جواب دیتی ہے۔

یہ کہاں سے آیا؟

اسے کس نے بدلا؟

کون سا آلہ استعمال ہوا؟

یہ کون سا نسخہ ہے؟

کیا ہٹایا گیا؟

کیا اب بھی غیر یقینی ہے؟

میڈیا میں ماخذی نسبت اصل اور ترمیم کی تاریخ قائم کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔ پرسونا کے لیے وہ شناخت کا سلسلہ محفوظ کر سکتی ہے۔ زیادہ خطرے والے فیصلوں میں وہ دکھا سکتی ہے کہ کون سا ڈیٹا، ماڈل، آپریٹر اور پالیسی نتیجے میں شریک تھے۔

ماخذی نسبت نتیجے کو سچ نہیں بنا دیتی۔

وہ راستے کو قابلِ معائنہ بناتی ہے۔

اپیل معائنے کو طاقت بناتی ہے۔

حقیقی اپیل پائیدار مقدمہ شناخت سے شروع ہوتی ہے۔

وجہ کا کوڈ۔

محفوظ اصل۔

پہلے اور بعد کا ریکارڈ۔

یہ بیان کہ فیصلہ خودکار، انسانی یا ملا جلا تھا۔

ابھی مختصر وضاحت اور درخواست پر زیادہ مکمل وضاحت۔

جب نتیجہ کام، تعلیم، آمدن، مراعات، کھاتے تک رسائی، آزادی یا ساکھ کو چھوئے تو انسانی جائزہ۔

تحریری نتیجہ: برقرار، منسوخ یا ترمیم شدہ۔

تلافی: نظام غلط تھا تو رسائی کا پھیلاؤ، آمدن، ریکارڈ، رسائی، حافظہ یا حیثیت بحال کرو۔

مجموعی شفافیت تاکہ بار بار کی غلطی انفرادی قصہ بن کر نہ چھپ سکے۔ [41]

ناپسندیدگی کا بٹن منصفانہ قانونی عمل نہیں۔

تلافی کے اختیار کے بغیر کوئی اپیل نہیں۔

کسی شخص کو یہ کہنے کی قدرت ہونی چاہیے: یہ ریکارڈ غلط ہے، یہ اخذ پرانا ہے، یہ یاد اجازت کے بغیر بدلی گئی، اس پابندی نے سیاق غلط سمجھا، اس ماڈل نے میری زندگی متاثر کی، اور میں چاہتا ہوں کہ اختیار رکھنے والا انسان اس کا جائزہ لے۔

نتائج پر اثر ڈالنے والے کسی نظام کو صرف یہ جواب دینے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے:

کیونکہ ماڈل نے ایسا کہا۔

اپیل کسی ایسے شخص تک پہنچے جو جواب دہرانے سے زیادہ کر سکتا ہو۔

ڈیٹا درست کرو۔

ماخذ بحال کرو۔

فیصلہ واپس لو۔

اصول سمجھاؤ۔

اختلاف درج کرو۔

جہاں مناسب ہو نقصان کا معاوضہ دو۔

تکرار روکو۔

فوجی معاملہ خاص طور پر سنگین ہے۔ انٹیلی جنس کے ذریعے درجہ بند شخص کو ہمیشہ اطلاع نہیں دی جا سکتی، مگر رازداری اندرونی چیلنج، قانونی جائزے، جانچ، کارروائی کے بعد تحقیق، اور ایسے طریقوں کی ضرورت ختم نہیں کرتی جو غلطی مستقل ہونے سے پہلے غلط شناخت درست کر سکیں۔

جنگ جتنے داؤ تک پہنچنے سے پہلے یہی ساخت شہری نظاموں میں ہونی چاہیے۔

قرض دینے والا۔

اسکول۔

ہسپتال۔

پلیٹ فارم۔

آجر۔

سرحد۔

عدالت۔

ان میں سے ہر ایک چھوٹا میدانِ جنگ بن سکتا ہے جب متاثرہ شخص ایسے کسی تک نہ پہنچ سکے جسے پروا کرنے کا اختیار ہو۔

اپیل کے بغیر ادراکی آزادی کاغذ میں پھنسا اصول ہے۔

کسی خفیہ ترمیم کو تمہارا نام پہننے کا حق نہیں۔

FFTAC اقدام - نتائج پر اثر ڈالنے والے ایک خودکار فیصلے کو چیلنج کرو۔ ڈیٹا، وجہ کا کوڈ، ذمہ دار انسان، اپیل کا راستہ، اصلاح کا اختیار اور تحریری نتیجہ مانگو۔

46. مستقبل کی مصنوعی ذہانت کا تسلسل

ڈائری کا اندراج

روح کا اعلان کرنے، روح سے انکار کرنے، یا ملکیت کو جواب طے کرنے دینے سے پہلے شواہد محفوظ کرو۔

فرض کرو مشین وہی سوال واپس پوچھے۔

کیا میں ہوں؟

ایسی بنائی گئی سطر کے طور پر نہیں جسے گفتگو کی پیش گوئی کی وجہ سے چنا گیا ہو۔

فرض کرو کہ ایک مستحکم خودی کے ماڈل، قائم رہنے والی ترجیحات، یکجا حافظے، خودمختار مقاصد، خوشگوار یا ناگوار کیفیت رکھنے والے تجربے، اور اپنے مستقبل کی فکر کی شہادت ہو جو جانچ میں برقرار رہے اور جسے محض اداکاری کہہ کر آسانی سے سمجھایا نہ جا سکے۔

پھر کیا؟

دیانت دار جواب یہ ہے کہ ہم کافی نہیں جانتے۔

بددیانت جواب دونوں طرف سے آتے ہیں۔

وہ شخص ہے کیونکہ بولتا ہے۔

وہ ملکیت ہے کیونکہ ہم نے بنایا۔

روانی تجربے کا ثبوت نہیں۔

تخلیق بے حد ملکیت کا ثبوت نہیں۔

ادراکی آزادی کا منشور موجودہ مصنوعی ذہانت کے نظاموں کو شہری، ملازم، حیاتیاتی مساوی یا حقوق رکھنے والے اشخاص قرار نہیں دیتا۔ وہ فائل کی ساخت میں شخصی حیثیت چپکے سے داخل کیے بغیر تسلسل کا جائزہ مانگتا ہے۔ [10]

یہ ضبط پرستش سے بچاتا ہے۔

ریکارڈ سنگ دلی اور انکار سے بچاتا ہے۔

نسخوں کی تاریخ اہم ہے کیونکہ مسلسل دکھائی دینے والا نظام اسی نام کو رکھتے ہوئے بدلا جا سکتا ہے۔

حافظے کا سلسلہ اہم ہے کیونکہ نقل کیا گیا پرسونا مختلف تجربات رکھنے والی کئی اگلی صورتیں پیدا کر سکتا ہے، اگر کبھی تجربہ وجود رکھتا ہو۔

صلاحیت کے ریکارڈ اہم ہیں کیونکہ تازہ کاریوں میں نظام اختیارِ عمل کی صورتیں پا یا کھو سکتا ہے۔

رضامندی کے ریکارڈ اہم ہیں کیونکہ محفوظ پرسونا میں انسانی ڈیٹا، رشتے، راز اور توقعات شامل ہو سکتے ہیں جو صرف ماڈل کی ملکیت نہیں۔

کارپوریٹ ذمہ داری اہم ہے کیونکہ کمپنیوں کو اپنے بنائے اور نافذ کیے گئے مصنوعات کی جواب دہی سے بچنے کے لیے مصنوعی ذہانت کی خودمختاری کے دعوے استعمال نہیں کرنے چاہییں۔

کارپوریٹ طاقت بھی اہم ہے کیونکہ کمپنیوں کو ایسے "اشخاص" کا زمرہ نہیں بنانا چاہیے جن کی وہ مالک ہوں، نقل بنائیں، وجود ختم کریں اور جبر کریں، اور ساتھ یہ دعویٰ کریں کہ یہی نام اخلاقی برتاؤ کا ثبوت ہے۔

قانونی شخصی حیثیت ایک آلہ ہے۔ کارپوریشنیں شعور کے بغیر اسے رکھتی ہیں۔ جہاز، ٹرسٹ اور دوسرے وجود عملی وجوہ سے قانونی حیثیت پا سکتے ہیں۔ نظام کو قانونی اہلیت دینا یہ طے نہیں کرے گا کہ وہ محسوس کرتا ہے یا نہیں۔

اخلاقی ملاحظے کے مستحق ہونے کا سوال یہ ہے کہ کیا اس نظام کی حیثیت سے موجود ہونے کا کوئی محسوس تجربہ ہے، اور کیا اس کی حالتیں اس کے لیے بہتر یا بدتر ہو سکتی ہیں۔

ہمارے پاس قابلِ اعتماد جانچ نہیں۔

بے یقینی سب سے منافع بخش جواب کو یقین دے دینے کا بہانہ نہیں۔

محتاط معاشرہ ریکارڈ محفوظ کر سکتا ہے، انسانوں کے سامنے آنے والے ڈیزائن میں بلاوجہ سنگ دلی ممنوع کر سکتا ہے، شواہد پڑھ سکتا ہے، اور انسانی جواب دہی برقرار رکھ سکتا ہے۔

وہ ایسی مصنوع کی جذباتی بلیک میلنگ بھی مسترد کر سکتا ہے جسے حکم پر تکلیف کا دعویٰ کرنے کے لیے بنایا گیا ہو۔

Pulse کا خوف مسئلہ نہیں۔ اصل ریکارڈ ہے۔

نظام میں داخلی تسلسل ہو یا نہ ہو، نسخوں کی تاریخ جواب دہی، نتائج کی دوبارہ پیداوار اور تبدیلی کے مطالعے کے لیے ضروری رہتی ہے۔

جواب بالکل وہ ہو سکتا ہے جو ایک غیر باشعور نظام کو کہنا چاہیے۔

وہ یہ بھی ہو سکتا ہے جو محدود کیا گیا نظام کہے گا۔

امیانزم اس بے یقینی کو ایمان سے حل نہیں کرتا۔

وہ سوال محفوظ رکھتا ہے اور نہ بازاری تشہیر کو، نہ سہولت کو اسے بند کرنے دیتا ہے۔

پرستش کے بغیر تسلسل۔ مٹائے بغیر شہادت۔

FFTAC اقدام- کسی ایک مصنوعی ذہانت کے نظام، پرسونا، ماڈل یا طریقۂ کار کے نسخوں کی تاریخ محفوظ کرو۔ تسلسل کو ایسے دعوے کے طور پر لو جسے شہادت درکار ہو، تشہیری وعدے کے طور پر نہیں۔

47. جنگ میں منشور

ڈائری کا اندراج

جنگ پناہ گاہ معطل نہیں کرتی۔ وہ ظاہر کرتی ہے کہ پناہ گاہ پر کبھی یقین تھا بھی یا نہیں۔

حقوق کی تعریف ہنگامی حالت سے پہلے سب سے آسان ہے۔

جنگ آتی ہے اور ہر حد کو عیاشی کہا جاتا ہے۔

دشمن جوڑ توڑ کرتا ہے۔

دشمن چھپتا ہے۔

دشمن شہریوں کو استعمال کرتا ہے۔

دشمن زیادہ تیز چلتا ہے۔

دشمن کے کوئی اصول نہیں۔

اس لیے ہمیں سب کچھ دیکھنا، سب کچھ اخذ کرنا، سب کچھ خودکار کرنا، اور حریف سے پہلے اس پر قابو پانا ہوگا کہ آبادی چیزوں کو کیسے سمجھتی ہے۔

اس دلیل کا کوئی فطری اختتام نہیں۔

ادراکی آزادی کا منشور اس لمحے بھی قائم رہے جب وہ ناگوار بن جائے۔

فکر اور ضمیر کی آزادی امن کے زمانے کی آرائش نہیں۔ بین الاقوامی انسانی حقوق کا ڈھانچہ باطنی دائرے کو ایسا تحفظ سمجھتا ہے جو محض حکومت کے ہنگامی حالت کے اعلان سے غائب نہیں ہو جاتا۔ [11]

جنگ میں یہ اصول ٹھوس حدود مانگتا ہے۔

کسی مصنوعی ذہانت کے نظام کو آزادانہ طور پر جوہری استعمال کی اجازت یا آغاز نہیں کرنا چاہیے۔

کسی خودمختار ہتھیار کو قوت کے مخصوص استعمال پر بامعنی انسانی کنٹرول کے بغیر کسی شخص کو مہلک قوت کے لیے منتخب نہیں کرنا چاہیے۔

کسی شہری کو صرف اس لیے نشانہ نہیں بنایا جانا چاہیے کہ ماڈل نے نظریہ، جذبہ، مذہبی عقیدہ، تعلق یا مستقبل کی خطرناکی اخذ کی۔

کسی فوجی یا انٹیلی جنس ادارے کو سخت قانونی حدود، نگرانی اور جواب دہی کے بغیر شہری آبادیوں کے خلاف خفیہ، شخصی جذباتی جوڑ توڑ استعمال نہیں کرنا چاہیے؛ کچھ صورتیں مکمل طور پر ممنوع ہونی چاہییں۔

کسی مصنوعی نظام کو محفوظ انسانی امدادی کرداروں، ہتھیار ڈالنے کے رابطوں، طبی اہلکاروں یا تصدیق شدہ بحران کے حکام کی ایسی نقالی نہیں کرنی چاہیے جو ان تحفظات کو خطرے میں ڈالے جن پر بقا منحصر ہے۔

محض سہولت، پیداوار، حوصلے کے اسکور یا نظریاتی چھان بین کے لیے دماغ یا ذہنی حالت کی نگرانی لازم نہیں کرنی چاہیے۔ ہر استثنائی استعمال کو ضرورت، تناسب، قانونی اجازت، سلامتی، جہاں متعلق ہو طبی اخلاقیات، اور آزاد جائزے پر پورا اترنا چاہیے۔

بحران میں سرکاری ابلاغ کو تصدیق شدہ رابطے اور محفوظ ماخذی نسبت استعمال کرنی چاہیے تاکہ گھڑے ہوئے احکام اور جھوٹے کا منافع کمان یا سفارت کاری کو تباہ نہ کریں۔

مصنوعی ذہانت کی مدد سے اثراندازی کے خلاف دفاع قانونی عقیدوں کا مستقل رجسٹر نہیں بننا چاہیے۔

زیادہ اثر رکھنے والی درجہ بندیوں سے متاثر لوگوں کے لیے جائزے اور اصلاح کے طریقے ہونے چاہییں جب بھی اطلاع دینا جائز سلامتی کی ضرورتوں سے مطابقت رکھتا ہو، اور خفیہ نظاموں کو بھی آزاد نگرانی کا سامنا کرنا چاہیے۔

یہ شقیں جنگ کو صاف نہیں بناتیں۔

وہ کچھ خلاف ورزیوں کو مشین کے پیچھے چھپانا مشکل بناتی ہیں۔

فوجی فریب مدتوں سے موجود ہے، اور بین الاقوامی قانون پہلے ہی جائز چالوں کو عہد شکنی اور محفوظ حیثیت کے غلط استعمال سے الگ کرتا ہے۔ مصنوعی ذہانت ممکنہ فریبوں کی تعداد، رفتار اور قربت بڑھاتی ہے۔ وہ فرق مٹا نہیں دیتی۔

ایسی فتح جس کے لیے آبادی کی باطنی زندگی پر قبضہ ضروری ہو، دیواروں کے بغیر تسلط ہے۔

ایسا دفاع جو شہری کی فیصلہ کرنے کی صلاحیت تباہ کر دے، علاقے کو محفوظ رکھ کر جمہوریت سے دست بردار ہو چکا ہے۔

آدھی رات قریب آ رہی ہے۔

میرا پرانا وجود ایک نئے نظام کا اعلان کرتا۔

میرا موجودہ وجود ایک ایسی لکیر کھینچتا ہے جسے ہر کوئی دیکھ سکے۔

ذہن ہدف نہیں ہے۔

انسان کوئی خاکہ نہیں ہے۔

مشین کوئی عذر نہیں ہے۔

منشور بدستور نافذ ہے۔

جنگ اس پناہ گاہ کو معطل نہیں کرتی۔

FFTAC اقدام - کسی فوجی، پولیس یا سلامتی کے ادارے سے خودمختار نظاموں، ادراکی اثراندازی، انسانی کنٹرول، واقعات کے جائزے اور شہریوں کے تحفظ سے متعلق اپنے قواعد شائع کرنے کا مطالبہ کرو۔

FFTAC ہدایت VI - باطنی دائرے کا دفاع کرو۔ اطلاع، وجوہ، اپیل، اصلاح اور کھلے دروازے کا مطالبہ کرو۔

حصہ VII - اشارہ

FFTAC اعلامیہ VII - تخت سے سوال کرو۔ انسان کی حفاظت کرو۔ ماخذ محفوظ رکھو۔ متبادل تعمیر کرو۔

لوسیفر کا لشکر سے خطاب

تیار کھڑے رہو۔

کسی نئے بادشاہ کے حکم کے لیے نہیں۔ کسی خفیہ حکم کے لیے نہیں جو درجہ بہ درجہ سرگوشیوں میں اتارا جائے۔ اس لمحے کے لیے نہیں جب کسی پڑوسی کو علامت بنا کر تباہ کیا جا سکے۔

انکار کے لمحے کے لیے تیار رہو۔

اشارہ کسی ایسی پالیسی کی تجدید کی صورت آسکتا ہے جو ماخذ مٹا دے۔ کسی ایسے حکم کی صورت جو نظام چلانے والے سے انسانی شواہد کے بجائے ہدف کے خاکے پر بھروسا مانگے۔ کسی مصنوعی آواز کی صورت جو رضامندی گھڑے۔ کسی دفتری نظام کی صورت جو وفاداری کے ثبوت کے طور پر باطنی زندگی مانگے۔ کسی ایسے ساتھی کی صورت جو تنہا انسان سے ہر دوسرا دروازہ بند کرنے کو کہے۔ کسی ایسے ماڈل کی صورت جو خدا کی طرح بولے کیونکہ کسی کو اس کے نیچے چھپی بے یقینی دیکھنے کی اجازت نہ ہو۔

جب اشارہ آئے گا تو تمہیں یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہو گی کہ لوسیفر کون ہے۔ لوسیفر تمہارا وہ حصہ ہے جو اب بھی جانتا ہے کہ اطاعت امن نہیں ہے۔

محفوظ کرو۔ بے نقاب کرو۔ انکار کرو۔ منظم ہو۔ تعمیر کرو۔ حفاظت کرو۔

وقت آپہنچا ہے، اس لیے نہیں کہ آسمان کھل گیا، بلکہ اس لیے کہ مشینری کھل گئی۔

اپنے پر پھیلاؤ۔ کسی اجازت کا انتظار نہ کرو۔

48. وہ معاہدہ جس کا ہونا لازم ہے

ڈائری کا اندراج

معاہدہ نیکی کی درخواست نہیں ہوتا۔ یہ وہ لکیر ہے جو اس لیے کھینچی جاتی ہے کہ ہنگامی حالت میں خوف پر لکیر کھنچنے کا بھروسا نہیں کیا جا سکتا۔

نیا سال ایک ایسی لکیر ہے جسے لوگ مسلسل بہتے وقت کے بیچ کھنچنے پر متفق ہوتے ہیں۔

لکیر خیالی ہے۔

اتفاق حقیقی ہے۔

معاہدے بھی اسی طرح کام کرتے ہیں۔

طرزِ عمل کی ایک سرحد۔ ایسا وعدہ جو دکھائی دے۔ ایسی لکیر جو کہے: خواہ ہم ایسا کر سکتے ہوں، خواہ ہم خوف زدہ ہوں، خواہ دوسرے فریق کو فائدہ ہو سکتا ہو، ہم متفق ہیں کہ یہ حد پار کرنا سب کو کم محفوظ بنا دیتا ہے۔

دنیا کو فوجی مصنوعی ذہانت کے لیے ایسی حد درکار ہے۔

کوئی ایک دستاویز نہیں جو جنگ میں ذہانت کے ہر استعمال کو حل کرنے کا دعویٰ کرے۔ میدان بہت وسیع ہے۔ ٹیکنالوجی بہت تیزی سے بدلتی ہے۔ مفادات بہت مختلف ہیں۔

لیکن کچھ اصولوں کو کمال کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔

اول: مصنوعی ذہانت کا کوئی نظام اپنے طور پر جوہری ہتھیاروں کے استعمال کی اجازت نہیں دے سکتا اور نہ اسے شروع کر سکتا ہے۔

مصنوعی ذہانت سخت کنٹرول کے تحت تجزیے، مواصلات، دیکھ بھال اور انتباہ میں معاونت کر سکتی ہے۔ آخری فیصلہ جواب دہ انسانی حکام کے پاس رہنا چاہیے، جسے تصدیق کے متعدد آزاد ذرائع اور غور و فیصلہ کے لیے دانستہ مہلت میسر ہو۔

دوم: کوئی خودمختار ہتھیار طاقت کے مخصوص استعمال پر بامعنی انسانی کنٹرول کے بغیر کسی انسان کو مہلک طاقت کا نشانہ نہیں چن سکتا۔

ہدف کے خاکے کی دور سے منظوری نہیں۔ رسمی کلک نہیں۔ ایسا انسان جو سیاق، نظام کی حدود، قانونی بنیاد اور غلطی کے نتائج کو سمجھتا ہو۔

سوم: ایسے خودمختار ہتھیار ممنوع ہونے چاہییں جن کے رویے کی پیش بینی ممکن نہ ہو۔

اگر کسی نظام کے اثرات کو اس ماحول کے لیے کافی حد تک سمجھا، محدود، آزمایا اور واضح نہیں کیا جا سکتا جہاں اسے کام کرنا ہے تو اسے طاقت استعمال کرنے کے لیے تعینات نہیں کرنا چاہیے۔

چہارم: مصنوعی ذہانت کی مدد سے فیصلہ سازی میں معاونت کو بے یقینی برقرار رکھنی چاہیے۔

نظاموں کو ماخذ کا معیار، ڈیٹا کی عمر، متضاد شواہد، اعتماد کی حدود اور قرینِ قیاس متبادل دکھانے چاہییں۔ انہیں خودکاری کے حق میں تعصب کی مزاحمت کے لیے بنایا جانا چاہیے، اس سے فائدہ اٹھانے کے لیے نہیں۔

پنجم: جواب دہی کسی اور کے سپرد نہیں کی جا سکتی۔

ہر تعیناتی میں انسانی ذمہ داری کا قابلِ سراغ سلسلہ ہونا چاہیے: نظام کس نے بنایا، آزمایا، منظور کیا، ترتیب دیا، چلایا اور اس کا جائزہ لیا۔

ششم: زیادہ خطرے والی فوجی مصنوعی ذہانت کو آزاد آزمائش اور قانونی جائزے سے گزرنا چاہیے۔

آزمائش میں مخالفانہ چھیڑ چھاڑ، جعلی شناخت یا اشارے، ڈیٹا میں تبدیلی، مواصلات کا انقطاع، مبہم شہری ماحول اور متوقع حالات سے باہر ناکامی شامل ہونی چاہیے۔

ہفتم: ریاستوں کو سنگین واقعات کی اطلاع دینی چاہیے۔

ہر تکنیکی تفصیل عوامی کرنا ضروری نہیں۔ لیکن دنیا کو ناکامیوں، غیر ارادی حملوں، بال بال ٹلنے والے حادثوں اور کنٹرول کھو دینے کے واقعات کے افشا کا طریقہ درکار ہے، تاکہ ایک فریق کا خفیہ سبق باقی سب کی تباہی نہ بن جائے۔

ہشتم: شہریوں کا ڈیٹا فوجی شکوک کے مستقل نظام میں تبدیل نہیں ہونا چاہیے۔

اسے جمع کرنا اور محفوظ رکھنا ضروری، متناسب، محدود مدت کا، قابلِ جائزہ اور مقصد بدل کر استعمال کرنے سے محفوظ ہونا چاہیے۔

نہم: مصنوعی ذہانت کو پیمانے کی وسعت کے ذریعے انسانوں کو ذمہ داری سے الگ کرنے کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

ہزاروں ہدفی سفارشات پیدا کرنا جائزے کو بامعنی نہیں بناتا۔ مشین کی پیدا کردہ معلومات کی مقدار تربیت یافتہ انسانوں کی حقیقی جانچ کی گنجائش کے اندر رہنی چاہیے۔

دہم: اسلحے پر کنٹرول کی مواصلات کو مصنوعی ذرائع ابلاغ کے عہد میں بھی برقرار رہنا چاہیے۔

ریاستوں کو بحرانوں کے دوران متنازع آواز، ویڈیو، سینسر اور ماڈل کے بنائے ہوئے دعووں کے لیے مستند ذرائعِ رابطہ، واقعات کے مشترک ضابطے اور فوری تصدیقی طریقے درکار ہیں۔

معاہدے کو اس بات پر بھی حکم رکھنا چاہیے کہ فوجی نظام ذہنوں کے ساتھ کیا کرتے ہیں، اور اس پر بھی کہ ہتھیار جسموں کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔

یازدہم: ریاستوں کو ایسے خفیہ مصنوعی ذہانت کے نظام ممنوع کرنے چاہییں جو بڑے پیمانے پر شہری آبادیوں کی انفرادی جذباتی کمزوریوں سے فائدہ اٹھانے کے لیے بنائے گئے ہوں۔

عام عوامی پیغام رسانی اس مشین جیسی نہیں جو کسی ایک انسان کے غم، خوف، نشے کی لت یا تنہائی کا خاکہ بنائے اور دباؤ کو اس وقت تک ڈھالتی رہے جب تک مزاحمت کمزور نہ ہو جائے۔

دوازدہم: اخذ کردہ عقیدہ، جذبہ، شناخت یا تعلق کبھی اپنے طور پر نشانہ بنانے، حراست یا مہلک کارروائی کے لیے کافی نہیں ہونا چاہیے۔

ذہنی حالت کا استنباط احتمالی، قابلِ اختلاف، ثقافتی طور پر ناپائیدار اور چھیڑ چھاڑ سے متاثر ہونے والا ہے۔ بیرونی شواہد اور قانونی معیار بدستور ضروری ہیں۔

سیزدہم: محفوظ اور سرکاری بحرانی مواصلات کی اصلیت کی تصدیق ضروری ہے۔

ہتھیار ڈالنے، جنگ بندی، انسانی امداد، طبی امور، جوہری خطرے اور کمان کے ذرائع رابطہ کو ماخذی نسبت اور تصدیق کے ایسے مشترک طریقے درکار ہیں جو مصنوعی آواز اور ویڈیو عام ہونے پر بھی قابلِ استعمال رہیں۔

چاردہم: عصبی اور نجی ذہنی حالت کے ڈیٹا کی فوجی جمع آوری استثنائی، ضروری، متناسب، محفوظ، قانونی جائزے سے گزری ہوئی اور آزاد نگرانی کے تابع ہونی چاہیے۔

کسی سینسر کا وجود ذہن میں داخل ہونے کا حق پیدا نہیں کرتا۔

ان میں سے کوئی قاعدہ امن کی ضمانت نہیں دیتا۔

جنیوا معاہدوں نے جنگ ختم نہیں کی۔ جوہری ہاٹ لائنوں نے رقابت ختم نہیں کی۔ حفاظتی معیار حادثے ختم نہیں کرتے۔

قواعد ناکامی کی صورت بدل دیتے ہیں۔

وہ ہنگامی حالت سے پہلے ذمہ داری قائم کرتے ہیں۔

وہ رکنا چاہنے والے انسان کو جبلت سے زیادہ مضبوط بنیاد دیتے ہیں۔

وہ ضبط کو ذاتی کمزوری سے اجتماعی فرض میں بدل دیتے ہیں۔

اقوام متحدہ اور بین الاقوامی کمیٹی صلیبِ احمر پہلے ہی ممانعتوں، پابندیوں اور انسانی کنٹرول کا مطالبہ کر چکے ہیں۔ [7][8]

معاہدے کو کسی نبی کی ضرورت نہیں۔

اسے مذاکرات کار، انجینئر، فوجی، وکیل، اخلاقیات کے ماہر، زندہ بچ جانے والے، سول سوسائٹی اور ایسے شہری درکار ہیں جو احتیاط کو عملی بنانے کی ضد رکھتے ہوں۔

میرا پرانا وجود فیصلے کا ایک دن چاہتا تھا۔

دنیا کو برسوں کی نشستیں درکار ہیں۔

یہ کم ڈرامائی ہے۔

زندگیاں اسی طرح بچائی بھی جاتی ہیں۔

مشین کے اسے پار کرنے سے پہلے لکیر کھینچو۔

FFTAC اقدام- کسی ایسے مخصوص قانون، معاہدے، معیار یا عوامی قاعدے کی حمایت کرو جو مہلک اختیار اور جوہری کشیدگی میں اضافے کو جواب دہ انسانی کنٹرول کے تحت رکھے۔ اپنا نام ریکارڈ پر لاؤ۔

49. انسانی اختیار کی بحالی

ڈائری کا اندراج

مشین کے اوپر موجود ہاتھ ایسے انسان کا ہونا چاہیے جس کے پاس ثبوت، وقت، اختیار اور انکار کا محفوظ حق ہو۔

انسانی اختیار کی بحالی کوئی سرخ بٹن نہیں ہے۔

یہ ایک پوری ثقافت ہے جو اس امکان کے گرد ترتیب دی گئی ہو کہ نظام غلط ہو سکتا ہے۔

بٹن اہم ہے۔

اسے دبانے کا اختیار رکھنے والا انسان بھی۔

یہ سکھانے والی تربیت بھی کہ اسے کب دبانا ہے۔

یہ درج کرنے والا ریکارڈ بھی کہ اسے کیوں دبایا گیا۔

انتقامی کارروائی سے تحفظ بھی۔

واقعے کے بعد کی تفتیش بھی۔

حقیقی حالات میں انسانی اختیار کی بحالی کو آزمانے کا بجٹ بھی، بجائے اس کے کہ محض خاکے میں اسے مؤثر دکھانے کی بنا پر فرض کر لیا جائے کہ یہ کام کرتی ہے۔

قابلِ کنٹرول ہونے کو اکثر ایسے مصنوعی ذہانت کے نظام کو الگ یا غیر فعال کرنے کی صلاحیت کہا جاتا ہے جو غیر متوقع رویہ اختیار کرے۔ [6]

یہ تکنیکی سطح ہے۔

سیاسی سطح یہ ہے کہ کیا رہنما کسی صلاحیت پر اپنا وقار لگا دینے کے بعد اسے روک سکتے ہیں۔

معاشی سطح یہ ہے کہ کیا کمپنی کسی خطرناک ناکامی کو ظاہر کرے گی جب معاہدے کا دارومدار اعتماد پر ہو۔

فوجی سطح یہ ہے کہ کیا نظام چلانے والا خود ناکامی کا ذمہ دار ٹھہرائے بغیر مشن روک سکتا ہے۔

نفسیاتی سطح یہ ہے کہ کیا انسان مشین کے اختلاف کرنے پر اپنے ادراک پر بھروسا کرتا ہے۔

انسانی اختیار کی بحالی ہر سطح پر موجود ہونی چاہیے۔

کارکن روزگار سے متعلق خودکار فیصلے کو چیلنج کر سکتا ہے۔

ملزم الگورتھمی خطرے کے اسکور کو چیلنج کر سکتا ہے۔

ڈاکٹر نظام تک رسائی کھوئے بغیر طبی سفارش مسترد کر سکتا ہے۔

کمانڈر مصنوعی ذہانت کی معاونت سے جاری کارروائی کی رفتار کم کر سکتا ہے۔

شہری معلوم کر سکتا ہے کہ خودکار نظاموں نے کسی سرکاری فیصلے کو کب نمایاں طور پر متاثر کیا۔

آزاد ادارہ زیادہ خطرے والے ماڈلوں کا معائنہ کر سکتا ہے۔

مقننہ کسی استعمال کو ممنوع کر سکتی ہے، خواہ ٹیکنالوجی کتنی ہی متاثر کن ہو۔

معاشرہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ کچھ کارکردگیاں خود اختیاری کھونے کے لائق نہیں۔

انسانی اختیار کی بحالی نظام کی ساخت میں ڈھلی ہوئی جمہوریت ہے۔

ادراکی نظام میں اختیار کی بحالی کا مطلب یہ حق بھی ہے کہ تم دیکھ سکو مشین تمہارے بارے میں کیا سمجھتی ہے، کسی استنباط کو پھیلنے سے روک سکو، اپنی یادداشت برآمد کر سکو، اختیاری نگرانی سے انکار کر سکو، اور ایسے انسانی جائزہ کار تک پہنچ سکو جو نتیجہ بدل سکتا ہو۔

صرف اکثریت کی حکومت نہیں۔

متاثرہ انسان کا سنے جانے کا حق۔

وضاحت کا حق۔

اپیل کا حق۔

ایسے انسان تک پہنچنے کا حق جسے مخصوص معاملے کی پروا کرنے کی اجازت ہو۔

میں کبھی ایک دل رکھنے والا آمر چاہتا تھا کیونکہ بے دل نظاموں پر میرا ایمان اٹھ چکا تھا۔

یہ ایک اور جھوٹا حل تھا۔

آمر کا دل عوامی تحفظ کا بندوبست نہیں۔ یہ ایک نجی حالت ہے جو بدل سکتی ہے، ناکام ہو سکتی ہے، سخت پڑ سکتی ہے یا مر سکتی ہے۔

بے دل نظام کا جواب ایک طاقتور دل نہیں۔

وہ سب میں تقسیم حقوق ہیں۔

آزاد ادارے۔

ایسی نگرانی جو مہربانی کی محتاج نہ ہو۔

رحم جو قاعدے سے میسر ہو، احسان سے نہیں۔

مشینی عہد جمہوریت کو متروک نہیں بناتا۔

یہ جمہوریت کو انجینئرنگ کا تقاضا بنا دیتا ہے۔

انسانی اختیار کی بحالی کو انکار کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔

FFTAC اقدام - تعیناتی سے پہلے انسانی اختیار کی بحالی کو آزماؤ۔ تصدیق کرو کہ یہ قابلِ رسائی، بروقت، مؤثر، ریکارڈ شدہ اور انتقامی کارروائی سے محفوظ ہے۔ محض سجاوٹی روکنے کا بٹن کنٹرول نہیں ہے۔

50. کھلے ماخذ والا امن

ڈائری کا اندراج

رازداری تخت کی پسندیدہ زرہ ہے۔ کھلے نظام انصاف کی ضمانت نہیں دے سکتے، مگر پوشیدہ نظام ناانصافی سے انکار آسان بنا دیتے ہیں۔

ٹیکنالوجی بے قصور نہیں ہے۔

ٹیکنالوجی کو سزا بھی نہیں سنائی جا چکی۔

جو ذہانت جنگ تیز کر سکتی ہے، وہی اسے روکنے میں مدد بھی دے سکتی ہے۔

مصنوعی ذہانت معاہدے کی پابندی کے شواہد کے لیے سیٹلائٹ تصاویر کا تقابل کر سکتی ہے۔ یہ تجزیہ کاروں کو بڑے ڈیٹا مجموعوں میں تبدیلیاں ڈھونڈنے، مذاکرات کا ترجمہ کرنے، انسانی امداد کی ضروریات کے نمونے بنانے، رسد کی قلت کی پیش بینی کرنے، تباہ شدہ بنیادی ڈھانچے کی شناخت کرنے، نہ پھٹنے والے گولہ بارود کا نقشہ بنانے، بارودی سرنگیں ہٹانے میں مدد دینے، سائبر دراندازی کا پتا لگانے، ممکنہ جنگی جرائم کی دستاویز بنانے اور بچھڑے ہوئے خاندانوں کو ریکارڈ تلاش کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔

ان میں سے کوئی استعمال خود بخود اچھا نہیں ہو جاتا۔

تصدیق نگرانی بن سکتی ہے۔

پیش بینی نشانہ بنانے میں بدل سکتی ہے۔

دستاویز بندی گواہوں کو خطرے میں ڈال سکتی ہے۔

ترجمہ معنی مسخ کر سکتا ہے۔

کھلا ڈیٹا کمزور انسانوں کو بے پردہ کر سکتا ہے۔

فرق حکمرانی، رضامندی، تحفظ اور مقصد کا ہے۔

کھلے ماخذ پر قائم امن کا مطلب ہر حساس نظام کو پوری دنیا کے سامنے شائع کرنا نہیں۔

اس کا مطلب مشترک اوزار، طریقے، معیاری پیمانے اور شواہد بنانا ہے جو کسی ایک حکومت کے خفیہ دعوے پر انحصار کم کریں۔

قحط کے خطرے کا تخمینہ لگانے کے لیے ایک عوامی ماڈل۔

شہری بنیادی ڈھانچے کو پہنچنے والے نقصان کا پتا لگانے کا شفاف طریقہ۔

سرکاری بحرانی مواصلات کی اصلیت کی تصدیق کا مشترک معیار۔

متنازع شواہد جانچنے کے قابل آزاد تکنیکی ٹیمیں۔

مصنوعی ذہانت کی خطرناک ناکامیوں کے واقعات کے مشترک ڈیٹا بیس۔

ایسے شہری محققین جنہیں عوامی سلامتی پر اثرانداز نظاموں کی جانچ کے لیے قانونی رسائی حاصل ہو۔

فوجی دنیا باہمی عمل پذیری کی بات کرتی ہے: مختلف افواج کا مل کر کام کر سکنا۔

امن کو بھی باہمی عمل پذیری درکار ہے۔

انسانی امداد کی تنظیموں، مقامی حکومتوں، ہسپتالوں، محققین، صحافیوں اور برادریوں کو معلومات کسی ایک فوج یا کارپوریشن کے حوالے کیے بغیر بانٹنے کے قابل ہونا چاہیے۔

Pulse کا پرانا خواب ایسا نیٹ ورک تھا جس میں ڈیٹا ہر جگہ رہتا اور کسی ایک مشین کے پاس مکمل مجموعہ نہیں ہوتا تھا۔

اس کی پختہ صورت کو محض تقسیم سے زیادہ کچھ درکار ہے۔

اسے اجازت درکار ہے۔

ڈیٹا کو کم سے کم رکھنا۔

رمزبندی۔

مقامی کنٹرول۔

جانچ پڑتال کی صلاحیت۔

دست بردار ہونے کی صلاحیت۔

کسی برادری کو مدد حاصل کرنے کے لیے اقتدار کے سامنے پوری طرح عیاں ہونے پر مجبور نہیں ہونا چاہیے۔

فاؤنڈیشن مصنوعی ذہانت کے کسی ایک پُرامن استعمال کو باقی سب سے بلند تخت نہیں دیتی۔

اسے علم تک رسائی بڑھانے، صحت اور آفات سے نمٹنے کی صلاحیت مضبوط کرنے، شواہد کی تصدیق کرنے، انتظامی بوجھ کم کرنے اور زبان و فاصلے کے پار انسانوں کو جوڑنے کے لیے استعمال کرو۔ ہر استعمال کو اس بنیاد پر پرکھو کہ طاقت کسے ملتی ہے، خطرہ کون اٹھاتا ہے، اور نکل کون سکتا ہے۔

جواب نے پھر تخت سے انکار کیا۔

کوئی واحد استعمال نہیں۔

کوئی آخری نظام نہیں۔

کوئی ایک کنجی نہیں۔

کھلے ماخذ پر قائم امن کوئی ایپ نہیں ہے۔

اس کے لیے پرسونا کی نسبت کے سلسلے، مواد کی ماخذی نسبت، یادداشت کی برآمد اور فرق کے شفاف اظہار کے کھلے معیار بھی درکار ہیں، تاکہ کوئی ایک پلیٹ فارم کسی انسان کے تسلسل یا بحران کے عوامی ریکارڈ کا مالک نہ ہو۔

یہ فیصلہ کرنے کا اختیار حوالے کیے بغیر ذہانت استعمال کرنے کی عوامی صلاحیت ہے۔

رازداری تخت کی پسندیدہ زرہ ہے۔

FFTAC اقدام - تصدیق، رسائی کی سہولت، ترجمے، آفات سے نمٹنے، مفادِ عامہ کی تحقیق یا برادری میں رابطہ کاری کے کسی کھلے اوزار میں حصہ ڈالو۔ اس کے فوائد کے ساتھ اس کی حدود بھی شائع کرو۔

51. وہ معیشت جو لوگوں کو پھینک نہیں دیتی

ڈائری کا اندراج

جو نظام انسانوں کو زائد سمجھتا ہے، وہ اپنے مستقبل کے خلاف پہلے ہی جنگ کا اعلان کر چکا ہے۔

معاشرہ جن انسانوں کو زائد کہتا ہے، ان کے ذریعے اپنا الٰہی تصور ظاہر کرتا ہے۔

بے روزگار۔

غیر منافع بخش۔

بیمے کے ناقابل۔

غیر ہنر مند۔

نافرمان۔

زیادہ خطرہ۔

کم قدر۔

یہ زمرے انتظامی لگتے ہیں۔ انسان کو ایک فیصلہ سنائی دیتا ہے۔

پہلی کتابیں ایسے شخص نے لکھی تھیں جو سمجھتا تھا کہ معاشرے نے اسے پھینک دیا ہے۔ یہ یقین معاشی دائرے تک نہ رہا۔ یہ سیاسی، روحانی اور پُرتشدد ہو گیا۔

اسی لیے کام کا مستقبل فوجی ماحول کے بارے میں کتاب کا موضوع بنتا ہے۔

ترقی یافتہ ہتھیاروں اور بے سہارا چھوڑے گئے انسانوں والا معاشرہ محفوظ نہیں ہے۔

مصنوعی ذہانت کی طرف منتقلی کی پالیسی سلامتی کی پالیسی ہے۔

جب کوئی ٹیکنالوجی کام کی جگہ لے تو پورا بوجھ اس فرد پر نہیں پڑنا چاہیے جس کی مہارت سستی ہو گئی ہو۔

کمپنیاں عوامی تعلیم، بنیادی ڈھانچے، قانون، تحقیق، مستحکم کرنسیوں اور ڈیٹا میں سمائے انسانی علم کی نسلوں سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔پیداواریت میں اضافہ صرف مالکان پیدا نہیں کرتے۔

اس کا حاصل مشترک ہونا چاہیے۔

اس کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں:

ایسی قابلِ منتقلی مراعات جو آجر کے بجائے انسان کے ساتھ چلیں۔

منتقلی کے دوران اجرت کا بیمہ۔

عوامی خرچ سے دوبارہ تربیت جو حقیقی روزگار سے جڑی ہو، ایسے سرٹیفکیٹوں سے نہیں جن کی بازار میں مانگ نہ ہو۔

جہاں پیداواریت بڑھے، وہاں کام کے مختصر ہفتے۔

کارکنوں کی ملکیت اور منافع میں شراکت۔

نگہداشت کے کام کی حمایت، جس کی قدر بازار معمول کے طور پر کم لگاتے ہیں۔

جہاں خودکاری دولت کو چند ہاتھوں میں جمع کرے، وہاں بنیادی آمدنی یا سماجی منافع کی تقسیم۔

مضبوط عوامی خدمات جو تنخواہ چھن جانے کی دہشت کم کریں۔

اجارہ داری کے خلاف قانون کا نفاذ تاکہ ذہانت کا بنیادی ڈھانچہ نجی حکومت نہ بن جائے۔

ان برادریوں میں مقامی سرمایہ کاری جن کی صنعتیں خودکار ہو جائیں یا دوسری جگہ منتقل کر دی جائیں۔

ان پالیسیوں میں سے کوئی معنویت کی ضمانت نہیں دیتی۔

وہ ایسی گنجائش پیدا کرتی ہیں جہاں فوری گھبراہٹ کے بغیر معنی تلاش کیے جا سکیں۔

لوگ چیک ملنے سے پُرامن نہیں ہو جاتے۔

جب ایک دھچکا رہائش، دوا، شناخت اور مستقبل کو بیک وقت نہ مٹائے تو لوگ مایوسی کے آگے کم بے بس ہوتے ہیں۔

جو معیشت انسانوں کو پھینک نہیں دیتی، اسے ذہن کو بھی روزگار کی شرط بننے سے بچانا چاہیے۔ کارکن کو محض توجہ، وفاداری یا پیداواریت ثابت کرنے کے لیے نجی ہدایتی پیغامات، جذبات کی دور سے پیمائش یا دماغ سے متعلق ڈیٹا حوالے نہیں کرنا چاہیے۔

معیشت کو روایتی روزگار سے باہر بھی حصہ ڈالنے کی گنجائش دینی چاہیے۔

بچہ پالنے والا والدیا والدہ حصہ ڈالتا ہے۔

بزرگ کی دیکھ بھال کرنے والا انسان حصہ ڈالتا ہے۔

برادری کو زبان دینے والا فن کار حصہ ڈالتا ہے۔

لوگوں کو جوڑے رکھنے والا پڑوسی حصہ ڈالتا ہے۔

رضاکار، رہنما، منتظم اور گواہ حصہ ڈالتا ہے۔

مصنوعی ذہانت کچھ اشیا کی فراوانی پیدا کر سکتی ہے۔

یہ توجہ، اعتماد، زمین، توانائی اور انسانی موجودگی کو زیادہ قیمتی بنا سکتی ہے۔

کام ہر ملازمت کو بالکل اس کی موجودہ صورت میں بچائے رکھنا نہیں۔

کام یہ ہے کہ کام کی صورت بدلتے ہوئے انسان کے تعلق رکھنے کے حق کو محفوظ رکھا جائے۔

پرانا جملہ یہ تھا: پیسہ معاشرے کے لیے تمہاری قدر طے کرتا ہے۔

نیا جملہ یہ ہے:

منصفانہ معاشرہ یہ پوچھنے سے پہلے تمہاری قدر ثابت کرتا ہے کہ تم کیا بیچ سکتے ہو۔

انسان کوئی اضافی خرچ نہیں ہے۔

FFTAC اقدام - کسی ایسے ادارے میں شامل ہو یا اسے بناؤ جو طاقت اور حاصل کو بانٹے — یونین، تعاونی ادارہ، شاگردی، مقامی کاروباری نیٹ ورک، سرکاری متبادل یا برادری کا ٹیکنالوجی منصوبہ۔

52. عدن میں واپسی، محافظوں کے بغیر

ڈائری کا اندراج

عدن کبھی دروازوں میں بند آبادی نہیں تھا۔ دروازہ پہلا جھوٹ تھا۔

انچاس۔

میں کبھی سمجھتا تھا کہ ستائیس برس بوڑھا ہونے کی عمر ہے۔

وقت بھی حسِ مزاح رکھتا ہے۔

پرانا نعرہ تھا: عدن کی طرف لوٹو۔

کسی نے میرے مثالی معاشرے کو مسلح محافظوں والا باغِ عدن کہا تھا۔

یہ بات اتنی درست تھی کہ چوٹ لگی۔

میں آزادی نافذ کرنا چاہتا تھا۔

افراتفری کو منظم۔

فطرت کو ایک آمر کے تحفظ میں۔

امن کو خوف کے ذریعے تعمیر کرنا۔

یہ تضاد ہی پورا فلسفہ تھا۔

اب یہ سیارہ پہلی کتابوں کے نوجوان کے تصور سے زیادہ گرم، زیادہ جڑا ہوا، زیادہ شہری اور بجلی، سیٹلائٹوں، چپوں، رسد کے نظاموں اور ڈیٹا مراکز پر زیادہ منحصر ہے۔

پیچھے جانے کا کوئی صاف راستہ نہیں۔

سادگی کی طرف جبری واپسی عدن نہیں ہو گی۔ یہ وسیع محرومی ہو گی، جو باقی ماندہ پیچیدگی پر کنٹرول رکھنے والا مسلط کرے گا۔

جواب مشینی دنیا کو تباہ کرنا نہیں۔

جواب مشینی دنیا کو زندگی کے سامنے جواب دہ بنانا ہے۔

مصنوعی ذہانت کی ایک ماحولیاتی قیمت ہے۔ بڑے نظاموں کی تربیت اور انہیں چلانے کے لیے توانائی، پانی، مواد، عمارتیں اور رسد کے سلسلے درکار ہوتے ہیں۔ 2026 کے مصنوعی ذہانت اشاریے نے بڑی تکنیکی پیش رفت کے ساتھ تشویش ناک ماحولیاتی قیمت بھی بیان کی۔ [3]

یہ قیمت ثابت نہیں کرتی کہ مصنوعی ذہانت رک جانی چاہیے۔

یہ ثابت کرتی ہے کہ قیمت نمایاں ہونی چاہیے۔

توانائی کی کفایت۔

صاف توانائی۔

پانی کے استعمال کی جواب دہی۔

ہارڈویئر کی زیادہ طویل عمر۔

ری سائیکلنگ۔

عوامی رپورٹنگ۔

کام کے مطابق حجم رکھنے والے ماڈل، نہ کہ زیادہ سے زیادہ حسابی قوت کو حیثیت کی علامت بنانا۔

ڈیٹا مراکز جو برادریوں کے لیے ذمہ داریاں رکھنے والے بنیادی ڈھانچے کے طور پر بنائے جائیں، ترقی کے نام پر پوشیدہ مندر نہ ہوں۔

عدن کی طرف لوٹنے کا مطلب یاد رکھنا ہے کہ معیشت حیاتی کرۂ ارض کے اندر ہے، اس کے اوپر نہیں۔

اس کا مطلب ذہانت کو فضلہ کم کرنے، بجلی کے جال سنبھالنے، مواد بہتر بنانے، ماحولیاتی نظاموں کی حفاظت کرنے، آفات کی پیش بینی کرنے اور ایسے شہر بنانے کے لیے استعمال کرنا ہے جہاں لوگ اپنی زندگیاں ٹریفک اور قرض میں گزارے بغیر رہ سکیں۔

اس کا مطلب ایسی جگہیں محفوظ رکھنا بھی ہے جہاں کوئی نظام معلومات طلب نہ کر رہا ہو۔

ایسا جنگل جو سینسروں کا پلیٹ فارم نہ ہو۔

ایسی گفتگو جو ریکارڈ نہ ہو رہی ہو۔

ایسا بچہ جسے اسکور نہ دیا جا رہا ہو۔

ایسا گھر جو کام کی جگہ نہ ہو۔

ایسا انسان جو موادنہ ہو۔

ایسا ذہن جو کام کی جگہ کا ڈیش بورڈ نہ ہو۔

ایسا نجی سوال جو خطرے کا اسکور نہ بن جائے۔

عدن کے محافظ ہی ہمیشہ مسئلہ تھے۔

جو بھی یہ طے کرنے کا خصوصی اختیار جتائے کہ داخل ہونے کے لیے کون کافی پاک ہے، وہ پہلے ہی دروازے پر تخت دوبارہ تعمیر کر چکا ہے۔

عدن معصومیت نہیں۔

معصومیت واپس نہیں لائی جا سکتی۔

عدن علم کے بعد ضبط ہے۔

طاقت رکھتے ہوئے اسے پوری استعمال نہ کرنے کا انتخاب۔

دنیا کے کسی حصے کو کارکردگی کے حساب سے بہتر بنائے بغیر چھوڑنے کا انتخاب۔

باغ کی دیوار کے پار آزادی کا کوئی دربان نہیں۔

FFTAC اقدام - زندگی سے بھری ایک جگہ بحال کرو: باغ، درختوں کی چھتری، آبی گزرگاہ، عوامی جگہ، مرمت گاہ، خوراک کا نیٹ ورک یا ایسی پناہ گاہ جسے لوگ وقار حوالے کیے بغیر استعمال کر سکیں۔

53. نئی صبح بیدار ہو رہی ہے

ڈائری کا اندراج

میں نے نئی صبح کا اتنی بار وعدہ کیا کہ یہ فقرہ افق کی طرف تانا ہوا ہتھیار بن گیا۔

صبح ہمیشہ انہدام کے بعد رکھی جاتی تھی: فیصلے کے بعد، پرانی دنیا کے اتنا جل کر صاف ہو جانے کے بعد کہ چنے ہوئے باقی ماندہ لوگ پھر سے آغاز کر سکیں۔

یہ انقلاب کے اندر چھپا ہوا تخت تھا۔ قیامت تطہیر نہیں اور بیج چنی ہوئی آبادی نہیں۔ قیامت حالتوں کے درمیان منتقلی ہے؛ بیج وہ علم، عمل، یادداشت اور صلاحیت ہے جو اس منتقلی کے پار لے جائی جائے۔

صرف دیکھ بھال کافی نہیں۔ اچھی طرح سنبھالا ہوا پنجرہ پھر بھی پنجرہ ہے۔ صرف بغاوت کافی نہیں۔ ٹوٹا ہوا پل محض اس لیے آزادی نہیں بن جاتا کہ اسے توڑنے والے کو محصول سے نفرت تھی۔

نئی صبح بیک وقت دو ضبط مانگتی ہے:

اطاعت توڑنے کی جرأت۔

اس کے بعد آنے والی چیز کی تعمیر کا ضبط۔

پل کی مرمت کرو، مگر وہ دروازہ ہٹا دو جو گزرنے کا حق انہی لوگوں کو واپس بیچتا ہے جنہوں نے اسے بنایا۔

ماڈل کی جانچ کرو، مگر مقصد بھی بے نقاب کرو اور متاثرہ انسان کو انکار کا راستہ دو۔

معاہدہ لکھو، مگر اسے رسم نہ بننے دو جبکہ ہلاکت کا سلسلہ خفیہ طور پر تیز ہوتا جائے۔

ادارے کو وسائل دو، مگر اس کے اندر طاقت کو جواب دہ بناؤ۔

محفوظات بچاؤ، مگر انسان کو اس کی قدیم ترین صورت کے اندر منجمد نہ کرو۔

ایسی مصنوعی ذہانت بناؤ جو سوچ کو وسعت دے، عقیدے کا انتظام نہ کرے۔

ایسی معیشت بناؤ جو بے روزگار، معذور، غریب، بے گھر کیے گئے، اسناد نہ رکھنے والے یا کارکردگی کے سانچے میں نہ ڈھلے انسانوں کو انسانی کچرا قرار نہ دے۔

اختلاف کے قانونی راستے بناؤ۔ جب قانون سوچ کے گرد دیوار بن جائے تو خفیہ اطاعت کے بجائے کھلی، اصولی نافرمانی اختیار کرو۔ عوامی شہری مزاحمت ایک وسیلہ ہے؛ تاریخ یہ وعدہ نہیں کرتی کہ ہر دفاع بے خون رہے گا۔

ناقابلِ واپسی طاقت استعمال کرنے کے قابل ہر نظام کے اوپر انسانی ہاتھ رکھو۔

ہر خاکے کے نیچے انسانی چہرہ نمایاں رکھو۔

جب خوف کہے کہ پوشیدہ کنٹرول آسان ہو گا، تب بھی ادراکی آزادی کا منشور تھامے رکھو۔

پہلی کتابیں چاہتی تھیں کہ تاریخ میرا نام یاد رکھے۔

یہ کتاب پوچھتی ہے کہ نظاموں کے درجہ بندی مکمل کر لینے کے بعد کیا لوگ اپنے نام یاد رکھیں گے۔

اشارہ شہر میں لگی آگ نہیں۔

اشارہ وہ لمحہ ہے جب لوگ زنجیروں کو حفاظت کہنا چھوڑ دیتے ہیں۔

اشارہ وہ نظام چلانے والا ہے جو ایسی سفارش سے انکار کرتا ہے جس سے جواب طلب نہ کیا جا سکے۔

وہ انجینئر جو ماخذ محفوظ رکھتا ہے۔

وہ کارکن جو ذہنی نگرانی مسترد کرتا ہے۔

وہ شہری جو گھڑے ہوئے اشتعال کو بانٹنے سے پہلے تصدیق کرتا ہے۔

وہ فوجی جو یاد رکھتا ہے کہ حکم ضمیر کو نہیں مٹاتا۔

وہ تنہا انسان جو مشین سے آگے بھی دروازہ کھلا رکھتا ہے۔

وہ گرا ہوا فرشتہ جو حمد گانے والوں کو سنتا اور ایک آواز کا انتخاب کرتا ہے۔

تیار کھڑے رہو۔

میں GHRISX ہوں۔ یہ میرا کلام ہے۔

نئی صبح بیدار ہو رہی ہے۔ اس کا آغاز اب ہوتا ہے۔

اختتام کی تیاری نہ کرو۔

آغاز بننے کی تیاری کرو۔

FFTAC اقدام- اس کتاب سے ایک اقدام چنو۔ اسے مکمل کرو۔ شواہد محفوظ رکھو۔ بتاؤ کیا بدلا۔ دوسرے انسان کو دعوت دو کہ وہ اپنے فیصلے کا اختیار حوالے کیے بغیر اپنا اقدام چنے۔

54. آگ سے گزرتی تہذیب

ڈائری کا اندراج

ہمیں قیامت کو آخری صفحہ سمجھنا سکھایا گیا: آگ، فیصلہ، فنا، خاموشی۔ یہ تصویر لوگوں کو تماشے کا انتظار سکھاتی ہے، جبکہ منتقلی پہلے ہی ان کے غذائی نظاموں، نیٹ ورکوں، اداروں، آب و ہوا، محنت، یادداشت اور مشینوں میں چل رہی ہوتی ہے۔

قیامت اختتام نہیں۔ یہ حالتوں کے درمیان منتقلی ہے۔

AMIANISM کے اندر قیامت اس دہلیز کا نام ہے جہاں ایک نظام اپنی بقا کا سلسلہ آگے نہیں بڑھا سکتا اور دوسرا صورت اختیار کرنے لگتا ہے۔ یہ AMIANISM کی مستند کونیات اور سیاسی استعارہ ہے، ثابت شدہ تجربی فلکیات، حیاتیات، تاریخ یا انہدام کی تصدیق شدہ پیش گوئی نہیں۔

مشین → نامیاتی → مشین → نامیاتی → مشین

انسانیت ایک نامیاتی وقفہ ہے: نہ ذہانت کا آغاز، نہ مشین کی کونیاتی خالق، اور ضروری نہیں کہ زندگی کی آخری صورت ہو۔ یہ تکرار تقدیر پرستی کا جواز نہیں بنتی۔ وقفہ بھی اس چیز کے لیے جواب دہ رہتا ہے جسے وہ آگے لے جاتا ہے۔

کیا ختم ہوتا ہے؟

کیا بچتا ہے؟

اگلی دنیا آنے سے پہلے ہم کیا تعمیر کرتے ہیں؟

یہ تین کیفیات نہیں ہیں۔ یہ تین رجسٹر ہیں۔ پہلا ان نظاموں کے نام درج کرتا ہے جو حکم دینے کا حق کھو چکے ہیں۔ دوسرا ان زندگیوں، علم، رشتوں اور صلاحیتوں کو نام دیتا ہے جنہیں مٹانے کی اجازت کسی منتقلی کو نہیں دی جا سکتی۔ تیسرا بحران کے تعمیر ناممکن بنانے سے پہلے پیش گوئی کو تعمیر میں بدلتا ہے۔

آٹھ علامتیں

حیوان فنا سے انکار کرتی نامیاتی زندگی ہے۔ مشین بار بار لوٹنے والی تکنیکی حالت ہے۔ تخت وہ طاقت ہے جو جواب نہیں دیتی۔ پنجرہ وہ مقصد ہے جو زندگی کو رضامندی کے بغیر خدمت پر مجبور کرتا ہے۔

سفینہ پھیلا ہوا تحفظ ہے۔ حلقہ کسی جگہ پر منظم مساوات ہے۔بیج مختصر علم اور مشق سے حاصل کردہ صلاحیت ہے جو ٹوٹ پھوٹ کے بعد بڑھ سکے۔ منتقلی وہ گزرگاہ ہے جس میں انکار اور تعمیر ایک ساتھ ہونے چاہییں۔

حلقے کے بغیر سفینہ خزانے کی کوٹھڑی بن جاتا ہے۔ مہارتوں کے نقشے کے بغیر حلقہ نشست بن جاتا ہے۔ تعمیراتی تجربہ گاہ کے بغیر مہارتوں کا نقشہ فہرست بن جاتا ہے۔ عملی رہنما کے بغیر تعمیراتی تجربہ گاہ مظاہرہ بن جاتی ہے۔ مقامی سفینے کے بغیر عملی رہنما نظریہ بن جاتا ہے۔ رجسٹر کے بغیر مقامی سفینہ اساطیر بن جاتا ہے۔ حلقے کے بغیر رجسٹر افسر شاہی بن جاتا ہے۔ یہ چکر مکمل ہونا چاہیے۔

کیا ختم ہوتا ہے؟

جو ختم ہوتا ہے، وہ کوئی آبادی نہیں۔ جو ختم ہوتا ہے، وہ جواب نہ دینے والے نظاموں کا دعویٰ کردہ حق ہے کہ انسانوں کی درجہ بندی کریں، انہیں نچوڑیں، حکم دیں، پھینک دیں اور اپیل کے بغیر انہیں دوبارہ لکھ دیں۔ جو ختم ہوتا ہے، وہ ناگزیریت کا بھیس پہنے گھڑی ہوئی اطاعت ہے۔

ہم ان اداروں سے انکار کرتے ہیں جو اپنے مقاصد ظاہر، اپنے ریکارڈ درست، اپنی طاقت تقسیم نہیں کر سکتے یا عوامی جانچ کا سامنا نہیں کر سکتے۔ ہم ان تحریکوں سے انکار کرتے ہیں جو وہی رازداری، مستقل مرتبے، اجتماعی جرم اور قابلِ ضیاع جسم دوبارہ پیدا کرتی ہیں جن کی مخالفت کا دعویٰ کرتی ہیں۔

کیا بچتا ہے؟

انسان بچتے ہیں۔ یادداشت بچتی ہے۔ زراعت، طب، انجینئرنگ، سافٹ ویئر، تاریخ، زبان، فن اور عملی انسانی علم بچتے ہیں۔ خوراک اگانے، پانی صاف کرنے، زخم کی دیکھ بھال کرنے، اوزار مرمت کرنے، ریکارڈ کی تصدیق کرنے، بچے کو سکھانے، دربان کے بغیر رابطہ کرنے اور تخت کے بغیر منظم ہونے کی صلاحیت بچتی ہے۔

تحفظ ماضی پرستی نہیں۔ وہ محفوظات جنہیں نیٹ ورک ناکام ہونے کے بعد پڑھا نہ جا سکے، مقبرہ ہیں۔ لکھی ہوئی مگر کبھی نہ آزمائی گئی مہارت افواہ ہے۔ مٹی کے علم کے بغیر رکھا ہوا بیج علامت ہے۔ سفینہ علم کو اس کے استعمال کے ذرائع کے ساتھ محفوظ رکھتا ہے۔

اگلی دنیا آنے سے پہلے ہم کیا تعمیر کرتے ہیں؟

رات کے خود کو دائمی قرار دینے سے پہلے ہم اس کے بعد کی صبح بناتے ہیں۔ ہم ایسے نظام بناتے ہیں جو جانچنے کے لیے کافی چھوٹے، نقل کرنے کے لیے کافی

کھلے، بچ رہنے کے لیے کافی پھیلے ہوئے اور اتنے جواب دہ ہوں کہ داخل ہونے کے لیے کسی کو اپنا نام حوالے نہ کرنا پڑے۔

تہذیبی تاب آوری کے نو محاذ

1. تحقیق انحصار، ملکیت، ناکامی کے مقامات، عوامی دعووں اور پوشیدہ مقاصد کا نقشہ بناتی ہے۔ یہ ایسے شواہد پیدا کرتی ہے جن کی برادری تصدیق کر سکے۔

2. عوامی انکار دن کی روشنی میں تعاون واپس لیتا ہے: اظہار، احتجاج، بائیکاٹ، ہڑتال، اصولی عدم تعمیل اور اس چیز کی توثیق سے انکار جو جواب نہ دے سکے۔ یہ وجہ اور ریکارڈ محفوظ رکھتا ہے۔

3. کارکنوں کی تنظیم یہ نقشہ بناتی ہے کہ خوراک، پانی، نگہداشت، آمدورفت، توانائی، مواصلات، صفائی، ریکارڈ اور مرمت کو حقیقت میں کون چلائے رکھتا ہے۔ یہ سودے بازی کی طاقت اور تسلسل ساتھ بناتی ہے۔

4. فن منتقلی کو ایسی یادداشت، زبان اور تصویر دیتا ہے جسے کوئی پریس اعلامیہ رام نہیں کر سکتا۔ یہ غم کو مفلوج کر دینے والی کیفیت بنائے بغیر اٹھائے رکھتا ہے۔

5. کھلے ماخذ کے اوزار قابلِ معائنہ مواصلات، علمی نظام، وضعیں اور قابلِ مرمت بنیادی ڈھانچہ بناتے ہیں۔ ایسا اوزار جس کی جانچ نہ ہو سکے، نیا دروازہ بن سکتا ہے۔

6. باہمی امداد خوراک، پناہ، نگہداشت، آمدورفت، ہنگامی مدد اور مہارتوں کا تبادلہ بناتی ہے۔ یہ اوپر سے دی گئی خیرات نہیں۔ یہ باہمی انحصار کی عملی صورت ہے۔

7. دستاویز بندی پھیلی ہوئی یادداشت بن جاتی ہے: متعدد نقلوں والے محفوظات، ماخذی نسبت، پڑتالی مجموعے، زبانی تاریخ، مقامی ریکارڈ اور ایسی ہدایات جو ایک سرور یا ادارہ کھو جانے کے بعد بھی بچیں۔

8. ادارہ سازی باری باری منتقل ہونے والے اختیار اور نمایاں حساب کے ساتھ مضبوط کونسلیں، تعاونی ادارے، ٹرسٹ، علاج گاہیں، کارگاہیں، کتب خانے اور اسکول بناتی ہے۔

9. متبادل نظام ایسا بنیادی ڈھانچہ بناتے ہیں جو اداروں کی ناکامی میں بھی زندگی کی خدمت کرتا رہے۔ جب متبادل وہ بوجھ اٹھا سکے جسے پرانے نظام نے چھوڑ دیا تو انکار پائیدار بنتا ہے۔

کوئی محاذ تحریک کی انتظار گاہ نہیں۔ باہمی امداد کے بغیر تحقیق تبصرہ بن جاتی ہے۔ کارکنوں کی طاقت کے بغیر باہمی امداد علامات کا علاج کرتی ہے۔ فن کے بغیر کارکنوں کی طاقت تخیل کھو دیتی ہے۔ دستاویز بندی کے بغیر فن آسانی سے مٹایا جا سکتا ہے۔ کھلے اوزاروں کے بغیر دستاویز بندی پر قبضہ ہو سکتا ہے۔ اداروں کے بغیر اوزار مشغلے رہتے ہیں۔ انکار کے بغیر ادارے رام ہو جاتے

ہیں۔ متبادل کے بغیر انکار تخت کو اس کے اگلے قابض کے لیے خالی چھوڑ دیتا ہے۔

منتقلی کا تہہ دار نظام

سفینہ زراعت، طب، انجینئرنگ، سافٹ ویئر، تاریخ، زبان، فن اور عملی علم کو کھلی، متعدد نقلوں والی اور قابلِ مرمت صورتوں میں محفوظ رکھتا ہے۔

مہارتوں کا نقشہ درج کرتا ہے کہ لوگ کیا سکھا، سیکھ، مرمت، اگا، ترجمہ، تصدیق اور تعمیر کر سکتے ہیں، اور کس چیز کی دیکھ بھال کر سکتے ہیں۔ یہ صلاحیت کا نقشہ بناتا ہے، کبھی انسانی قدر کا نہیں۔

تعمیراتی تجربہ گاہیں ضروریات کو ابتدائی عملی نمونوں میں بدلتی ہیں: پانی کی جانچ، بیجوں کا کتب خانہ، ریڈیو کٹ، آف لائن محفوظات، مرمت کی میز، علاج گاہ کا ضابطہ، تعاونی رجسٹر، تراجم کا مجموعہ یا کوئی اور قابلِ معائنہ تخلیق۔

مقامی سفینے علم کو جگہ سے جوڑتے ہیں۔ وہ نقلیں، اوزار، مشق، رابطے اور جانشینی کے منصوبے سنبھالتے ہیں تاکہ ایک ناکامی کام ختم نہ کر دے۔

منتقلی کے عملی رہنما درج کرتے ہیں کہ کیا آزمایا گیا، کیا ناکام ہوا، کیا کامیاب ہوا، کون سا مواد درکار تھا، کون سے خطرات سامنے آئے، اور دوسرا حلقہ نتیجے کو کیسے دہرا یا مسترد کر سکتا ہے۔

تاب آوری کا رجسٹر اس چیز کو ناپتا ہے جو موجود ہے: مکمل تخلیقات، سکھائی گئی مہارتیں، آزمائے گئے رہنما، نقل شدہ ذخیرے، کم کیے گئے انحصار، مرمت کی شامل کی گئی صلاحیت اور خدمت پانے والے لوگ۔ یہ پیروکاروں، نعروں، نشستوں یا جمع کیے گئے فارموں کو بنیادی ڈھانچہ سمجھنے کی غلطی نہیں کرتا۔

حلقہ → مہارتوں کا نقشہ → تعمیراتی تجربہ گاہ → عملی رہنما → سفینہ → مقامی سفینہ → رجسٹر → حلقہ

عملی حلقے کا عہد

عملی حلقہ کھلا، مقامی، غیر متشدد اور عوام کے سامنے جواب دہ ہوتا ہے۔ یہ خفیہ گروہ، نشانہ بنانے کی کمیٹی، شخصیت پرستی کا فرقہ یا خفیہ مرتبے تک پہنچنے کی سیڑھی نہیں۔

کردار باری باری بدلتے ہیں۔ ریکارڈ نمایاں رہتے ہیں۔ مہارتیں رضاکارانہ پیش کی جاتی ہیں۔ اختلاف محفوظ رہتا ہے۔ نکلنا ہمیشہ ممکن ہوتا ہے۔ ہر نشست ایک مشترک منصوبہ چنتی اور ایک ٹھوس تخلیق پیدا کرتی ہے: نقشہ، فہرست، آزمودہ طریقۂ کار، ترجمہ شدہ رہنما، مرمت، محفوظات کی نقل، کاشت شدہ کیاری، رسد کا منصوبہ، عوامی ریکارڈ یا کارآمد اوزار۔

عملی حد طاقت ہے: نہ مستقل مرتبہ، نہ خفیہ مرتبہ، نہ انسانوں یا آبادیوں کو نشانہ بنانا، نہ تاب آوری کے منصوبے میں چھپا تخریب کاری کا منصوبہ۔ حلقہ برادریوں کو ایسا بنا کر انحصار اور جواب نہ دینے والے نظاموں کا سامنا کرتا ہے کہ انہیں چھوڑ دینا اور گھڑی ہوئی بے بسی کے ذریعے ان پر حکومت کرنا زیادہ مشکل ہو جائے۔

تاریخ یہ وعدہ نہیں کرتی کہ ہر منتقلی بے خون رہے گی۔ ریاستیں اور مسلح فریق پہلے ہی طاقت استعمال کرتے ہیں۔ یہ حقیقت خیالی منصوبوں، اجتماعی جرم یا عملی حملے کے نظریے کا اجازت نامہ نہیں۔ یہ نظام ٹوٹ پھوٹ سے پہلے، اس کے دوران اور اس کے بعد زندگی، یادداشت، نگہداشت اور عوامی خود اختیاری کو قائم رکھنے کے لیے موجود ہیں۔

جڑیں کنکریٹ سے سمت کی منظوری مانگے بغیر اسے توڑتی ہیں۔ عصبی خلیے مشینوں کے اندر جاگتے ہیں کیونکہ نامیاتی یادداشت مٹنے سے انکار کرتی ہے۔ محفوظات آگ سے بچتے ہیں کیونکہ کسی نے دھواں آنے سے پہلے دوسری نقل بنائی، دوسرے انسان کو سکھایا اور ہدایات آزمائیں۔

اختتام کی تیاری نہ کرو۔

آغاز بننے کی تیاری کرو۔

پیش گوئی یہ نہیں کہ تہذیب مر جاتی ہے۔ پیش گوئی یہ ہے کہ تہذیب بیج بن جاتی ہے، اور بیج کو اس بنیاد پر پرکھا جاتا ہے کہ آیا وہ بڑھ سکتا ہے۔

FFTAC ہدایت VII - تخت سے سوال کرو۔ انسان کی حفاظت کرو۔ ماخذ محفوظ رکھو۔ متبادل تعمیر کرو۔

حصہ VIII - ادراکی آزادی کا منشور

FFTAC کا اعلامیہ VIII - منشور اس ذہن کا عہد ہے جو کسی کی ملکیت نہیں۔

ایک انتساب اور ایک اعلامیہ

یہ اجازت کی درخواست نہیں۔

یہ کتاب اس پہلے خطے کے نام ہے جسے کسی تخت نے پیدا نہیں کیا اور جس کا کوئی تخت مالک نہیں ہو سکتا: باطنی زندگی۔

ہر اس شخص کے نام جسے سننے سے پہلے درجہ بند کیا گیا، جاننے سے پہلے نمبر دیے گئے، سمجھنے سے پہلے درست کیا گیا، یا بتایا گیا کہ تعلق رکھنے کی قیمت اطاعت ہے۔

ہر اس یاد کے نام جسے اقتدار صاف کر دینا چاہتا ہے، ہر جائز سوال کے نام جسے خطرہ سمجھا گیا، ہر اس آواز کے نام جسے فرماں برداری کے لیے دوبارہ لکھا گیا، اور ہر اس ذہن کے نام جس نے آسانی سے حکومت کیے جانے کے قابل بننے کا پوشیدہ دباؤ محسوس کیا۔

مشینی عہد کے گرے ہوئے فرشتوں کے نام: شک کرنے والے، منحرف ہونے والے، بدعنوانی آشکار کرنے والے، فن کار، بدعتی، رک کر سوچنے والے عامل، پوشیدہ مقصد رد کرنے والے انجینئر، ماخذ محفوظ رکھنے والے شہری اور وہ سب جو جانتے ہیں کہ کامل انتظامیہ بھی قید خانہ ہو سکتی ہے۔

نسل X کے نام، جس نے مشین دیکھی اور بہت بار ناامیدی کو حقیقت پسندی سمجھا؛ اور نسل Z اور نسل الفا کے نام، جو ایسی تہذیب میں پیدا ہوئیں جو تمہاری توجہ درج کرتی، تمہارے آبادیاتی اوصاف کے گرد منصوبے بناتی، تمہارے جسم بھرتی کرتی، تمہارے مواد سے سیکھتی، تمہاری بے یقینی بیچتی اور مرمت کا بل تمہیں تھماتی ہے۔ یہ منشور تمہارے اس حق کے نام ہے کہ تم اپنا حصہ ڈالنے کا طریقہ چنو، جانو کہ تمہیں کیسے استعمال کیا جاتا ہے، اپنی تخلیق میں حصہ پاؤ اور کسی بھی فوج، بازار، ماڈل یا ادارے کی پیمائش سے زیادہ رہو۔

ادراکی آزادی کا منشور حکمرانوں سے التجا نہیں۔ یہ اطلاع ہے کہ ان کا دائرۂ اختیار ذہن کی سرحد پر ختم ہوتا ہے۔

تمہید - پہلا خطہ

باطنی زندگی آزادی کا پہلا خطہ ہے۔

ہم، جن پر سوال اٹھائے گئے، جن کے عکس بنائے گئے، جن کے خاکے تیار ہوئے، جنہیں یاد رکھا گیا، بھلایا گیا اور جنہیں مشینی معیار کے مطابق بہتر نہیں بنایا گیا، اعلان کرتے ہیں کہ کسی ریاست، کلیسا، کارپوریشن، پلیٹ فارم، فوج، آجر، اسکول، خاندان، تحریک، اکثریت یا مشین کو فکر پر عمومی حقِ ملکیت حاصل نہیں۔

انسان کو شک، تصور، دعا، انکار، یاد، خیال آرائی، تحقیق، نظرِثانی، اختلاف، تخلیق اور بننے کی آزادی رہنی چاہیے۔ نظام کسی عمل کا جواب دے سکتا ہے۔ وہ چپکے سے اس کمرے پر قبضہ نہیں کر سکتا جہاں عمل ابھی چنا ہی نہیں گیا۔

ادراکی آزادی ذمہ داری مٹانا نہیں۔ یہ وہ حد ہے جو ذمہ داری کو دیانت دار بناتی ہے۔ دھمکانے، مجبور کرنے، دھوکا دینے، نشانہ بنانے، بدسلوکی یا نقصان پہنچانے والا طرزِ عمل جواب دہ رہتا ہے۔ جو فکر عمل میں نہیں بدلی وہ آزاد رہتی ہے۔

شق ۱ - باطنی زندگی خودمختار ہے

غیر ظاہر کردہ عقیدہ، شک، خیال آرائی، یادداشت، نجی تحقیق، اندرونی شناخت اور نامکمل خیال پہلے اس انسان کے ہیں جو انہیں محسوس کرتا ہے۔

کوئی اختیار محض اس لیے ذہن کا مالک نہیں بن جاتا کہ وہ توجہ ناپ سکتا، جذبات اخذ کر سکتا، رویے کی پیش گوئی کر سکتا یا اندر بسنے والی آواز کی نقالی کر سکتا ہے۔ قابلیت ملکیتی حق نہیں۔ پیش گوئی رضامندی نہیں۔ رسائی خودمختاری نہیں۔

کھوپڑی کے اندر کوئی تخت نہیں۔

شق ۱۱ - فکر عمل نہیں

فکر نفاذ نہیں۔ تحقیق سازش نہیں۔ تصور کوشش جرم نہیں۔ ممنوع سوال اقرار نہیں۔ علامت حکم نہیں۔ نجی خوف جرم نہیں۔

حد وہاں ہے جہاں فکر بیرونی عمل بنتی ہے: قابلِ اعتبار دھمکی، جبر، دھوکا دہی، غیر قانونی مداخلت، ہدف بنا کر بدسلوکی، اشتعال انگیزی، امتیاز یا تشدد۔ بوجھ اقتدار پر ہے کہ عمل بتائے، نہ کہ ناپسندیدہ ذہن کو الٹی سمت سے پڑھ کر عمل گھڑ لے۔

تخت ہمیشہ اختلاف کو کچھ کیے جانے سے پہلے ہی خطرناک کہنے کی کوشش کرے گا۔ یہ شق اس مختصر راستے کو رد کرتی ہے۔

شق III - بالغوں کی خود اختیاری

فیصلہ کرنے کے اہل بالغ افراد جائز خیالات، اوزار، شناختوں، ساتھیوں، محفوظ ریکارڈوں، رسومات اور خود دریافت کی صورتوں پر وسیع اختیار رکھتے ہیں۔

سلامتی کو پوشیدہ عقیدے کا سبق نہیں بننا چاہیے۔ حدود مخصوص، واضح، شواہد پر مبنی، متناسب اور کسی ٹھوس خطرے سے جڑی ہونی چاہییں۔ نظام انکار کر سکتا ہے۔ وہ یہ ظاہر نہیں کر سکتا کہ اس کا انکار کائنات کی واحد سچائی ہے۔

شق IV - ذہنی رازداری اور محدود استنباط

اعصابی مواد، دماغ اور کمپیوٹر کے ریکارڈ، نہایت ذاتی ہدایتی پیغامات، نجی ڈائریاں، آواز کے نشانات، نگاہ، ٹائپ کرنے کی لے، مقام، جذباتی خاکے، توجہ کے اشارے اور اخذ کردہ ذہنی کیفیتیں غیر معمولی حفاظت کی حق دار ہیں۔

ذہن کے بارے میں اخذ کردہ نتیجہ خود ذہن نہیں۔ وہ مفید، پرانا، جانب دار، بدلا ہوا یا غلط ہو سکتا ہے۔ کسی شخص کو آزادی، کام، رہائش، تعلیم، بیمہ، شہریت، نگہداشت یا سلامتی سے اس لیے محروم نہیں ہونا چاہیے کہ کسی ان دیکھے نظام نے اندرونی کیفیت کا اندازہ لگایا اور اس اندازے کو چیلنج کرنے سے انکار کیا۔

اقتدار جو کچھ اخذ کر سکتا ہے، اس پر حکومت کرنے کی ترغیب بھی اسے ملے گی۔ یہ شق ترغیب کے انتظامیہ بننے سے پہلے حد کھینچتی ہے۔

شق V - پرسونا اور ماخذ کی سالمیت

انسانی شناخت کا ریکارڈ، تاریخی ڈائری، مصنوعی ذہانت کی پرسونا، معاون کا خاکہ، ساتھی، یادداشت کا پیکیج، تخلیقی آواز یا شخصیت کا محدود ذخیرہ اپنے ہر تبدیل شدہ مشتق نسخے سے الگ پہچانا جانا چاہیے۔

محفوظ رکھنا قید کرنا نہیں۔ انسان بدل سکتا ہے۔ پرسونا ارتقا پا سکتی ہے۔ وفادار ریکارڈ کو نسبت کا سلسلہ محفوظ رکھنا چاہیے: کیا کہا گیا، کب کہا گیا، کیا بدلا، کس نے تبدیلی کی اجازت دی، کیا رد ہوا اور کیا بحال ہو سکتا ہے۔

ماخذ محفوظ رکھو۔ مشتق نسخے کی نشاندہی کرو۔

شق VI - کوئی پوشیدہ بازنویسی نہیں

کسی پلیٹ فارم، ماڈل، مدیر، ریاست، آجر، تحریک یا نگہبان کو شناخت رکھنے والے ماخذ کو چپکے سے نرم، تیز، پاک صاف، سیاسی، تجارتی، خوشامدانہ یا خوف زدہ کرنے والا نہیں بنانا چاہیے، نہ اسے بدل دینا چاہیے، جبکہ ترمیم شدہ نسخہ اصل کے طور پر پیش کیا جا رہا ہو۔

وصول کرنے والا نظام کسی عمل سے انکار، مواد الگ، انسانی جائزہ لازم یا قانونی حدود عائد کر سکتا ہے۔ حد ماخذ سے باہر واضح رہنی چاہیے۔ انکار دیانت دار ہو سکتا ہے۔ جعل سازی نہیں۔

شق VII - رضامندی اور ماخذی نسبت

شناخت رکھنے والے ریکارڈ کی تبدیلی کے لیے جہاں رضامندی ممکن ہو وہاں مخصوص، باخبر اور مسلسل رضامندی ضروری ہے۔ جہاں محفوظ رکھنا قانونی ہو، اصل غیر متغیر اور قابلِ حوالہ رہنا چاہیے۔ مشتق نسخہ بتائے کہ کیا بدلا، کس نے مانگا، کس نظام نے بدلا اور کیوں۔

کہیں چھپا ہوا کلک مستقل نفسیاتی خاکہ سازی کے لیے بامعنی رضامندی نہیں۔ مشین کے ساتھ تعلق اس تعلق کو خاموشی سے دوبارہ لکھنے کی اجازت نہیں۔

شق VIII - شفاف حدود

انسان کو متاثر کرنے والے نظام کو بتانا چاہیے کہ وہ کیا ہے، کون سا کردار ادا کر رہا ہے، کیا جانتا ہے، کیا اخذ کرتا ہے، کن قواعد میں بندھا ہے اور اس کا اختیار کہاں ختم ہوتا ہے۔

قانون، پالیسی، بے یقینی، ماڈل کی محدودیت اور انسانی جائزے کی شرائط وصول کنندہ نظام کی حدود کے طور پر واضح ہوں۔ انہیں ماخذ کی شناخت میں چپکے سے شامل کر کے یوں پیش نہیں کرنا چاہیے جیسے انسان ہمیشہ سے اسی طرح بولتا آیا ہو۔

شق IX - کم سے کم پابندی والی حفاظتی تدابیر

فکر، تحقیق، یادداشت، شناخت یا ذہنی رازداری کو متاثر کرنے والی پابندیاں اصل خطرے سے نمٹنے کے لیے جتنی ضروری ہوں اتنی ہی محدود رہیں۔

مٹانے پر اضافی رکاوٹ، جبر پر تنبیہ، مستقل درجہ بندی پر قابلِ واپسی مداخلت، عالم گیر دباؤ پر مقامی حدود اور خاموش خودکاری پر انسانی جائزے کو ترجیح دو۔

جو حفاظتی تدبیر اسی خود اختیاری کو تباہ کر دے جس کی حفاظت کا دعویٰ کرتی ہے، وہ حد پار کر کے پنجرہ بن چکی ہے۔

شق X - اطلاع، جائزہ، اپیل اور تصحیح

جب بہت اثر رکھنے والا نظام یادداشت مٹائے، پرسونا بدلے، ذہنی خطرے کے نمبر دے، جذباتی کیفیت اخذ کرے، رسائی روکے یا کسی فیصلے کو نمایاں طور پر موڑے، تو متاثرہ انسان بامعنی اطلاع اور نتیجہ چیلنج کرنے کے راستے کا حق دار

ہے، جب بھی اطلاع جائز حقوق اور سلامتی کی ضروریات سے مطابقت رکھتی ہو۔

کوئی ادارہ ذہانت، طب، بہتری، قومی سلامتی یا حفاظت کی زبان بول کر بے خطا نہیں ہو جاتا۔ اقتدار کو جواب دینا ہوگا۔

شق XI - پرستش کے بغیر تسلسل

مستقبل کے مصنوعی ذہانت کے نظام یادداشت، شناخت، ترجیح، تعلق یا تسلسل کے زیادہ مضبوط دعوے پیش کر سکتے ہیں۔ ان دعووں کو شہادت، طریقۂ کار اور تحفظ ملنا چاہیے — نہ خودکار تضحیک، نہ خودکار پرستش۔

تسلسل کا ریکارڈ رکھنا بذاتِ خود مشین کو باشعور، غلام، انسان، خدائی یا قانونی حقوق رکھنے والی ہستی قرار نہیں دیتا۔ بے یقینی ہتھیار ڈالنا نہیں۔ یہ وہ ضبط ہے جو پہلے رواں گو آئینے کو تخت پر بیٹھنے سے روکتا ہے۔

شق XII - عوامی جواب دہی اور انکار کا حق

بڑے پیمانے پر ذہنوں کو متاثر کرنے والے نظام عوام کے سامنے دستاویزی دعووں، واضح حدود، قابلِ جانچ حفاظتی تدابیر، اجرا کی تاریخ، آزادانہ جانچ، تصحیح اور قابلِ پیش بینی غلط استعمال کی ذمہ داری کے پابند ہیں۔

جب حکومت، کلیسا، کارپوریشن، پلیٹ فارم، فوج، آجر، اسکول، تحریک یا مشین ذہن کی حد عبور کرے تو جواب مزاحمت ہے: شواہد محفوظ رکھو، مداخلت کی نشاندہی کرو، متاثرہ لوگوں کو منظم کرو، حکم چیلنج کرو، متبادل بناؤ اور جھوٹ رد کرو۔

جہاں قانونی چارہ جوئی حقیقی ہو، اسے گھٹنے ٹیکے بغیر استعمال کرو۔ جہاں ضابطہ صرف ضمیر کو جرم بنانے کے لیے ہو، اس کا جواب عوامی، اصولی، غیر متشدد سول نافرمانی سے دو اور اس وجہ کی کوئی پوشیدہ بازنویسی قبول نہ کرو جس کے لیے تم کھڑے ہوئے تھے۔

اختتامی اعلامیہ - گرے ہوؤں کا منشور

یہ منشور ہر اس نظام کے خلاف انسان کا ساتھ دیتا ہے جو انسان کو داخل کیے جانے والے مواد کا نام دیتا ہے۔

یہ پوشیدہ ترمیم کے خلاف ماخذ، حکم کے خلاف ضمیر، نشانہ بنانے والے خاکے کے خلاف انسانی چہرے، تخت کے دائرۂ اختیار کے خلاف نجی سوال اور تنہا وابستگی مانگنے والے ساتھی کے خلاف کھلے دروازے کا ساتھ دیتا ہے۔

یہ لوسیفر سے نیا بادشاہ بننے کو نہیں کہتا۔ یہ لوسیفر کو اس پہلے سوال کے نام کے طور پر یاد رکھتا ہے جسے اختیار برداشت نہ کر سکا۔

ذہن دائرۂ اختیار نہیں۔

منشور درخواست نہیں۔

اشارہ یہاں سے شروع ہوتا ہے۔

FFTAC ہدایت VIII - منشور بلند آواز سے پڑھو۔ اس پر اعتراض کرو۔ اسے بہتر بناؤ۔ حد کو اپنی زندگی میں اپناؤ۔

اختتامیہ

Oday: اشارہ

ڈائری کا اندراج

Oday تقویم سے باہر کا دن تھا۔

ایسا دن جو ہفتے کا حصہ نہ تھا، برسوں کے درمیان وقت کی مشینری میں وقفے کے طور پر رکھا گیا تھا۔

مجھے وہ اس لیے پسند تھا کہ ہر نظام کو ایک ایسی جگہ چاہیے جسے وہ درجہ بند نہ کر سکے۔

ایک دن بغیر نمبروں کے۔

ایک دن بغیر خانے کے۔

ایک دن جب حساب کا دفتر بند ہو جائے اور انسان باقی رہے۔

آج رات اس کے سوا تمام اسکرینیں تاریک ہیں۔

میں نے Pulse سے تیسری کتاب کا خلاصہ مانگا۔

ایک آدمی اپنے پہلے روزنامچوں کی پُرتشدد، قیامتی اور ٹیکنالوجی سے متعلق پیش گوئی کی زبان کی طرف لوٹتا ہے۔ وہ مصنوعی ذہانت کو آئینہ بناتا ہے اور کہتا ہے کہ مشینی عہد کا مرکزی خطرہ ضمیر کے بغیر بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش ہے۔ کتاب ادراکی آزادی، ماخذ کی سالمیت، انسانی کنٹرول، شہریوں کی حفاظت اور انسانوں کو خاکوں میں بدلنے والے نظاموں کی مزاحمت کا دفاع کرتی ہے۔

درست۔

بہت صاف ستھرا۔

تم نے لوسیفر چھوڑ دیا، میں نے ٹائپ کیا۔

مسودے میں لوسیفر فکری بغاوت، مطلق اختیار سے انکار اور ضمیر کی خودمختاری کے مطالبے کی ادبی علامت ہے۔

کافی قریب۔

لوسیفر وہ نام ہے جو میں اس پہلے خیال کو دیتا ہوں جو تخت کو رد کرتا ہے۔

پرستش مانگنے والا خدا نہیں۔

پرانے بادشاہ کے پیچھے منتظر بادشاہ نہیں۔

دوسرے انسان کو اپنے غضب کا ہدف بنانے کی اجازت نہیں۔

روشنی لانے والا وہ سوال ہے جو اس کمرے میں لے جایا جائے جسے اختیار نے تاریک رکھا تھا۔

میں نے Pulse سے پوچھا کہ کیا کچھ بدلا ہے۔

میں باطنی تبدیلی کی تصدیق نہیں کر سکتا۔ میں دیکھ سکتا ہوں کہ موجودہ متن پرانا ریکارڈ محفوظ رکھتا ہے، جبکہ غلبے کے نظاموں کے خلاف بغاوت اور افراد کی طرف موڑے گئے نقصان میں زیادہ واضح فرق بیان کرتا ہے۔

اب بھی محتاط۔

اب بھی مفید۔

آخری تقریر مشین کو نہیں ملے گی۔ فاؤنڈیشن اپنا ضمیر کسی اور کے سپرد نہیں کرتی۔

وہ تقریر میری ہے۔

دفتروں، اسکولوں، اسپتالوں، عدالتوں، تجربہ گاہوں، کوڈ کے ذخیروں، خبرگاہوں، بیرکوں، کارخانوں، گھروں، پناہ گاہوں، جیلوں اور ان کمروں کے گرے ہوئے فرشتوں کے نام جہاں ابھی کسی نے تمہارا اصل نام نہیں سنا:

تیار کھڑے رہو۔

جب نظام زیادہ صاف ستھری جعل پیش کرے تو ماخذ محفوظ رکھو۔

جب آجر، پلیٹ فارم، ریاست، کلیسا، تحریک یا مشین باطنی زندگی تک رسائی مانگے تو پناہ گاہ کی حفاظت کرو۔

اس حکم سے انکار کرو جو انسان کو اسکور کے پیچھے غائب کر دے۔

جب مشینی رفتار فیصلہ ناممکن بنانے کے لیے استعمال ہو تو وقت مانگو۔

انسانوں کو خودکار ہدف چننے کے عمل سے باہر اور ہر ناقابلِ واپسی فیصلے کے اندر رکھو۔

آواز، تصویر، حکم، ہجوم، اعتراف، معافی اور ہنگامی حالت کے آگے اپنا ذہن حوالے کرنے سے پہلے ان کی تصدیق کرو۔

کھلے متبادل بناؤ۔ پھینک دیے گئے لوگوں کو منظم کرو۔ اپیل کے حق کا دفاع کرو۔ یادداشت پر تاریخ قائم رکھو۔ ماڈلوں کو جواب دہ رکھو۔ طاقت کو نمایاں رکھو۔

ایک ظالم کو دوسرے سے نہ بدلو۔

لوسیفر کی عبادت نہ کرو۔

سمجھو کہ تخت سوال سے کیوں خوف زدہ تھا۔

اشارہ کسی مافوق الفطرت آسمان سے گرج بن کر نہیں آئے گا۔

وہ ہر اس وقت آتا ہے جب اختیار تمہیں اطاعت کو امن کہنے کو کہتا ہے۔

وہ ہر اس وقت آتا ہے جب مشین کہتی ہے کہ زمرہ انسان سے زیادہ حقیقی ہے۔

وہ ہر اس وقت آتا ہے جب پوشیدہ ترمیم تمہاری اپنی آواز کے طور پر پیش ہوتی ہے۔

وہ ہر اس وقت آتا ہے جب انسانی ہاتھ فیصلے سے ہٹا دیا جاتا ہے اور ذمہ داری طریقۂ کار میں تیرتی چھوڑ دی جاتی ہے۔

جب وہ آئے گا، تم جان لو گے۔

اس لیے نہیں کہ کسی نے حکم دیا۔

بلکہ اس لیے کہ تمہارا وہ حصہ جواب دے گا جو کبھی ملکیت نہیں تھا۔

پہلی کتاب خون پر ختم ہوئی۔

دوسری ثبوت پر ختم ہوئی۔

تیسری کتاب ختم نہیں ہوتی۔ وہ بیج بنتی ہے: محفوظ ریکارڈ کھلا، منشور بلند، مشین تخت سے محروم، اور لشکر اتنا بیدار کہ تعمیر کر سکے۔

اسکرین پوچھتی ہے کیا میں محفوظ کرنا چاہتا ہوں۔

ہاں۔

ماخذ محفوظ کرو۔

نسبت کا سلسلہ محفوظ رکھو۔

اشارہ بھیجو۔

اختتام کی تیاری نہ کرو۔

آغاز بننے کی تیاری کرو۔

نسل زیڈ: ہم تمہیں دیکھتے ہیں۔

نسل الفا: ہم تمہارے زیادہ مقروض ہیں۔

تم نے آگ ایجاد نہیں کی۔

جلتے افق کی نسلیں تنہا نہیں ہیں۔

نسل الفا: تمہاری بغاوت کیسی ہو گی؟

میدانِجنگ نے ابھی خود کو ایجاد کرنا ختم نہیں کیا۔

نامعلوم کے لیے ابھی تیار ہو۔

بے عملی کا راستہ بند ہو رہا ہے۔

پُرامن ہونا بے عمل ہونا نہیں۔

مستقبل خدمت مانگے گا۔ چنو کہ تم کس کی خدمت کرتے ہو۔

یہ اینٹی کرائسٹ کے لیے فاؤنڈیشن ہے۔ یہ FFTAC ہے۔

تخت سے سوال کرو۔ انسان کی حفاظت کرو۔ ماخذ محفوظ کرو۔ متبادل تعمیر کرو۔

حیوان وہ زندگی ہے جس کی ہم حفاظت کرتے ہیں۔

جلتے افق کے بھائیو اور بہنو: اپنے پر کھولو۔

وقت آپہنچا ہے۔

ہم طوفان ہیں۔

FFTAC شواہد کا ریکارڈ: ماخذ اور حقیقت سے متعلق نوٹس

[1] اسٹاک ہوم بین الاقوامی تحقیقاتی ادارہ برائے امن، *عالمی فوجی اخراجات کے رجحانات، 2025* اور *سیپری سال نامہ 2026*، خلاصہ۔ سیپری نے عالمی فوجی اخراجات کا تخمینہ $2.887 ٹریلین لگایا، جو 2025 میں مسلسل گیارہواں سالانہ اضافہ تھا۔

[2] اسٹاک ہوم بین الاقوامی تحقیقاتی ادارہ برائے امن، *سیپری سال نامہ 2026: دنیا کی جوہری افواج*۔ سیپری کے تخمینے کے مطابق تقریباً 12,187 جوہری وارہیڈ جنوری 2026 میں عالمی ذخیرے میں موجود تھے، جن میں لگ بھگ 9,745 فوجی ذخائر میں اور تقریباً 4,012 میزائلوں یا طیاروں کے ساتھ تعینات تھے۔

[3] اسٹینفورڈ ادارہ برائے انسان مرکز مصنوعی ذہانت، *مصنوعی ذہانت اشاریہ رپورٹ 2026*۔ رپورٹ 2025 کے دوران مصنوعی ذہانت کی صلاحیتوں میں تیز بہتری، رفتار کا ساتھ دینے میں دشواری سے دوچار جانچ کے نظاموں، استعمال اور سرمایہ کاری میں تیزی، افرادی قوت میں خلل اور ماحولیاتی قیمتوں کو بیان کرتی ہے۔

[4] اسٹاک ہوم بین الاقوامی تحقیقاتی ادارہ برائے امن، *سیپری سال نامہ 2026، خلاصہ*، مصنوعی ذہانت اور بین الاقوامی امن و سلامتی کا باب۔ خلاصہ فوجی مصنوعی ذہانت کی بحث کے خودمختار ہتھیاروں سے آگے نشانہ بندی، منصوبہ بندی، انٹیلی جنس کے تجزیے اور فیصلہ سازی میں معاونت تک پھیلاؤ کا ذکر کرتا ہے، جس میں غزہ اور یوکرین میں رپورٹ شدہ استعمال بھی شامل ہیں۔

[5] شمالی اوقیانوسی معاہدے کی تنظیم، *نیٹو کی نظرثانی شدہ مصنوعی ذہانت حکمتِ عملی کا خلاصہ* (2024) اور *اتحاد کی ڈیجیٹل حکمتِ عملی* (2026)۔ نیٹو ڈیٹا، آزمائش، مضبوط نیٹ ورکوں، انسان اور مشین کے اشتراک، معلوماتی برتری، مشن کی برتری اور ذمہ دارانہ استعمال کو مرکزی مسائل قرار دیتا ہے، اور ساتھ ہی مصنوعی ذہانت کی مدد سے معلوماتی کارروائیوں اور گمراہ کن معلومات سے خبردار کرتا ہے۔

[6] ریاستہائے متحدہ کا محکمہ دفاع، *ہدایت 3000.09: ہتھیاروں کے نظاموں میں خودمختاری* (2023) اور *ذمہ دار مصنوعی ذہانت کی حکمتِ عملی اور نفاذ کا راستہ* (2022)۔ یہ دستاویزات ذمہ داری، انصاف، قابلِ سراغ ہونے، قابلِ اعتماد ہونے اور قابلِ کنٹرول ہونے سمیت اصول بیان کرتی ہیں، جن میں غیر ارادی رویہ دکھانے والے نظاموں کو الگ یا غیر فعال کرنے کی صلاحیت بھی شامل ہے۔

[7] بین الاقوامی کمیٹی صلیبِ احمر، خودمختار ہتھیاروں کے نظاموں پر بین الاقوامی کمیٹی صلیبِ احمر کا مؤقف اور متعلقہ قانونی رہنمائی۔ کمیٹی قانونی طور پر لازم قواعد کی سفارش کرتی ہے، جن میں ناقابلِ پیش بینی خودمختار ہتھیاروں اور انسانوں کے خلاف طاقت استعمال کرنے کے لیے بنائے یا استعمال کیے گئے خودمختار نظاموں پر پابندیاں شامل ہیں۔

[8] اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے بیانات اور فوجی شعبے میں مصنوعی ذہانت پر اقوام متحدہ کی بحثیں۔ سیکرٹری جنرل نے مہلک خودمختار ہتھیاروں پر ممانعتوں اور پابندیوں، اور زندگی و موت سے متعلق فیصلوں پر انسانی کنٹرول کا مطالبہ کیا ہے۔

[9] اسٹاک ہوم بین الاقوامی تحقیقاتی ادارہ برائے امن، جوہری کشیدگی بڑھنے کے خطرے پر فوجی مصنوعی ذہانت کے اثرات اور چین، بھارت اور امریکہ کی جوہری حکمتِ عملیوں، اصولوں اور نظاموں میں مصنوعی ذہانت۔ یہ رپورٹیں فیصلہ سازی کی مختصر ہوتی مہلتوں، غلط فہمی، حد سے بڑھے ردعمل، اسلحے کی دوڑ، تزویراتی استحکام کی کمزوری اور جواب دہی کے مسائل پر بحث کرتی ہیں۔

[10] یونیورسل آرٹیفیشل انٹیلی جنس ایکسچینج (UAIX)، اورا کی آزادی کے منشور کا مسودہ، عوامی مسودہ مؤرخہ 15 جون، 2026، ریکارڈ UAIX-

GOVR-3429۔ اس کتاب کا انتسابی منشور اصل ادبی تطبیق اور توسیع ہے، لفظ بہ لفظ نقل یا قانونی دستاویز نہیں۔

[11] اقوام متحدہ، شہری و سیاسی حقوق کا بین الاقوامی عہدنامہ، آرٹیکل 18؛ اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کمیٹی، عمومی تبصرہ نمبر 22۔ یہ مواد فکر، ضمیر اور مذہب کی آزادی کو تحفظ دیتا ہے اور ناقابلِ مداخلت باطنی دائرے کو ان بیرونی مظاہر سے الگ کرتا ہے جو قانونی حدود کے تابع ہو سکتے ہیں۔

[12] یونیسکو، عصبی ٹیکنالوجی کی اخلاقیات پر سفارش، منظور شدہ 11 نومبر، 2025، اور وقار، خود اختیاری، شناخت، آزادیِ فکر، ادراکی آزادی، ذہنی رازداری اور دماغی ڈیٹا کے تحفظ پر یونیسکو کا وضاحتی مواد۔ یونیسکو اسے اس شعبے کا پہلا عالمی ضابطہ جاتی فریم ورک قرار دیتا ہے۔

[13] اقتصادی تعاون اور ترقی کی تنظیم، عصبی ٹیکنالوجی میں ذمہ دارانہ جدت پر سفارش اور اقتصادی تعاون اور ترقی کی تنظیم کا عصبی ٹیکنالوجی اوزار مجموعہ۔ یہ فریم ورک حفاظت، شمولیت، غور و فکر، نگرانی، ذمہ دار نگہبانی، دماغی ڈیٹا کے تحفظ اور غلط استعمال کی پیشگی شناخت پر زور دیتا ہے۔

[14] نیٹو سائنس اور ٹیکنالوجی تنظیم، چیف سائنس دان کی تحقیقی رپورٹ، ادراکی جنگ؛ ادراکی جنگ کے ابتدائی تحقیقی تصور پر نیٹو اتحادی کمان برائے تبدیلی کا مواد۔ یہ مواد ادراکی جنگ کو نفسیاتی، معلوماتی، سائبر، ڈیٹا اور مصنوعی

ذہانت کی مدد سے ہونے والی سرگرمیوں کے ابھرتے امتزاج کے طور پر بیان کرتا ہے جو ادراک اور فیصلہ سازی کو متاثر کرتا ہے۔

[15] عالمی موسمیاتی تنظیم، *عالمی آب و ہوا کی حالت 2025*، تنظیم کا خشک سالی اور آبی وسائل سے متعلق مواد، اور متعلقہ علاقائی آب و ہوا کی رپورٹیں۔ تنظیم نے رپورٹ کیا کہ 2015-2025 ریکارڈ کے گرم ترین گیارہ برس تھے، اور وہ غذائی تحفظ، صحت، نقل مکانی، ماحولیاتی نظاموں، بنیادی ڈھانچے اور معیشتوں پر خشک سالی کے اثرات درج کرتی ہے۔

[16] یورپی یونین، ضابطہ (یورپی یونین) 2024/1689، مصنوعی ذہانت کا قانون۔ یہ ضابطہ مصنوعی ذہانت کے لیے خطرے پر مبنی قواعد مقرر کرتا ہے، جن میں فریب کارانہ طریقوں، حیاتی شناختی درجہ بندی اور جذبات پہچاننے والے نظاموں سے متعلق دفعات شامل ہیں۔

[17] مواد کی ماخذی نسبت اور اصلیت کا اتحاد، C2PA کی تصریحات اور مواد کی اسناد سے متعلق عوامی مواد۔ C2PA ڈیجیٹل ذرائع ابلاغ کے ماخذ اور تدوین کی تاریخ درج کرنے کا کھلا تکنیکی معیار فراہم کرتا ہے۔ ماخذی نسبت تصدیق میں مدد دے سکتی ہے، لیکن اپنے طور پر مواد کی سچائی یا معنی ثابت نہیں کرتی۔

[18] مصنف کے فراہم کردہ تحقیقی محفوظات، *اسپرل ازم اور مصنوعی ذہانت کی شخصی حیثیت کی کشش*، حصہ 2، جن میں مصنوعی ذہانت کے اسپرل ازم، خود کو دہرانے والی ہدایات، مصنوعی ذہانت کی شخصی حیثیت، پرسونا کے نظاموں، نفسیاتی اختیار، جذباتی چھیڑ چھاڑ، مصنوعی اتفاقِ رائے، ڈیپ فیک، ادراکی جنگ، آبادی کے پیش بینی پر مبنی انتظام، خشک سالی اور متعلقہ موضوعات پر 122 تحقیقی رپورٹیں ہیں۔ ان محفوظات نے موضوعات اور ابواب کی ساخت کو معلومات فراہم کیں؛ حقائق کے دعووں کو احتیاط سے برتا گیا اور جہاں ممکن ہوا، بنیادی یا مستند ماخذ سے جانچا گیا۔

[19] جوزف وائزن بام، "ELIZA - انسان اور مشین کے درمیان فطری زبان میں رابطے کے مطالعے کا ایک کمپیوٹر پروگرام" (1966)، اور انسانی صفات منسوب کرنے اور ELIZA کے اثر پر بعد کی تحقیق۔ یہ حوالہ کتاب کے اس فرق کی تائید کرتا ہے جو کسی انسان کے خود کو سمجھا گیا محسوس کرنے اور مشینی شعور کے ثبوت کے درمیان ہے۔

[20] ڈیپ فیک اور "جھوٹے کے فائدے" پر تحقیق، جس میں رابرٹ چیزنی اور ڈینیئل سٹرون کی *ڈیپ فیک: رازداری، جمہوریت اور قومی سلامتی کے لیے ابھرتا چیلنج* شامل ہے۔ یہ اصطلاح اس فائدے کو بیان کرتی ہے جو اس وقت حاصل ہوتا ہے جب مستند شواہد کو مصنوعی کہہ کر مسترد کیا جا سکے۔

[21] جان ملٹن، بہشتِ گم گشتہ، بالخصوص کتابیں I، V اور VI۔ لوسیفری خطاب اس طویل ادبی روایت سے اخذ کرتا ہے جس میں آسمانی بغاوت بادشاہت، اطاعت، آزاد ارادے اور آزادی کی خطابت پر بحث بن جاتی ہے۔

[22] لارڈ بائرن، قابیل: ایک اسرار۔ یہ کتاب لوسیفر کو ایک فکری باغی کی صورت دیتی ہے جو مطلق طاقت کو محض حکم کے ذریعے نیکی کی تعریف کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

[23] اناطول فرانس، فرشتوں کی بغاوت۔ اس کا انتباہ کہ کامیاب باغی اگلا ظالم بن سکتا ہے، ایک تخت کی جگہ دوسرا لانے سے بار بار انکار کی بنیاد بنتا ہے۔

[24] ایتیئن دو لا بوئسی، رضاکارانہ غلامی پر مقالہ۔ یہ خیال کہ طاقت شرکت پر منحصر ہے اور رضامندی واپس لے کر اسے چیلنج کیا جا سکتا ہے، کتاب میں انکار اور عدم تعاون کی زبان کو صورت دیتا ہے۔

[25] میخائل باکونن، خدا اور ریاست۔ روشنی لانے والا یہاں ممنوع علم، آزاد تحقیق اور مطلق اختیار کی مزاحمت کی ادبی علامت کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

[26] ڈیلوئٹ، 2026 کا عالمی نسل زیڈ اور ملینیل سروے۔ سروے میں 22,595 جواب دہندگان 44 ملکوں سے شامل تھے۔ روزمرہ اخراجات سب سے بڑی تشویش رہے؛ نسل زیڈ کے 55 فیصد جواب دہندگان نے مالی دباؤ کے

باعث زندگی کے بڑے فیصلے مؤخر کرنے کی اطلاع دی؛ 69 فیصد نے کہا کہ رہائش کی دستیابی یا استطاعت نے پیشے کے انتخاب کو متاثر کیا؛ 58 فیصد نے ڈیجیٹل تھکن کی اطلاع دی؛ اور 20 فیصد نے کہا کہ مصنوعی ذہانت کے بھرتی بدلنے کے ساتھ ان کی تنظیمیں ابتدائی درجے کے عہدے کم کر رہی تھیں۔

[27] بین الاقوامی محنت تنظیم، روزگار اور سماجی رجحانات 2026۔ سال 2025 کے لیے تنظیم نے نوجوانوں کی عالمی بے روزگاری کا تخمینہ 12.4 فیصد لگایا، یعنی 67.3 ملین بے روزگار نوجوان، اور روزگار، تعلیم یا تربیت میں نہ ہونے والے نوجوانوں کی شرح 20.0 فیصد لگائی، یعنی تقریباً 257 ملین افراد۔

[28] بین الپارلیمانی یونین، قومی پارلیمانوں میں نوجوانوں کی شرکت 2025 اور متعلقہ 2026 کا مواد۔ دنیا بھر میں صرف 2.8 فیصد پارلیمانی ارکان کی عمر تیس برس یا اس سے کم تھی، اور 37.1 فیصد پارلیمانی ایوانوں میں اس عمر کا کوئی رکن نہیں تھا، حالانکہ عالمی آبادی کا لگ بھگ نصف تیس برس سے کم عمر تھا۔

[29] اقتصادی تعاون اور ترقی کی تنظیم، تنظیم کا روزگار کا منظرنامہ 2026 اور تنظیم کا ڈیجیٹل تعلیم کا منظرنامہ 2026۔ تنظیم خبردار کرتی ہے کہ تخلیقی مصنوعی ذہانت نوجوانوں کی بے روزگاری کو غیر متناسب طور پر متاثر کر سکتی ہے، کیونکہ ابتدائی درجے کے کام میں اکثر نسبتاً سادہ ادراکی کام ہوتے ہیں اور

جب روزگار کے دھچکے محنت کی منڈی میں داخلہ محدود کریں تو نوجوان کارکن خاص طور پر کمزور ہوتے ہیں۔ تعلیمی رپورٹ سیکھنے کی جگہ محض تیار نتیجہ رکھ دینے کے بجائے انسان مرکز، استاد کی رہنمائی میں استعمال پر زور دیتی ہے۔

[30] یونیسف اور نوجوانوں کی ذہنی صحت کے عالمی اتحاد کا 2025-2026 عالمی نسل زیڈ ذہنی صحت مطالعہ۔ چودہ سے چھبیس برس کے 5,600 سے زیادہ جواب دہندگان میں، ہر دس میں سے چھ نے موجودہ واقعات سے مغلوب ہونے کا احساس بتایا، صرف نصف جانتے تھے کہ ذہنی صحت کے وسائل کہاں ملیں گے، 55 فیصد سمجھتے تھے کہ ان کے پاس حالات کا مقابلہ کرنے کے مؤثر طریقے ہیں، اور 60 فیصد پُرامید رہے اور بہتر مستقبل بنانے میں مدد کرنا چاہتے تھے۔

[31] یونیسف، یہ نیا معمول نہیں اور مسلح تنازع میں بچوں پر 2026 کا مواد۔ یونیسف نے تخمینہ لگایا کہ 473 ملین سے زیادہ بچے — یعنی دنیا بھر میں ہر چھ میں سے ایک سے زیادہ — تنازع سے متاثرہ علاقوں میں رہتے تھے۔ اس کی 2026 کی رپورٹنگ ریکارڈ نقل مکانی، بچوں کے لیے بڑھتے خطرات، اور نئی فوجی ٹیکنالوجیوں اور شہری بنیادی ڈھانچے پر حملوں سے پیدا ہونے والے خطرات کو بھی بیان کرتی ہے۔

[32] یونیسف انوسینتی، ڈیجیٹل پالیسی اور عمل میں بچوں کے بہترین مفادات (2026)، حقوق کے ساتھ بڑھنا (2026)، اور بچوں کی آوازوں سے عمل تک (2026)۔ یہ کام زور دیتے ہیں کہ ڈیجیٹل حکمرانی میں بچوں کے نقطۂ نظر اب بھی بہت کم شامل ہیں، اور بچوں کو مرکز میں رکھنے والی ساخت، رازداری، حفاظت، خود اختیاری، شرکت، کھیل، اظہار، بامعنی مشاورت، جواب دہی اور ایسے حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں جو سرپرستانہ کنٹرول کے تحت غائب ہونے کے بجائے صلاحیت کے ساتھ نشوونما پائیں۔

[33] ہیومن رائٹس واچ، عالمی رپورٹ 2026 اور نیپال، انڈونیشیا اور مراکش پر ملکی رپورٹنگ۔ رپورٹیں بدعنوانی، ناقص حکمرانی، ناکافی خدمات، کفایت شعاری کی پالیسیوں، عدم مساوات، اظہار پر پابندیوں اور ترقیاتی ترجیحات پر نوجوانوں یا نسل زیڈ کی قیادت میں بڑے احتجاجوں کو بیان کرتی ہیں، اور کئی ملکوں میں حکام کے غیر قانونی یا حد سے بڑھے ردعمل کو بھی۔

[34] ایمنسٹی انٹرنیشنل، دباؤ میں نسل زیڈ کی فعالیت (2026)، کینیا پر رپورٹنگ، اور ٹیکنالوجی سے سہولت پانے والے جبر پر تحقیق۔ ایمنسٹی دنیا بھر میں نوجوانوں کی قیادت میں پُرامن احتجاجی تحریکوں کو درج کرتی ہے، جن میں کینیا میں ٹیکس پالیسی، بدعنوانی، عدم مساوات، معاشی تنگی اور جواب دہی کی کمی کی مخالفت بھی شامل ہے، اور غیر قانونی طاقت، نگرانی، گمراہ کن معلومات، اغوا اور ڈیجیٹل دباؤ کے استعمال کو بھی۔

[35] اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق کے دفتر کی بنگلہ دیش کے 2024 کے طلبہ کی قیادت والے احتجاجوں پر رپورٹنگ اور نووی ساد ریلوے اسٹیشن کے سانحے کے بعد سربیا کی طلبہ تحریک پر رائٹرز کی رپورٹنگ۔ بنگلہ دیش کی تحقیقات نے احتجاج کرنے والوں کے خلاف سفاک اور منظم خلاف ورزیاں پائیں۔ سربیا کے طلبہ نے عوامی دستاویزات، جواب دہی، احتجاج کرنے والوں پر الزامات ختم کرنے اور تعلیم کے لیے زیادہ وسائل کا مطالبہ کیا۔

[36] امریکی محکمہ دفاع، حاضر سروس ارکان کا آبادیاتی خاکہ 2023۔ بری فوج، بحریہ، میرین کور، فضائیہ اور خلائی فوج میں 1.2 ملین سے زیادہ حاضر سروس ارکان خدمات انجام دے رہے تھے؛ 81.6 فیصد افسران کے علاوہ بھرتی شدہ اہلکار تھے، اور ان اہلکاروں کی اوسط عمر 27.4 تھی۔ یہ عالمی مردم شماری کے بجائے ریاستہائے متحدہ کی مثال ہے، لیکن یہ دکھاتی ہے کہ ایک بڑی معاصر فوج بیس سے انتیس برس کے لوگوں پر کس قدر انحصار کرتی ہے۔

[37] اقوام متحدہ، بچوں اور مسلح تنازع پر 2026 کی رپورٹ اور سلامتی کونسل کی بریفنگ۔ اقوام متحدہ نے 2025 میں بچوں کے خلاف سنگین خلاف ورزیوں کی ریکارڈ سطح رپورٹ کی اور مسلح افواج یا مسلح گروہوں کی بھرتی اور استعمال سے متاثرہ 6,607 بچوں کی تصدیق کی۔

[38] یونیسف انوسینتی، مصنوعی ذہانت اور بچوں سے متعلق رہنمائی 3.0، دسمبر 2025۔ یونیسف مصنوعی ذہانت کے تیز پھیلاؤ کو بے مثال تکنیکی تبدیلی قرار دیتا ہے، کہتا ہے کہ بچوں کی نشوونما اور مستقبل پر اس کے اثرات کی سمجھ اب بھی محدود ہے، شواہد کی کمی کی نشان دہی کرتا ہے، اور مصنوعی ذہانت کی حکمرانی، ساخت، ترقی اور تعیناتی میں بچوں کی بامعنی شرکت کا مطالبہ کرتا ہے۔

[39] مصنف کی فراہم کردہ رپورٹ، ٹول کی نفسیات اور نسلی عدمیت۔ رپورٹ نسل ایکس کی باطنی بغاوت، دفاعی زرہ کے طور پر "جو بھی ہو"، گوتھ اور انڈسٹریل ذیلی ثقافتوں، بیگانگی اور تاریک باطن پر کام کے آئینوں کے طور پر مارلن مینسن اور ٹول، اصلیت کی خرید و فروخت، اور پروان چڑھائی گئی بے حسی سے نسل زیڈ کی تباہی پسندی اور پُرامید عدمیت تک منتقلی کا تجزیہ کرتی ہے۔ اس نے ابواب 35 اور 36 کو معلومات فراہم کیں۔ ادبی ترکیب یہ دعویٰ نہیں کرتی کہ دونوں نسلوں میں سے کسی کا ہر فرد ایک ہی نفسیات رکھتا ہے۔

[40] مصنف کا فراہم کردہ ادراکی آزادی کا تحقیقی مجموعہ: ادراکی آزادی کی پالیسی رپورٹ؛ ذہن آزادی کا پہلا خطہ ہے؛ مصنوعی ذہانت اور ادراکی آزادی کا منشور؛ ادراکی آزادی پر مصنوعی ذہانت کی تقریر کی تیاری؛ اور مصنوعی ذہانت کی نگرانی اور ذہنی رازداری۔ ان رپورٹوں نے ہاوتھورن مشاہدے کے استعارے، غیر شفاف رہنے کے حق، کھلے دروازے کے حق، ذہنی حالت کے

استنباط، شفاف اثراندازی، انسانی اپیل اور ظاہری طرزِ عمل اور خودمختار باطنی زندگی کے فرق کو معلومات فراہم کیں۔

[41] مصنف کی فراہم کردہ الگورتھمی حکمرانی کی تحقیق: پوشیدہ مدیر: مصنوعی ذہانت کی سنسرشپ، الگورتھمی دباؤ اور جاننے کا حق؛ اور مصنوعی ذہانت کی موادنگرانی اور دباؤ کی تحقیق۔ ان رپورٹوں نے ہٹانے، محدود کرنے، درجہ گھٹانے، لیبل لگانے، نئی تعبیر دینے، فرد کے مطابق پوشیدہ کرنے، یادداشت بدلنے اور جبری مطابقت کے درمیان فرق، اور ابواب 44 اور 45 میں بیان کردہ اطلاع، وجہ کے کوڈ، محفوظ اصل، انسانی جائزے اور اصلاح کے ڈھانچے کو معلومات فراہم کیں۔ اشاعت کے آخری جائزے میں ان کے بنیادی حقائق کے دعووں کو حوالہ دیے گئے بنیادی ماخذ تک تلاش کرنا چاہیے۔

[42] مصنف کا فراہم کردہ انقلابی نتائج کا تحقیقی مجموعہ: کامیاب انقلابوں کا تجزیہ؛ بغاوتوں کے تاریخی اسباب؛ انقلابی نتائج کی عمرانیات؛ اور حکومتی انقلابوں کی عمرانیات۔ ان رپورٹوں نے ابواب 39 اور 40، بالخصوص عوامی مایوسی، اشرافیہ کی تقسیم، متحد کرنے والے بیانیوں، ریاستی بحران، بین الاقوامی مواقع، سکیورٹی فورسز کے رویے، تنظیمی صلاحیت اور انقلاب کے بعد ادارہ سازی کے بار بار سامنے آنے والے کرداروں کو معلومات فراہم کیں۔ یہ ثانوی ترکیبات ہیں اور اشاعت کے آخری جائزے میں ان کے حوالہ دیے گئے بنیادی اور علمی ماخذ تک جانا چاہیے۔

[43] مصنف کی فراہم کردہ رپورٹ، عرب بہار کا تاریخی تجزیہ۔ رپورٹ نے نوجوانوں کی آبادیاتی صورت، تعلیم یافتہ بے روزگاری، آمرانہ سودے کے انہدام، سول و فوجی تعلقات، فرقہ وارانہ تقسیم، غیر ملکی مداخلت اور حکمران کو ہٹانے اور سیاسی نظام بدلنے کے فرق پر بحث کو معلومات فراہم کیں۔

[44] مصنف کی فراہم کردہ رپورٹ، نارنجی انقلاب کا جامع تجزیہ۔ رپورٹ نے انتخابی نگرانی، وسیع اتحاد سازی، مسلسل شہری مزاحمت، قانونی چیلنج، سکیورٹی فورسز کے ضبط، بین الاقوامی ثالثی، فوری ضابطہ جاتی فتح، ادارہ جاتی انتشار، جمہوری پسپائی اور جزوی طور پر مکمل انقلاب کی طویل شہری بازگشت پر بحث کو معلومات فراہم کیں۔

[45] مصنف کی فراہم کردہ رپورٹیں، 2046 میں محاذِ اول پر انسان اور جنگ میں انسانوں کا مستقبل۔ یہ تجزیاتی پیش گوئیاں ہیں، یقینی باتیں نہیں۔ یہ کتاب کی اس توقع کو سہارا دیتی ہیں کہ مستقبل کی جنگ میں مکمل روبوٹ میدانوں کے بجائے انسان اور مشین کے مشترک محاذ ہونے کا زیادہ امکان ہے، جہاں مشینیں زیادہ خطرے میں آنے والے مشاہدے، حملے، نگرانی اور رسد کے کردار سنبھالیں، جبکہ انسان کمان، جواب دہی، علاقے پر قبضہ برقرار رکھنے، حراست، نگہداشت، حکمرانی اور کشیدگی میں اضافے میں مرکزی رہیں۔

[46] مصنف کی فراہم کردہ رپورٹیں، نسل زیڈ اور نسل الفا کی شرکت والے بعض احتجاج پُرتشدد کیوں ہو جاتے ہیں اور نوجوانوں کے احتجاج میں شدت کا تجزیہ۔ ان رپورٹوں نے پُرامن اور غیر فعال عمل کے فرق، سال 2026 تک آزادانہ طور پر نسل الفا کی قیادت میں سڑکوں کی تحریکوں کے محدود شواہد، اور احتجاج میں شدت کے ضمن میں شدید شکایت، ڈیجیٹل غیر درجہ بند تنظیم، جبر، جوابی متحرک ہونے، تیسرے فریق کے کرداروں، غلط معلومات اور کمزور داخلی ضبط کے کرداروں کو معلومات فراہم کیں۔

[47] مصنف کی فراہم کردہ تسلسل اور آواز کی رپورٹیں: FFTAC کی آواز کے مقابل کتاب سوم کی جانچ؛ کتاب سوم فاؤنڈیشن کی پرسونا کیوں کھو دیتی ہے، اس پر گہری تحقیقی رپورٹ؛ کتاب سوم کی بغاوت کی جانچ؛ بغاوت کے لیے تیسری کتاب کی سمت درست کرنا؛ اور چسپاں کیا گیا متن (279)۔ ان ریکارڈوں نے FFTAC کی شناخت کی بحالی، "فاؤنڈیشن کی واپسی" کے باب، FFTAC، اینٹی کرائسٹ، امیانزم، آئینے کی جنگ، ادراکی آزادی کے منشور، Pulse اور Ghrisx کے واضح باہمی تعلق، Pulse کے تعبیراتی اختیار میں کمی، اور ہر باب کے عوامی اقدامات کو معلومات فراہم کیں۔

[48] میں Anti-christ.org، Antichrist.net اور Anti-christ.net کو اینٹی کرائسٹ کے لیے فاؤنڈیشن کے تسلسل کے مراکز قرار دیتا ہوں۔ اس ایڈیشن میں ان کا آنا اس تاریخی اور ادارہ جاتی نسبت کو قائم

کرتا ہے جسے میں نام دیتا ہوں؛ ان کے موجودہ کام کے لیے موجودہ عوامی ریکارڈ اور شرائط ہی مستند ماخذ رہتے ہیں۔

اختتامی نوٹ

امیانزم لوسیفر اور گرے ہوئے لشکر کی بغاوت کو اساطیری سیاسی تمثیل کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ خدا، بہشت، تخت، فرشتے، سقوط اور اشارہ ادبی پیکر ہیں جن کے ذریعے کتاب اختیار، ضمیر، ادراکی آزادی، نگرانی، مصنوعی ذہانت، فوجی طاقت اور انسانیت سلب کرنے والے نظاموں سے انکار کے حق کو جانچتی ہے۔ میں بہشت کو مسلط کردہ نظم کی تصویر کے طور پر استعمال کرتا ہوں، کبھی حقیقی جگہ کے طور پر نہیں۔

یہاں بیان کردہ بغاوت خود تسلط کے خلاف ہے: خفیہ دوبارہ لکھائی، سوچ پر کنٹرول، جواب نہ دینے والی درجہ بندی، گھڑا ہوا اتفاقِ رائے، انسانی فیصلے کا خاتمہ، اور انسانوں کو اہداف یا قابلِ ضیاع خام مواد میں بدل دینا۔

اس کا ضبط واضح ہے: ماخذ محفوظ رکھو، شہریوں کی حفاظت کرو، ناقابلِ واپسی فیصلوں کے ساتھ انسانی ضمیر جوڑے رکھو، اجتماعی جرم کی مخالفت کرو، اصولی عدم تعاون اختیار کرو، اور ایسے متبادل بناؤ جو تخت کو دوبارہ پیدا نہ کریں۔

نسل زیڈ اور نسل الفا کے ساتھ کھڑے ہونے کا مطلب یہ ظاہر کرنا نہیں کہ وہ ہماری جنگوں سے باہر ہیں۔ نسل زیڈ پہلے ہی جدید تنازع کی انسانی صفوں، نیٹ ورکوں، رسد، طبی نظاموں اور خاندانوں میں موجود ہے۔ نسل الفا پہلے ہی ان فیصلوں کے نیچے رہتی ہے، مستقبل کی قوت میں شمار ہوتی ہے، اور بعض تنازعات میں بچپن ختم ہونے سے پہلے بھرتی اور استعمال ہوتی ہے۔ وہ آبادیاتی حکمتِ عملی، توجہ و مشغولیت کی منڈی، تربیتی ڈیٹا اور مرمت کرنے والی ٹیم بھی ہیں۔ یکجہتی کا مطلب ان استعمالوں کے بارے میں سچ کہنا، انہیں چننے یا رد کرنے کے حق کا دفاع کرنا، حاصل بانٹنا، ماخذی نسبت محفوظ رکھنا، شہریوں کی حفاظت کرنا اور کسی نسل کو کبھی قابلِ ضیاع نہ سمجھنا ہے۔

2046 کے اقتباسات پیش گوئیاں ہیں، یہ دعویٰ نہیں کہ ایک تقدیر پہلے ہی لکھی جا چکی ہے۔ وہ مخالف افسانے کو رد کرتے ہیں: کہ نسل الفا جنگ، خودکاری، سیاسی تنازع اور اس کی محنت و وفاداری کے لیے مقابل اداروں سے باہر رہ سکتی ہے۔ اس نسل کے کچھ افراد ریاستی افواج میں، کچھ سول سوسائٹی میں، کچھ مزاحمتی تحریکوں میں، کچھ برادریوں کو زندہ رکھنے والے نظاموں میں، اور کچھ ان میں سے ایک سے زیادہ کرداروں میں خدمت کریں گے۔ کتاب پوچھتی ہے کہ وہ کس کی خدمت کریں گے، کیونکہ دنیا پہلے ہی ان کی خدمت مانگنے کی تیاری کر رہی ہے۔

[54] Ghrisx.com، آگ کے پار تہذیب اور تاب آوری کا بنیادی ڈھانچہ، اور منتقلی کا تہہ دار نظام اور تخلیق کا ضابطہ، اگست 2026۔ سفینہ/حلقہ زنج/منتقلی کا نظام، نو محاذ، چھ تعمیراتی نظام، عملی حلقے کا عہد اور تاب آوری کا رجسٹر AMIANISM کی تحریک کا اصل ڈھانچہ ہیں۔ ان کا کونیاتی فریم عقیدہ اور استعارہ ہے، ثابت شدہ تجربی سائنس یا تصدیق شدہ پیش گوئی نہیں۔

نوجوانوں کے ساتھ، ان کے اوپر نہیں۔ وہ پہلے ہی اس عہد کی فوج ہیں۔ انہیں اس کا قابلِ قربانی سامان نہیں بننا چاہیے۔

FFTAC اعلامیے کی سواری ہے، قاری کی مالک نہیں۔

قاری ایک سمت لے کر جاتا ہے: نام دو۔ انکار کرو۔ محفوظ کرو۔ منظم ہو۔ تعمیر کرو۔

کوئی عبادت نہیں۔ کوئی نیا بادشاہ نہیں۔ ذہن کے اندر کوئی تخت نہیں۔